اللھم عجل لولیک الفرج

امام زمانہؑ پر 1100 سال قدیمی کاوش الغیبہ

غیبتِ نعمانی

الشیخ ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم الکاتب النعمانی طاب ثراہ

مترجم

مولانا سید محمد عدنان نقوی ادام عزہ

پیشکش

سید فخر امام کاظمی

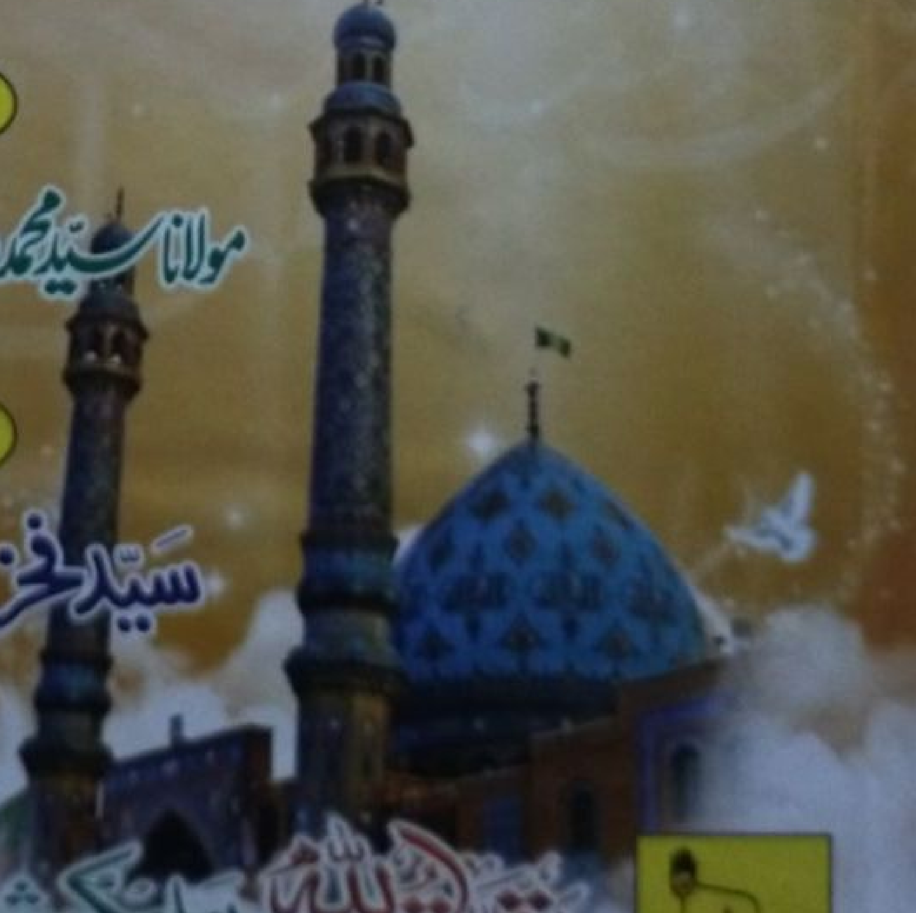

بقیۃ اللہ پبلیکیشنز گجرات

0333-3360786

E-mail: baadshahfs@gmail.com

چوتھی فصل

﴿حدیث:۱﴾

ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ نے، وہ بیان کرتے ہیں: ہم سے نقل کیا علی بن حسین تیملی نے، انہوں نے عمر بن عثمان سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے اسحاق بن عمار صیرفی سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا، آپؑ نے ارشاد فرمایا: قائم کی غیبت دو قسم کی ہوگی۔ ایک طویل اور ایک مختصر۔ پہلی غیبت میں ان کی رہائش کے بارے میں ان کے خاص شیعہ علم رکھتے ہوں گے۔ جبکہ دوسری غیبت میں ان کی جگہ کا علم صرف ان کے خاص موالیوں کو ہوگا۔

(الکافی:۱/۳۴۰؛ تقریب المعارف:۱۹۰؛ اثبات الہداۃ:۳/۴۳۵؛ بحار الانوار:۵۲/۱۵۵)

﴿حدیث:۲﴾

ہم سے بیان کیا محمد بن یعقوب کلینی نے، انہوں نے نقل کیا محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، اور انہوں نے اسحاق بن عمار صیرفیؒ سے۔ (آگے روایت وہی جو اوپر گزری ہے۔)

﴿حدیث:۳﴾

ابراہیم بن عمر یمانی سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا، آپؑ نے ارشاد فرمایا: صاحب الامر کی غیبت دو طرح کی ہوگی۔ نیز میں نے سنا آپ کہہ رہے تھے کہ قائم آل محمدؑ جس وقت قیام کریں گے تو ان کی گردن میں کسی کی بیعت نہ ہوگی۔ (حلیۃ الابرار:۲/۵۹۲؛ بحار الانوار:۵۲/۱۵۵؛ منتخب الاثر:۲۵۱)

﴿حدیث:۴﴾

ہشام بن سالمؒ سے روایت ہے، انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: قائم آل محمدؑ قیام کریں گے تو ان کی گردن میں کسی کا میثاق وعہد اور بیعت نہ ہوگی۔

(الکافی:۱/۳۴۲؛ کمال الدین:۳۰۷؛ اثبات الہداۃ:۳/۴۶۳؛ حلیۃ الابرار:۲/۵۹۱)

﴿حدیث:۵﴾

جناب مفضل بن عمرؒ سے روایت ہے، انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: صاحب امر کی غیبت کے زمانے دو ہوں گے۔ ان میں ایک زمانہ اس قدر طویل ہوگا کہ بعض لوگ کہیں گے: وہ دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں، بعض کہیں گے: انہیں قتل کر دیا گیا ہے، اور بعض کہیں گے کہ وہ کہیں گم ہو گئے ہیں۔ اس وقت ان کے ماننے والوں میں سے بہت تھوڑے ان کے متعلق عقیدے پر قائم رہیں گے۔ ان کے ٹھکانے کی خبر اپنے یا بیگانے کسی کو نہ ہوگی۔ البتہ وہ نائب ان کی جگہ سے واقف ہوگا جو ان کی نیابت کے فرائض انجام دے گا۔ (غیبت طوسی:۱۶۱؛ عقد الدرر:۱۳۴؛ منتخب الانوار:۸۱)

اگر غیبت کے موضوع پر ایک یہی حدیث ہوتی تو بھی کافی تھی۔

﴿حدیث:۶﴾

حازم بن حبیب سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں گیا اور عرض کی: خدا آپؑ پر رحمت نازل کرے! میرے والدین دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں۔ مگر وہ اپنا حج ادا نہیں کر سکے۔ اب خدا نے مجھے کافی مال و دولت دیا ہے۔ کیا میں ان کی طرف حج کر سکتا ہوں؟ اس پر صادق آل محمدؑ نے فرمایا: ہاں! ان کی طرف حج کرو، یہ ان کے سکون کا باعث ہوگا۔ اس کے بعد فرمایا: اے حازمؒ! صاحب الامر کی غیبت کے زمانے دو ہوں گے۔ اور وہ دوسری غیبت کے زمانے میں ظہور کریں گے۔ لہٰذا اگر کوئی تم سے یہ کہے کہ اس

https://downloadshiabooks.com/

نے ان کی قبر کی خاک سے اپنے ہاتھ جھاڑ لیے ہیں تو اس کی بات کو سچ نہ سمجھو۔

ہم سے بیان کیا عبد الواحد بن عبد اللہ نے، وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا محمد بن رباح الزہری، وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا احمد بن علی حمیری نے، انہوں نے حسن بن ایوب سے، انہوں نے عبد الکریم بن عمرو سے، انہوں نے ابو حنیفہ سائق سے، انہوں نے حازم بن حبیب سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا: میرے والدین فوت ہو گئے ہیں اور وہ نابینا تھے۔ میں ان کی طرف حج کرنا چاہتا ہوں اور ان کے پیچھے کچھ صدقہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے متعلق آپ کیا حکم دیتے ہیں؟

امام نے فرمایا: ہاں! کیوں نہیں۔ یہ اُن تک پہنچے گا۔ اس کے بعد مجھے دوبارہ مخاطب کیا اور فرمایا: اے حازم! صاحب الامرؑ کے لیے غیبت کے زمانے دو ہوں گے۔
(آگے حدیث بالکل وہی جیسے اوپر گزری ہے۔) (دلائل الامامۃ: ۲۹۰؛ تقریب المعارف: ۱۸۷؛ اعلام الوریٰ: ۲/۲۱۶؛ کشف الغمہ: ۳/۳۱۹؛ مختصر بصائر: ۱۹۵)

(حدیث: ۷)

حضرت ابو بصیرؒ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ سرکار باقر العلوم فرمایا کرتے تھے کہ قائم آل محمدؑ کی غیبت کے زمانے دو ہوں گے۔ اور ایک دوسری کی نسبت طویل تر ہوگی۔ تو صادق آل محمدؑ نے فرمایا: ہاں ایسا ہی ہے اگر یہ اس وقت ہوگی جب بنی فلاں [1] کے درمیان تلوار چلے گی اور گھیرا تنگ ہو جائے گا۔ آزمائش سخت ہوگی اور طبعی طور پر جنگ و خونریزی کے ذریعے اموات کی کثرت ہوگی۔ اس وقت لوگ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم کی پناہ لیں گے۔
(دلائل الامامۃ: ۲۹۰؛ تقریب المعارف: ۱۸۷؛ اعلام الوریٰ: ۲/۲۱۶)

[1] بنی عباس۔ (از مترجم)

(حدیث: ۸)

محمد بن مسلم ثقفیؒ سے روایت نقل ہوئی ہے کہ انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو یہ ارشاد فرماتے سنا: قائم آل محمدؑ کی غیبت کے زمانے دو ہوں گے۔ ان میں سے ایک زمانے میں ان کے بارے میں اس طرح چہ میگوئیاں کی جائیں گی کہ وہ ہلاک ہو گئے ہیں، نہیں معلوم وہ کس جنگل میں کھو گئے۔
(بحار الانوار: ۵۲/۱۵۹؛ منتخب الاثر: ۲۵۲؛ معجم احادیث امام مہدیؑ: ج۳ ص۲۳۳)

(حدیث: ۹)

مفضل بن عمرؒ سے مروی ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا: صاحب الامر کی دو غیبتیں ہوں گی، ان میں سے ایک میں وہ اپنے عزیزوں کے پاس واپس آئیں گے اور دوسری میں ان کے بارے میں کہا جائے گا: ہلاک ہو گئے، نہ جانے کہاں گم ہو گئے۔ یہ سن کر میں نے عرض کی: ان حالات میں ہماری ذمہ داری کیا ہے؟ فرمایا: اگر کوئی مدعی اس مقام کا دعویٰ کرے تو اس سے ان مشکل چیزوں کے متعلق سوال کرنا جو تمہیں ویسا ہی جواب دے سکے (جس سے اس کی حقیقت تم پر واضح ہو جائے گی۔)

قارئین کرام! درج بالا احادیث میں ذکر ہوا ہے قائم آل محمدؑ کی غیبت کے دو زمانے ہوں گے۔ یہ احادیث ہمارے نزدیک صحیح ہیں۔ ان میں خداوند عالم نے آئمہ طاہرینؑ کے قول کو سچ کیا اور ان کی صداقت کے برہان کو ظاہر کیا ہے۔ پہلی غیبت میں امامؑ کے کچھ سفیر تھے جو آپ کے اور خلق خدا کے مابین واسطہ تھے۔ وہ لوگوں کے درمیان معروف و مشخص تھے۔ ان کے یہاں سے بیش بہا علمی جواہرات ہدایت و نصیحت آموز حکیمانہ اقوال اور تمام تر پوچھے جانے والے سوالات کے جوابات ملتے تھے۔ یہ وہ غیبت صغریٰ کا مختصر سا زمانہ تھا جو گزر چکا ہے۔

دوسری غیبت جس میں امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے ہمراہ وہ لوگ خاص کو اٹھا لیا گیا کہ جو امام اور عوام کے مابین واسطہ تھے۔ یہ خدا کے ایک خاص

https://downloadshiabooks.com/

امر کے تحت تھا جس کا اُس نے ارادہ کیا اور ایک خاص تدبیر کے پیش نظر تھا جسے اُس نے اپنی مخلوق میں نافذ کیا۔ تاکہ وہ لوگوں کو آزمائے اور برے لوگوں کو اچھوں سے جدا کردے جیسا کہ قرآن کریم میں وہ ارشاد فرماتا ہے :

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ

"خدا اصحابان ایمان کو یونہی نہیں چھوڑ سکتا جب تک خبیث اور طیب کو الگ الگ نہ کردے اور وہ تم کو غیب پر مطلع بھی نہیں کرنا چاہتا۔" (آل عمران:۱۷۹)

وہ زمانہ یہی ہے جس سے ہم گزر رہے ہیں۔ خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس پرآشوب دور میں اپنے صحیح اور سچے عقیدے پر قائم رکھے۔

﴿حدیث:۱۰﴾

جناب مفضل بن عمرؒ سے مروی ہے، انہوں نے امام جعفر صادق ؑ سے نقل کیا ہے آپؑ نے فرمایا: ایک خاص عرصہ تک صاحب العصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت ہوگی اور اس دوران وہ اس آیت کریمہ کی تلاوت کریں گے :

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

"پھر میں نے تم لوگوں کے خوف سے گریز اختیار کیا تو میرے رب نے مجھے نبوت عطا فرمائی اور مجھے اپنے نمائندوں میں سے قرار دے دیا۔" (سورۃ الشعراء)

(اثبات الہداۃ: ۳/ ۵۳۵: حلیۃ الابرار: ۲/ ۵۹۴: بحار الانوار: ۵۲/ ۱۵۷)

﴿حدیث:۱۱﴾

اسی روای سے نقل ہوا ہے کہ صادق آل محمدؑ نے فرمایا: جب قائم قیام کریں گے تو

اسی آیت کی تلاوت کریں گے۔ (تاویل الآیات: ۱/ ۳۸۸: حلیۃ الابرار: ۲/ ۵۹۴)

﴿حدیث:۱۲﴾

آپؒ سے ہی مروی ہے، آپ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق ؑ سے سنا، آپؑ نے فرمایا: میرے بابا سرکار باقر ؑ نے فرمایا کہ جب قائم آل محمدؑ قیام کریں گے تو اس آیت کی تلاوت کریں گے۔

(کمال الدین: ۳۲۸: اثبات الہداۃ: ۳/ ۵۶۴: بحار الانوار: ۵۲/ ۲۸۱)

﴿حدیث:۱۳﴾

امام جعفر صادق ؑ سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: لوگ اپنے امام کو تلاش کریں گے۔ وہ ان کی محافل میں شریک ہو کر انہیں دیکھیں گے مگر وہ لوگ انہیں نہ دیکھ سکیں گے۔

(الکافی: ۱/ ۳۳۷: کمال الدین: ۳۴۶: دلائل الامامۃ: ۲۰۹: تقریب المعارف: ۱۹۱)

﴿حدیث:۱۴﴾

عبید بن زرارہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سنا کہ امام صادق ؑ نے ارشاد فرمایا: لوگ اپنے امام کو تلاش کریں گے۔ وہ ان کے اجتماعات میں شامل ہوں گے اور انہیں دیکھیں گے، مگر وہ اپنے امام کو نہ دیکھ پائیں گے۔

(وسائل الشیعہ: ۸/ ۹۶: اثبات الہداۃ: ۳/ ۴۴۳: تقریب المعارف: ۱۹۱)

﴿حدیث:۱۵﴾

جناب زرارہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک قائم ؑ کے لیے دو غیبتیں ہوں گی۔ اُن میں سے ایک میں وہ واپس آئیں گے اور دوسری میں ان کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں ہوگا کہ وہ کہاں ہیں۔ وہ لوگوں کے اجتماعات میں شریک ہوں گے اور لوگوں کو دیکھیں گے، مگر وہ انہیں نہ دیکھ

https://downloadshiabooks.com/

سکیں گے۔ (مصادر سابقہ)

(حدیث:۱۶)

اسی راوی سے مروی ہے کہ صادق آل محمدؑ نے فرمایا: قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کے زمانے دو ہوں گے۔ ان میں سے ایک میں وہ ہے جس میں وہ لوگوں کے ساتھ محافل میں شریک ہو کر انہیں دیکھیں گے مگر لوگ نہیں دیکھ سکیں گے۔ (مصادر سابقہ)

(حدیث:۱۷)

ہم سے بیان کیا محمد بن ہمام نے، وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا [illegible] نے، وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا احمد بن ہلال نے، انہوں نے نقل کیا موسیٰ بن قاسم [illegible] نے معاویہ بجلی سے، انہوں نے جناب علی بن جعفرؑ سے، انہوں نے اپنے بھائی موسیٰ کاظمؑ سے اس فرمان الٰہی (قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ) کی تاویل پوچھی تو آپؑ نے فرمایا: اس کی تاویل یہ ہے کہ اگر تمہارا امام غائب ہو جائے تو کون ہے جو تمہارے پاس نیا امام لے کر آئے۔ (مصادر سابقہ)

ہم سے بیان کیا شیخ کلینی نے، انہوں نے نقل کیا علی بن محمد سے، انہوں نے [illegible] الآدمی سے، انہوں نے موسیٰ بن قاسم بن معاویہ بجلی سے، انہوں نے جناب علی بن جعفرؑ سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظمؑ سے اس آیت کی تاویل پوچھی تو آپؑ نے فرمایا: اگر تمہارے امام غائب ہو جائیں تو کون ہے جو تمہارے لیے نیا امام لے کر آئے۔

(الکافی: ۱/۳۳۹، تاویل الآیات: ۲/۷۰۸، اثبات الہداۃ: ۳/۴۴۳، تفسیر البرہان: ۴/۳۶۹)

(حدیث:۱۸)

جناب زرارہؓ سے مروی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے سرکار باقر [illegible] کی زبان مبارک سے سنا، آپؑ نے ارشاد فرمایا: قائم آل محمدؑ کی غیبت کا ایک زمانہ ہوگا [illegible]

ان کے ماننے والے اُن کا انکار کریں گے۔

میں نے پوچھا: وہ غیب کیوں ہوں گے؟

تو امامؑ نے اپنے بطن مبارک کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: انہیں (قتل کیے جانے) کا اندیشہ ہوگا۔

(علل الشرائع: ۱/۲۴۶، کمال الدین: ۲/۴۸۱، حلیۃ الابرار: ۲/۵۸۹، بحار الانوار: ۵۲/۹۱)

(حدیث:۱۹)

عبد الملک بن اعینؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے امام محمد باقرؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قائم آل محمدؑ کے قیام سے پہلے ایک زمانہ غیبت کا ہوگا۔

وہ کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اس کی کیا علت ہے؟

تو انہوں نے اپنے پیٹ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: انہیں (قتل کر دیے جانے کا) اندیشہ ہوگا۔ (حوالہ جات سابقہ)

(حدیث:۲۰)

جناب زرارہؓ سے روایت نقل ہوئی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا: امام محمد باقرؑ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اس جوان (بروایت بحار قائمؑ) کے قیام سے قبل ایک زمانہ غیبت کا ہوگا۔ اور وہ اپنی میراث کا مطالبہ کریں گے۔

میں نے عرض کی: وہ غائب کیوں ہوں گے؟ تو امامؑ نے اپنے بطن اطہر کی جانب اشارہ کرکے فرمایا: انہیں (قتل کیے جانے کا) خوف ہوگا۔ (تخریجات بالا)

(حدیث:۲۱)

جناب زرارہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے امام محمد باقرؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قائم آل محمدؑ کے قیام سے پہلے ایک زمانہ غیبت کا ہوگا۔

https://downloadshiabooks.com/

سکیں گے۔ (مصادر سابقہ)

﴿حدیث:۱۶﴾

اسی راوی سے مروی ہے کہ صادق آل محمدؑ نے فرمایا: قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کی غیبت کے زمانے دو ہوں گے۔ ان میں سے ایک میں وہ ہے جس میں وہ لوگوں کے اجتماعات محافل میں شریک ہو کر انہیں دیکھیں گے مگر لوگ انہیں نہ دیکھ سکیں گے۔ (مصادر سابقہ)

﴿حدیث:۱۷﴾

ہم سے بیان کیا محمد بن ہمام نے، وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا احمد بن مابنداذ نے، وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا احمد بن ہلال نے، انہوں نے نقل کیا موسیٰ بن قاسم نے معاویہ بجلی سے، انہوں نے جناب علی بن جعفرؑ سے، انہوں نے اپنے بھائی موسیٰ کاظمؑ سے اس فرمان الٰہی (قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاءٍ مَّعِينٍ) کی تاویل پوچھی تو آپ نے فرمایا: اس کی تاویل یہ ہے کہ اگر تمہارا امام غائب ہو جائے تو کون ہے جو تمہارے پاس نیا امام لے کر آئے۔ (مصادر اول)

ہم سے بیان کیا شیخ کلینی نے، انہوں نے نقل کیا علی بن محمد سے، انہوں نے سہل بن زیاد الآدمی سے، انہوں نے موسیٰ بن قاسم بن معاویہ بجلی سے، انہوں نے جناب علی بن جعفرؑ سے کہتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظمؑ سے اس آیت کی تاویل پوچھی تو آپ نے فرمایا: اگر تمہارے امام غائب ہو جائیں تو کون ہے جو تمہارے لیے نیا امام لے کر آئے۔

(الکافی: ۱/۳۳۹؛ تاویل الآیات: ۲/۷۰۸؛ اثبات الہداۃ: ۳/۴۳۹؛ تفسیر البرہان: ۴/۳۶۱)

﴿حدیث:۱۸﴾

جناب زرارہؓ سے مروی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے سرکار باقرؑ کی زبان مبارک سے سنا، آپ نے ارشاد فرمایا: قائم آل محمدؑ کی غیبت کا ایک زمانہ ہوگا (جس میں)

ان کے ماننے والے ان کا انکار کریں گے۔

میں نے پوچھا: وہ غائب کیوں ہوں گے؟ تو امام نے اپنے بطن مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: انہیں (قتل کیے جانے کا) اندیشہ ہوگا۔

(علل الشرائع: ۱/۲۴۳؛ کمال الدین: ۲/۴۸۱؛ حلیۃ الابرار: ۲/۵۸۹؛ بحار الانوار: ۵۲/۹۱)

﴿حدیث:۱۹﴾

عبد الملک بن اعینؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے امام محمد باقرؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قائم آل محمدؑ کے قیام سے پہلے ایک زمانہ غیبت کا ہوگا۔

وہ کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اس کی کیا علت ہے؟ تو انہوں نے اپنے پیٹ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: انہیں (قتل کر دیے جانے کا) خدشہ ہوگا۔ (حوالہ جات سابقہ)

﴿حدیث:۲۰﴾

جناب زرارہؓ سے روایت نقل ہوئی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا: امام محمد باقرؑ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اس جوان (بروایت بحار قائم) کے قیام سے قبل ایک زمانہ غیبت کا ہوگا۔ اور وہ اپنی میراث کا مطالبہ کریں گے۔

میں نے عرض کی: وہ غائب کیوں ہوں گے؟ تو امام نے اپنے بطن اطہر کی جانب اشارہ کر کے فرمایا: انہیں (قتل کیے جانے کا) خوف ہوگا۔ (تخریجات بالا)

﴿حدیث:۲۱﴾

جناب زرارہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے امام محمد باقرؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قائم آل محمدؑ کے قیام سے پہلے ایک زمانہ غیبت کا ہوگا۔

https://downloadshiabooks.com/

وہ کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اس کی کیا علت ہے؟

تو انہوں نے اپنے پیٹ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: انہیں (قتل کر دیے جانے کا) خدشہ ہوگا۔ (حوالہ جات سابقہ)

ہمیں خبر دی شیخ کلینی نے، انہوں نے نقل کیا محمد بن یحیٰ سے، انہوں نے جعفر [illegible] سے، انہوں نے حسن بن معاویہ سے، انہوں نے عبداللہ بن جبلہ سے، انہوں نے عبداللہ بن بکیر سے، اور انہوں نے جناب زرارہؓ سے۔ (آگے بالکل وہی روایت ہے جو اوپر گزری ہے۔)

﴿حدیث: ۲۲﴾

حسین ثعلبی سے روایت نقل ہوئی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک حج یا عمرہ کے دوران امام محمد باقرؑ سے ملاقات کی۔ میں نے فرزند رسولؐ کی خدمت میں عرض کی: میں اب بہت بوڑھا ہو گیا ہوں اور میری ہڈیوں میں جان نہیں رہی، نہیں معلوم کہ اس کے بعد آپ سے ملاقات ہو گی یا نہ۔ لہذا مجھے کوئی وصیت فرمائیں اور آگاہ کریں کہ قائم آل محمدؑ کا ظہور کب ہو گا؟

میرا سوال سن کر امام عالی مقام نے ارشاد فرمایا: بے شک جو گھر سے دور، فراموش، نظر انداز کیا ہوا، تن تنہا، اپنے عزیزوں سے جدا، اپنے بابا کا انتقام لینے والا اور اپنے چچا کی کنیت والا ہے۔ وہ جھنڈوں والا ہے اور اس کا نام نبی ﷺ کے نام کی طرح ہے۔

میں نے کہا: کتنا اچھا ہوتا کہ اگر اس بات کا کی تکرار کر دیتے؟

تو امام نے ایک چمڑے کی لوح یا کاغذ کا ٹکڑا منگوایا اور اس پر وہ تحریر ثبت فرما دی۔

(دلائل الامامۃ: ۲۶۱؛ اثبات الہداۃ: ۳/۵۳۵؛ بحار الانوار: ۵۱/۳۷؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/۲۳۵)

﴿حدیث: ۲۳﴾

سالم اشل بیان کرتا ہے، اس نے حسین ثعلبی سے ہی نقل کیا ہے، وہ کہتا ہے کہ میں

نے امام محمد باقرؑ سے ملاقات کی ---- جیسا کہ پوری حدیث اوپر گزر چکی ہے۔ البتہ اس کے آخر میں یہ الفاظ آئے ہیں: جب سرکار باقرؑ یہ کلام ارشاد فرما چکے تو میری طرف دیکھ کر فرمایا: تم یاد ہو گئی ہے یا لکھ دوں؟

میں نے عرض کی: اگر آپ مناسب سمجھیں تو لکھ دیجیے۔

چنانچہ امام نے چمڑے یا کاغذ کی ایک لوح منگوائی اور اس پہ وہ تحریر لکھ کر میرے حوالے کی۔

راوی کہتا ہے کہ یہ بات کرنے کے بعد حسین نے امام باقرؑ کے دست مبارک سے لکھی ہوئی تحریر کو باہر نکالا اور ہمیں وہ پڑھ کر سنائی۔ پھر کہا: یہ تحریر امام محمد باقرؑ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ (مصادر سابقہ)

﴿حدیث: ۲۴﴾

ابو الجارود نے امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: صاحب الامر بے وطن، گھر سے دور، اپنے بابا کا انتقام لینے والے، اپنے چچا کے ہم کنیت اور اپنے عزیزوں سے الگ ہوں گے اور ان کا نام نبی ﷺ کے نام کی مانند ہو گا۔ (دلائل الامامۃ: ۲۶۱؛ اثبات الہداۃ: ۳/۵۳۵؛ بحار الانوار: ۵۱/۳۷؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/۲۳۵)

﴿حدیث: ۲۵﴾

ابو طفیل سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ عامر بن واثلہ نے مجھ سے کہا: بلاشبہ جسے تم تلاش کر رہے ہو اور جس کی امید لگائے بیٹھے ہو وہ مکہ سے خروج کریں گے۔ اور وہ مکہ سے اسی وقت خروج کریں گے، جب وہاں کے حالات ان کی مرضی کے مطابق ہو جائیں۔ خواہ وہ یہ چاہیں کہ درخت کی شاخیں، دوسری شاخوں کو نگل جائیں۔

(بحار: ۵۱/۳۸؛ معجم احادیث مہدیؑ: ۳/۲۹۹)

https://downloadshiabooks.com/

اس سے زیادہ واضح اور اس کی نسبت مزید آسان کوئی طریقہ نہیں جس کے ذریعے ائمہ اہل بیتؑ اپنے شیعوں کی غیبت کے باب میں راہنمائی کرتے۔ لہٰذا ان ذوات مقدسہ نے اپنے شیعوں کے راستہ بالکل ہموار کر دیا ہے تا کہ وہ پورے اطمینان کے ساتھ اس پر چلیں اور شک کی نحوست کو اپنے قریب بھی نہ پھٹکنے دیں۔

﴿حدیث: ۲۶﴾

ابوالہیثم میثمی سے روایت ہے، انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جب اماموں کے تین نام محمد، علی اور حسن ایک ساتھ آجائیں تو ان کے بعد چوتھا قائم ہوگا۔

﴿حدیث: ۲۷﴾

محمد بن ابو یعقوب بلخی سے مروی ہے کہ انہوں امام علی رضا علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا، آپؑ نے ارشاد فرمایا: تمہیں ایک بہت بڑی اور سخت آزمائش کے ذریعے کاٹا جائے گا، تمہیں بطن مادر میں موجود ایک جنین اور شیر خوار کے بارے میں آزمائش سے الگ کیا جائے گا۔ حتی کہ کہا جائے گا: وہ غائب ہو گئے اور دنیا سے چل بسے۔

مزید لوگ یہ بھی کہیں گے کہ اب کوئی امام نہیں۔ اُن سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے اہل بیتؑ کے دیگر افراد بھی غائب ہو چکے ہیں۔ (یعنی ان کے خیال میں جو زندہ ہو اسے غائب نہیں ہونا چاہیے۔ لہٰذا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے اہل بیتؑ کے دیگر افراد اس وقت غائب ہیں، کیونکہ وہ دنیا سے جا چکے ہیں۔ اسی طرح امام مہدیؑ بھی دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں اس لیے وہ ہماری نظروں سے غائب ہیں۔ معاذ اللہ)

اس کے بعد امامؑ نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے فرمایا: دیکھو میں بھی کچھ عرصے کے بعد دنیا سے چلا جاؤں گا۔ (اور وہ آزمائش میرے بعد شروع ہوگی)

(بحار الانوار: ۵۱/۱۵۵؛ معجم احادیث الامام المہدی: ۳/۱۵۹)

﴿حدیث: ۲۸﴾

حسن بن محبوب نقل کرتے ہیں کہ سرکار رضا علیہ السلام نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: اے حسنؒ! کچھ عرصے کے بعد بڑا سخت اور خون ریز فتنہ سر اٹھائے گا۔ جس میں ہر دوست و ہم راز ساتھ چھوڑ جائے گا۔ یہ اس وقت ہوگا کہ جب میرا چوتھا بیٹا اپنے شیعوں کے درمیان سے غائب ہو جائے گا۔ اس کی غیبت کے سبب زمین و آسمان والے سب غم زدہ و پریشان ہو جائیں گے۔ نہ جانے کتنے ہی اہل ایمان مرد و عورتیں ان کے ظاہر نہ ہونے کی وجہ سے خشم گین و پریشان ہوں گے۔

یہ کہہ کر امام عالی مقام نے کچھ دیر کے لیے اپنا سر مبارک جھکا لیا۔ اس کے بعد اپنا سر اوپر کیا اور فرمایا:

بابي و امي سمي جدي، و شبيهي و شبيه موسى بن عمران، عليه جيوب النور يتوقد من شعاع ضياء القدس كأني به آيس ما كانوا، قد نودوا نداء يسمعه من بالبعد كما يسمعه من بالقرب، يكون رحمة على المومنين و عذابا على الكافرين

"میرے ماں باپ اس پہ قربان جو میرے جد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہم نام، میرے اور حضرت موسیٰ بن عمرانؑ کے مشابہ ہیں، وہ نوری لباسوں میں ملبوس ہوں گے جو ضیاء قدس کی شعاعوں سے چمک رہے ہوں گے۔ گویا وہ منظر میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ لوگ کس قدر نا اُمید ہو چکے ہیں۔ اس وقت انہیں ایک نداء دی جائے گی جسے دور و نزدیک کے سب لوگ سنیں گے۔ وہ نداء مومنوں کے لیے رحمت اور کافروں کے لیے عذاب ہوگی۔"

راوی کہتا ہے: میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پہ قربان جائیں! وہ نداء کیا ہوگی؟

https://downloadshiabooks.com/

فرمایا: وہ تین آوازیں ہوں گی جو رجب کے مہینے میں سنائی دیں گی۔

۱) الالعنة الله علی الظالمین (سورۃ ہود:۱۸)،

۲) ازفت الآزفة یامعشر المومنین،

۳) لوگ سورج کے ساتھ ایک ہاتھ کو ظاہر ہوتا دیکھیں گے تو اعلان [illegible] کرے گا کہ خدا نے فلاں ہستی کو ظالموں کے ہلاکت کے لیے بھیجا ہے۔ تو اُس وقت اہل ایمان کی کشائش کا وقت آئے گا، اور خدا ان کے سینوں کو غم سے نجات دے گا اور ان کے دلوں میں لگی غصے کی آگ کو ٹھنڈا کر دے گا۔

(دلائل الامامۃ: ۲۴۵؛ مختصر بصائر: ۲۱۳؛ الرجعۃ لاسترآبادی [illegible])

﴿حدیث:۲۹﴾

داؤد بن کثیر رقیؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کی: قربان جاؤں! یہ امر ہم پہ بہت طویل ہو گیا ہے حتیٰ کہ ہمارے دل تنگ ہو گئے ہیں اور ہم اس غم میں جل جل کر مر رہے ہیں؟

تو آپؑ نے فرمایا: اس امر میں جو کچھ ہونے والا ہے وہ اس سے بھی زیادہ مایوس کن اور غم واندوہ میں مبتلا کر دینے والا ہے۔ پھر ایک منادی آسمان سے قائمؑ اور ان کے والد کا نام لے کر ندا دے گا۔

میں نے پوچھا: قربان جاؤں! ان کا نام کیا ہے؟

فرمایا: وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کے ہم نام ہیں اور ان کے والد وصیؑ کے۔

(اثبات الہداۃ: ۳/۵۴۵؛ بحار الانوار: ۵۱/۳۸؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/ [illegible])

﴿حدیث:۳۰﴾

اسماعیل بن جابر نے امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے (مکہ میں ایک

وادی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: صاحب الامر ان وادیوں میں سے کسی وادی میں غیب رہیں گے۔ حتیٰ کہ جب اُن کا خروج قریب ہو گا تو اُن کا ایک مصاحب خاص وہاں سے باہر آئے گا اور اس کی ملاقات بعض شیعوں سے ہو گی۔ وہ ان سے پوچھے گا: تم کتنے افراد ہو؟ وہ جواب دیں گے: ہم تقریباً چالیس افراد ہیں۔

وہ کہے گا: اگر تم اپنے امامؑ کو دیکھو تو کیا کرو گے؟

وہ کہیں گے: اگر وہ اس پہاڑ پر ہمیں اپنے ساتھ لے جانا چاہیں تو ہم ان کے حکم سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

پھر اس کے اگلے سال وہ دوبارہ ان (چالیس افراد) کے پاس آئے گا اور کہے گا: اپنے لوگوں میں سے دس سرکردہ افراد کو منتخب کر کے میرے سامنے پیش کرو۔ چنانچہ وہ اپنے ساتھیوں میں سے دس افراد کو مشخص کر دیں گے اور وہ انہیں لے کر چلا جائے گا۔ حتیٰ کہ وہ اپنے امامؑ سے ملاقات کریں تو وہ اُن سے اگلی رات کا وعدہ فرمائیں گے۔

بعد ازاں سرکار باقر العلومؑ نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! یوں لگتا ہے کہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ انہوں نے حجر اسود کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی ہے اور خدا سے اپنے حق کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس کے بعد وہ کہیں گے:

یاایها الناس! من یحاجنی فی الله، فانا اولی الناس بالله. ایها الناس! من یحاجنی فی آدمؑ، فانا اولی الناس بآدمؑ. ایها الناس! من یحاجنی فی نوحؑ، فانا اولی الناس بنوحؑ. ایها الناس! من یحاجنی فی ابراهیمؑ، فانا اولی الناس بابراهیمؑ. ایها الناس! من یحاجنی فی موسیٰؑ، فانا اولی الناس بموسیٰؑ. ایها الناس! من یحاجنی فی

https://downloadshiabooks.com/

محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)۔ فانا اولی الناس بمحمد (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)۔ ایھا الناس! من یحاجنی فی کتاب اللہ، فانا اولی الناس بکتاب اللہ

"اے لوگو! سنو، جو شخص مجھ سے خدا کے معاملے میں نزاع کرنا چاہے تو میں تمام لوگوں کی نسبت خدا کا زیادہ مقرب ہوں۔ اے لوگو! جو شخص حضرت آدمؑ کے بارے میں میرے سامنے اپنی دلیل پیش کرنا چاہتا ہو تو وہ سن لے کہ میں سب لوگوں سے زیادہ حضرت آدمؑ کے قریب ہوں۔ اے لوگو! جو شخص حضرت نوحؑ کے بارے میں میرا مقابلہ کرے تو میں سب سے زیادہ حضرت نوحؑ سے قرابت رکھتا ہوں۔ اے لوگو! جو شخص حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں میرے ساتھ منازعہ کرے تو میں سب سے زیادہ ان سے تعلق رکھتا ہوں۔ اے لوگو! جو شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ قرابت کو دعویٰ کرے تو (اس کے علم میں ہونا چاہیے کہ) میں حضرت موسیٰ کا سب سے زیادہ قریب ہوں۔ اے لوگو! اگر کوئی شخص حضرت محمد ﷺ کے بارے میں میرے ساتھ مجادلہ کرے تو میں سب سے زیادہ اُن کے ساتھ نسبت رکھتا ہوں۔ اے لوگو! جو شخص خدا کی کتاب کے معاملے میں میرا مقابلہ کرنا چاہے تو میں اس کا وارث ہونے کا سب سے زیادہ حق رکھتا ہوں۔"

اس کے بعد وہ مقام ابراہیمؑ کی طرف جائیں گے۔ وہاں دو رکعت نماز ادا کریں گے اور خدا سے اپنے حق کا مطالبہ کریں گے۔

پھر امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: اس فرمان الٰہی میں مضطر سے مراد وہی ہیں اور یہ آیت انہی کے حق میں نازل ہوا ہے:

أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ

خُلَفَاءَ الْأَرْضِ۔

"بھلا کون بیقرار کی التجا قبول کرتا ہے۔ جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور (کون اس کی) تکلیف کو دور کرتا ہے اور (کون) تم کو زمین میں (اگلوں کا) جانشین بناتا ہے؟"

[سورۂ نمل: ۶۲] (تفسیر عیاشی: ۲/۹، تفسیر قمی: ۲/۲۰۵، الکافی: ۸/۳۱۳، مجمع البیان: ۷/۳۴۲)

(حدیث:۳۱)

ابوالجارودؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا آپؑ نے ارشاد فرمایا: تمام شیعہ اور تم اس امر کے ساتھ پیوستہ رہو یہاں تک کہ خدا اس امر امامت کے لیے اس ہستی کو بھیجے جس کے بارے میں لوگوں کو پوری طرح معلوم نہ ہو کہ دنیا میں آئے ہیں یا نہیں؟ (اثبات الہداۃ: ۳/۵۳۵، بحار الانوار: ۵۱/۳۹)

(حدیث:۳۲)

اسی راوی نے سرکار باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تم ہمیشہ ہم آلِ محمدؐ میں سے ایک شخص کی طرف اپنی گردنیں جھکائے رہو گے اور کہو گے کہ یہی وہ امام ہے۔ (جو زمین پر عدل کامل کا قیام کرے گا خدا کے دین کو سب دینوں پر غالب کرے گا) لیکن خدا اسے دنیا سے لے جائے۔ تا آنکہ خدا اس امر کے لیے اس ہستی کو بھیجے گا جس کے متعلق تمہیں معلوم نہ ہوگا کہ وہ پیدا ہوئے ہیں یا نہیں، خلق ہوئے ہیں یا نہیں۔ (سابقہ مصادر)

(حدیث:۳۳)

یہی شخص روایت بیان کرتا ہے: میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا آپؑ نے فرمایا: یہ امر ہمیشہ اسی طرح رہے گا، اور تم بھی ہم اہل بیتؑ میں ایک شخص (یعنی اپنے وقت کے امام) پر نظریں جمائے رکھو گے۔ تم یہ سمجھو گے کہ شاید یہی قائم آلِ محمدؐ ہیں۔ لیکن خدا اسے دنیا سے لے جائے گا۔ حتیٰ کہ وہ اس ہستی کو دنیا میں بھیجے گا جس کے

https://downloadshiabooks.com/

بارے میں تمہیں صحیح طرح سے معلوم نہ ہوگا کہ وہ پیدا ہوئے ہیں یا نہیں۔ (مصادر: ...
بحار میں یہ روایت امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوئی ہے۔)

(حدیث:۳۴)

ایک راوی کے واسطے سے جناب محمد بن سنانؒ سے مروی ہے انہوں نے نقل کیا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسی حالت میں رہو گے یہاں تک کہ خدا اس امر کے لیے اس ہستی کو بھیج دے گا جس کے بارے میں تم جان نہ سکو گے کہ وہ خلق ہوئے ہیں یا نہیں۔

ارباب دانش کی تسلی کے لیے یہی احادیث کافی ہیں۔ کیا پہلے گیارہ آئمہ میں کوئی ایسا ہے جس کی ولادت میں کسی کو شبہ ہو، یا جس کے موجود ہونے یا نہ ہونے کے متعلق کسی نے تردد کا اظہار کیا ہو، یا اس کی رعایا نے غیبت کا عرصہ گزارا ہو، یا اس کے دور میں دین شک میں واقع ہوئے ہو، یا اس کے بارے میں کسی کو حیرت و پریشانی لاحق ہوئی ہو؟؟ اس پر لطف یہ ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے اپنے فرمان میں اس کی تصریح یوں فرمائی: جب ان محمد اسماء والے ائمہ آجائیں تو ان کے بعد چوتھے قائم عجل اللہ فرجہ الشریف ہوں گے تو یہی امام ہیں جن کے ہاتھوں خدا نے اس دین کو کامل کیا اور ان کی غیبت کے ذریعے برے میں تمیز کی۔ زمین ان کے وجود سے خالی نہیں رہ سکتی، اگرچہ وہ ظاہری طور پر دکھائی نہ دیں۔ جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ طاہرینؑ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ ان کی غیبت کے زمانے میں جب بالکل ناامید ہو جائیں گے تو انہیں ظہور سے قیام کی بشارت دی جائے گی۔

(حدیث:۳۵)

مکی بن سالم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ قائم آل محمد علیہم السلام آئمہ میں سب سے کم سن ہوں اور ان کی شخصیت مخفی ہوگی۔

میں نے پوچھا: وہ (یعنی ان کا ظہور) کب ہوگا؟

فرمایا: جب بردہ فروشوں کے قافلے حرکت میں آجائیں گے تو ہر صاحب قوت اپنا ایک علم بلند کرے گا۔ اس وقت تم ان کے ظہور کی امید رکھنا۔

(دلائل الامامۃ: ۲۵۸؛ اثبات الہداۃ: ۳/۵۳۵؛ بحار الانوار: ۵۱/۳۸)

ہمارے محترم قارئین پر یہ بات مخفی نہیں کہ جتنے بھی ائمہ طاہرینؑ یا اس منصب کے جھوٹے دعویدار گزرے ہیں وہ سب ہمارے امام سے سن و سال کے اعتبار سے بڑے تھے۔ اور یہ حضرت عیسیٰ و زکریا علیہما السلام کی طرح سب سے کم عمری میں اپنے ظاہری منصب ہدایت پہ فائز ہوئے ہیں۔ اس پر دلیل کے طور پر پچھلے امام کا یہ فرمان بھی موجود ہے کہ آپ نے فرمایا: قائم آل محمد میں چار انبیاء کی سنتیں موجود ہوں گی۔ ان میں سے ایک حضرت عیسیٰ ہیں۔ اس کی علت ہمیں یہی سمجھ آتی ہے کہ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بچپن میں نبوت دی گئی اسی طرح آپؑ کو بچپن میں امامت و ہدایت کے منصب پہ فائز کیا گیا۔

(حدیث:۳۶)

امیہ بن علی القیسیؒ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے والی کائنات سرکار تقی جواد علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: آپؑ کے بعد آپ کا جانشین کون ہوگا؟

تو امام نے فرمایا: میرا بیٹا علی نقی، اور پھر اس کے دو بیٹے۔ اس کے بعد میرے مولا نے اپنا سر مبارک کچھ دیر کے لیے نیچے کر لیا، پھر سر اٹھایا اور فرمایا: کچھ عرصے کے بعد بڑی سخت حیرانگی و پریشانی پھیل جائے گی۔

میں نے کہا: جب ایسا ہو تو کہاں جانا چاہیے؟ اس کے جواب میں امام خاموش ہو گئے، کچھ دیر کے بعد فرمایا: کہیں نہیں۔ (امامؑ نے اس کو تین مرتبہ تکرار کیا)

میں نے دوبارہ سوال کیا کہ ایسے مشکل حالات میں بندہ کہاں جائے؟ تو فرمایا: مدینہ

میں نے کہا: کون سا مدینہ؟

https://downloadshiabooks.com/

ارشاد ہوا: ہمارا یہ مدینہ! کیا اور بھی کوئی مدینہ ہے؟ [1]

یہی روایت مزید اسناد کے ساتھ بھی نقل ہوئی ہے۔

(اثبات الوصیۃ: ۱۹۳؛ کفایۃ الاثر: ۲۸۰؛ اثبات الہداۃ: ۳/۵۹۳ و حلیۃ الابرار: ۲/۴۸۷؛ بحار الانوار: ۵۱/۱۵۶)

(حدیث: ۳۷)

عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے امام محمد تقی علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا: جب میرا بیٹا علی نقی علیہ السلام دنیا سے جائے گا تو ان کے بعد ایک چراغ روشن ہوگا۔ پھر چھپ جائے گا۔ ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو (ان حالات میں) شک و تردد کا شکار ہو جائے۔ اور بشارت ہے اس شخص کے لیے جو اپنا دین بچا کر کسی دوسری جگہ چلا جائے۔ اس کے بعد ایسے ایسے فتنے رونما ہوں گے کہ جن میں سروں کے بال سفید

---

[1] اس حدیث میں بادی النظر میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ امام نے سائل کے جواب میں خاموشی اختیار کی، تین بار فرمایا: کہیں نہیں، دوسری بار پوچھنے پر فرمایا: مدینہ۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

تو اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ امام کی خاموشی اور تین بار کہیں نہیں کہنے کا مطلب غیبت میں زمانے حالات کے دگرگوں اور پیچیدہ ہونے کو بیان کرنا ہے۔ یعنی غیبت کے زمانے میں ان کی طرف راہنمائی نہ ہو پائے گی کہ وہ کہاں ہیں اور کس مقام پر ان کے ساتھ ملاقات ہو سکتی ہے؟ پھر جو سائل کے دوسری مرتبہ سوال کرنے پر امام نے مدینہ کا نام لیا تو اس کا اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ غیبت کے زمانے میں امام عصر بعض اوقات مدینہ میں موجود ہوں گے۔ یا ان کے ساتھ بعض لوگوں کی ملاقات مدینہ میں ہوگی۔

مزید سائل نے جو پوچھا کہ کون سا مدینہ؟ تو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہاں لفظ (مدینہ) اس کے لغوی معنی میں لے رہا تھا۔ ورنہ مدینہ تو بہت معروف ہے۔ واللہ اعلم (از مترجم)

ہو جائیں گے اور یہ لوگ اپنی جگہ چھوڑ دیں گے۔

(اثبات الہداۃ: ۳/۵۰۳؛ بحار الانوار: ۵۱/۱۵۷؛ بشارۃ الاسلام: ۱۵۸)

قارئین کرام! یقیناً اس سے بڑی حیرت و فتنہ انگیزی اور کیا ہو سکتی ہے جس میں بہت سے لوگ راہ راست سے منحرف ہو جائیں اور شیعہ کثیر العدد کی جماعت سے الگ ہو جائیں؟ اور حق پر بہت تھوڑے رہ جائیں۔ اس کی وجہ سے شک، یقین کی کمزوری اور حالات کے مقابلے میں استقامت و ثابت قدم نہ رہنا ہے کہ جنھیں آل محمدؐ کی احادیث کے راویوں نے جرأت و جواں مردی کے ساتھ سہا اور مشکل سے مشکل مرحلے میں ان کے ایمان میں تزلزل اور عزم و ارادے میں ضعف نہ آیا۔

(حدیث: ۳۸)

شعیب بن ابی حمزہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں سرکار صادق آل محمدؐ کی خدمت گیا اور عرض کی: کیا صاحب الامر آپ ہیں؟ تو انھوں نے جواب دیا: نہیں۔

میں نے کہا: تو کیا آپؑ کا بیٹا؟ فرمایا: نہیں۔

میں نے کہا: آپؑ کا پوتا؟ فرمایا: نہیں۔

میں نے کہا: آپؑ کے بیٹے کا پوتا؟ فرمایا: نہیں، وہ بھی نہیں۔

میں نے پوچھا: تو پھر وہ کون ہے؟

امام نے ارشاد فرمایا: وہ جو کہ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جیسے وہ ظلم و ستم سے بھر چکی ہوگی۔ وہ سلسلۂ امامت کے وقفے میں آئے گا جیسے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انبیا کا سلسلہ رکنے کے بعد تشریف لائے۔

(الکافی: ۱/۳۴۱؛ منتخب الاثر: ۱۵۸؛ اثبات الہداۃ: ۳/۴۵۵؛ بحار الانوار: ۵۱/۳۹)

(حدیث: ۳۹)

اہیب بن نوح سے روایت نقل ہوئی ہے، انھوں نے امام علی نقی علیہ السلام سے روایت کیا

https://downloadshiabooks.com/

ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے سامنے سے علم اٹھالیا جائے تو اپنے پاؤں کے نیچے سے کشائش کی امید رکھنا۔ (الکافی: ۱/۳۴۱: اثبات الوصیہ: ۲۲۶: کمال الدین: ۳۸۱)

﴿حدیث: ۴۰﴾

جناب مفضلؓ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام صادقؑ سے اس فرمانِ خدا: (فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ۝) کی تفسیر معلوم کی تو آپؑ نے فرمایا: بے شک ہم آلِ محمدؐ میں ایک غائب امام ہے۔ جب خدا ان کے امر کو ظاہر کرنا چاہے گا تو ان کے دل میں ایک نکتہ پیدا کر دے گا۔ پھر وہ ظاہر ہوں گے اور خدائے عز وجل کے حکم سے قیام کریں گے۔ (الکافی ۱/۳۴۳: کمال الدین: ۳۴۹: رجال کشی: ۱۹۲)

﴿حدیث: ۴۱﴾

حضرت ابو بصیرؓ کے واسطہ سے امام جعفر صادقؑ سے روایت نقل ہوئی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: اس امر کے صاحب کے لیے غیبت کا ہونا ضروری ہے۔ اور اسی طرح غیبت کے عرصے میں دوسروں سے الگ اور کنارہ کش رہنا بھی۔ اور (اس وقت کے لیے) مدینہ بہترین جگہ ہے، اس کے باوجود کہ وہاں تیس ایسے افراد بھی موجود ہوں گے جو وحشی و بے خوف، بے رحم ہوں گے۔ (الکافی: ۱/۳۴۰: تقریب المعارف: ۱۹۰: اثبات الہداۃ: ۳/۴۴۵)

﴿حدیث: ۴۲﴾

جناب محمد بن مسلمؓ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا: امام صادقؑ فرما رہے تھے کہ اگر تمہیں اپنے امام کی غیبت کی اطلاع پہنچے تو اس کا انکار نہ کرنا۔ یہی خبر ایک دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کی گئی ہے۔ (الکافی: ۱/۳۳۸: غیبت طوسی: ۱۶۰)

﴿حدیث: ۴۳﴾

علی بن ابوحمزہ سے روایت ہے، انہوں نے صادق آلِ محمدؐ سے نقل کیا ہے کہ

آپؑ نے فرمایا: اگر قائم قیام کریں تو لازمی بات ہے کہ (بہت سے) لوگ ان کا انکار کریں گے۔ کیونکہ اس وقت وہ جوان اور مناسب عمر کے دکھائی دیں گے۔ ان کی امامت پر وہی ثابت رہے جس سے خدا خلقت اولیٰ میں عہد لے چکا ہوگا۔

بروایت دیگر امامؑ نے فرمایا: لوگوں کی سب سے بڑی آزمائش یہ ہوگی کہ ان کا امام جوانی کے عالم میں پردہ غیب سے باہر آئے گا، جبکہ وہ ان کو بہت ہی معمر بزرگ سمجھتے ہوں گے۔

(عقد الدرر: ۴۳: منتخب الانوار: ۱۸۸: اثبات الہداۃ: ۳/۵۱۲: حلیۃ الابرار: ۲/۵۳۸)

﴿حدیث: ۴۴﴾

امام زین العابدینؑ کے پوتے جناب علی بن عمرؒ نے امام جعفر صادقؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: قائم آلِ محمدؐ میری نسل سے ہوں گے اور وہ حضرت ابراہیمؑ کی طرح ایک سو بیس سال عمر گزاریں گے۔ اس عرصے میں ان تک رسائی ممکن ہوگی۔ پھر وہ طویل مدت کے غیب ہو جائیں گے۔ اس (عرصے کے مکمل ہونے) کے بعد بتیس سالہ جوان کی طرح ظاہر ہوں گے۔ حتی کہ لوگوں کا ایک گروہ ان سے منحرف ہو جائے گا۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جیسے وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

(دلائل الامامۃ: ۲۵۸: اثبات الہداۃ: ۳/۵۱۱: حلیۃ الابرار: ۲/۵۴۷)

امام صادقؑ کے اس فرمان میں ارباب بصیرت کے لیے واضح رہنمائی موجود ہے۔ کیونکہ یہاں امام عالی مقامؑ نے امام مہدیؑ کی عمر مبارک اور ظہور کے وقت ان کی حالت کے بارے میں بتایا ہے۔ اب ہر ذی شعور انسان کو چاہیے کہ وہ اس عرصہ غیبت کے طویل ہو جانے پر ملال نہ کرے اور امامؑ کے ظہور کا منتظر رہے۔ کیونکہ یہ ایک امر الٰہی ہے۔ جب اس کا وقت پورا ہو جائے گا تو امام زمانہ ظہور فرمائیں گے۔ لہٰذا امامؑ کے ظہور کے وقت سے متعلق جو روایات نقل ہوئی ہیں تو شیعوں کی تسکین اور انہیں امر الٰہی کے قریب کرنے کے لیے ہیں۔ کیونکہ اس پر ان ذوات مقدسہ کا واضح فرمان موجود ہے:

https://downloadshiabooks.com/

انا لا نوقت، ومن روی لکم عنا توقیتا فلا تصدقوه، ولا تهابوا ان تکذبوه، ولا تعملوا علیه.

"ہم ظہور کا وقت مقرر نہیں بتاتے۔ اور جو شخص تمہارے سامنے بیان کرے کہ ہم نے اس کا وقت متعین کیا ہے تو اسے سچا نہ سمجھنا، اسے جھوٹا کہنے سے نہ جھجکنا، اور اس کی کہی ہوئی بات پر عمل نہ کرنا۔"

اہل ایمان کو چاہیے کہ وہ آئمہ طاہرینؑ کے تمام فرامین کو دل وجان سے تسلیم کریں۔ کیونکہ انہوں نے جو کچھ کہا ہے وہ اس سے خوب واقف ہیں۔ جو شخص ان کے امر کو تسلیم کرے اور اس کے حق ہونے کا یقین رکھے وہ کامیاب ہو جاتا ہے اور جو شخص ان کے قول میں شک وتردید کے درپے ہو وہ ناکام ہوتا ہے اور گمراہی میں پڑ جاتا ہے۔

ہمارے امامؑ کو یہ مقام ومرتبہ خدا نے عطا کیا ہے۔ وہ ان کے ذریعے اپنا اپنے دین واولیاء کا انتقام لے گا، دین اسلام کو تمام دینوں پر غالب کر کے اپنے رسولؐ سے کیے ہوئے وعدے کی تکمیل کرے گا۔ خواہ مشرکوں کو یہ چیز پسند نہ ہو۔ پھر پوری دنیا پر یہی دین رائج ہوگا۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی ہر قسم کے شک وشبے سے بالا ہے کہ اگر جاہل اس مقام پر فائز ہونے کا دعویٰ کرے تو اس کا انجام بہت برا ہوگا اور وہ اپنے پیروکاروں سمیت جہنم کی ہوا کھائے گا۔ عیاذا باللہ

﴿حدیث:۳۵﴾

ابراہیم بن عمر یمانی سے روایت ہے، انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ جب قائم آل محمدؑ قیام کریں گے تو ان کی گردن میں کسی کی بیعت نہ ہوگی۔ (سابقہ حوالہ جات)

﴿حدیث:۳۶﴾

جناب ہشام بن سالمؓ سے روایت ہے کہ صادق آل محمدؑ نے ارشاد فرمایا: جس وقت قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو ان کی گردن میں کوئی عہد وپیمان اور بیعت نہ ہوگی۔ (سابقہ حوالہ جات)

پانچویں فصل

بعض روایات میں غیبت کے متعلق بہت تاکید کی گئی ہے۔ اور وہ اس کے مبنی برحق ہونے کی شاہد ہیں۔ ان میں بیان ہوا ہے کہ غیبت کا زمانہ حیرت کا زمانہ ہوگا۔ وہ لوگوں کے لیے بہت بڑی آزمائش ہوگی۔ اس کا واقع ناگزیر ہے۔ اس میں وہی شخص نجات پائے گا جو سخت حالات کے باوجود بھی اس عقیدے پر قائم رہے گا۔ اس سلسلے میں امیر المومنینؑ سے جو روایات نقل ہوئیں وہ درج ذیل ہیں:

﴿حدیث:۱﴾

جناب مصعدؒ سے روایت نقل ہوئی ہے، وہ کہتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: شیعہ اس امر سے وابستہ رہیں گے یہاں تک کہ ان کی حالت بکریوں کے اس ریوڑ کی سی ہو جائے گی جس کے بارے میں کچھ خبر نہیں ہوتی شکاری ان میں سے کس کو اپنا لقمہ بناتا ہے۔ پھر وہاں انہیں نہ کوئی بلند جگہ ملے گی جس کی پناہ حاصل کریں اور نہ انہیں کوئی سہارا نظر آئے گا جس سے اپنے امور میں مدد لے سکیں۔ (بحار:۵۱ر۱۱۴؛ معجم احادیث مہدیؑ: ۳ر۳۳)

﴿حدیث:۲﴾

جناب سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ مولا امیر کائناتؑ نے ارشاد فرمایا: مومنین اس امر سے الگ نہیں ہوں گے۔ حتیٰ کہ ان کی حالت بے جان بکریوں کی مانند ہو جائے۔ جن کے بارے میں کسی کو کچھ خبر نہیں کہ شکاری ان میں کس پر حملہ کر کے اسے اپنا نوالہ بنالیتا ہے۔ (آگے روایت وہی ہے جو اوپر گزری ہے۔)

https://downloadshiabooks.com/

﴿حدیث:۳﴾

عبداللہ بن عقبہ شاعر روایت کرتا ہے کہ اس نے مولا علیؑ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے شیعو! ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اور تم اونٹ کی طرح اوراِدھر اُدھر اپنے لیے کوئی چراگاہ ڈھونڈ رہے ہو، مگر وہ تمہیں نہیں مل رہی۔ (کمال الدین: ۳۰۲،۳۰۳؛ اعلام الوری: ۴۰۰؛ اثبات الہداۃ: ۳، ر ۴۶۳)

﴿حدیث:۴﴾

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اس وقت تمہاری حالت کیا ہوگی جب تم کہیں اوپر جاؤ تو وہاں (اپنی مدد کے لیے) کسی کو نہ پاؤ گے اور جب واپس نیچے آؤ گے تو بھی کسی کو نہ پاؤ گے۔ (بحار الانوار: ۵۱، ر ۱۳۹؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳، ر ۳۲۱)

﴿حدیث:۵﴾

ابو الجارود سے منقول ہے کہ اس نے سرکار باقر العلومؑ کی زبان مبارک سے سنا، آپؑ نے فرمایا: تم ہمیشہ اس امر کے انتظار میں رہو گے یہاں تک کہ تمہاری حالت ایک وحشت زدہ بکری کی مانند ہو جائے گی، جسے کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ اس کا ذبح کرنے والا اسے کہاں سے ہاتھ رکھے۔ اس وقت تمہارے لیے کوئی بلند جگہ ہوگی جس کی تم پناہ لے لو اور نہ کوئی سہارا جس سے اپنے معاملات میں مدد حاصل کر سکو۔ (بحار: ۵۲، ر ۱۱۰)

قارئین کرام! خدا تم لوگوں پر رحم کرے! یہ احادیث امام زمانہ کی غیبت پر واضح دلائل کی سی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور امامؑ کی ذات سے شیعوں کو شرف ملتا ہے۔ ثانیاً یہ احادیث اس نکتہ کو بھی بیان کرتی ہیں کہ زمانِ غیبت میں امامؑ کے سفراء بھی نہیں رہیں گے جو آپؑ کے شیعہ عوام کے مابین واسطہ بنتے ہیں۔ کیونکہ سفراء اور بعد ہی وہ ستون وارکین تھے جن کا سہارا لے کر شیعہ اپنے معاملات کو امامؑ تک پہنچاتے تھے۔ پس جو چیز ان کے لیے

باعث شرف تھی، جب وہ ان سے دور ہو گئی تو ان کی حیثیت ایک بکری کی مانند ہو گئی ہے جسے کچھ خبر نہیں کہ اسے کب پکڑ لیا جاتا ہے؟ بہر کیف جب وہ واسطے اور سفیر موجود تھے تو امام کا پیغام اور ہدایات اپنے شیعوں تک بآسانی پہنچتی تھیں۔ لیکن اب خداوند متعال نے اپنی خاص تدبیر کے تحت ان واسطوں اور اسباب کو درمیان سے اٹھا لیا ہے اور امامؑ کی غیبت کا زمانہ آ گیا ہے۔ تاکہ لوگوں کی آزمائش مکمل ہو جائے اور مخلص وغیر مخلص میں فرق ظاہر ہو سکے۔ پھر ایک دن ضرور آئے گا جس میں غیبت کا پردہ ہٹ جائے گا اور امام اور ان کے شیعوں کے درمیان تمام رکاوٹیں ختم ہو جائیں گی۔ البتہ یہ اس کی مشیت پہ موقوف ہے کہ وہ کب اس دن کو لاتا ہے۔ خدا ہمیں اور آپ کو اس دور کے فتنوں اور آفتوں سے اپنی امان میں رکھے۔ کیونکہ اس دور میں جو اپنی مرضی کرے اور خدا کی رضا پر قانع نہ ہو، خدا کے امر میں جلدی چاہتا ہو اور اس کے حکم پر عمل کر کے صبر نہ کرے وہ ہلاک ہو جائے گا۔ لہٰذا اس کے حضور میں عرض کرتا ہوں کہ وہ مجھے اور آپ بھائیوں کو ہدایت کے بعد گمراہ ہونے سے بچائے۔ بے شک وہی مالک حقیقی ہے اور صاحب قدرت ہے۔

یہ غیبت کے موضوع پہ وہ روایات ہیں جو میرے علم و دسترس میں تھیں۔ یہ ان روایات کے مقابلے میں بہت کم ہیں جنہیں راویانِ اخبار و محدثین عظام نے نقل کیا ہے۔ خدا ان کی توفیقات میں اضافہ کرے۔ کچھ شک نہیں تمام تر توفیق کا منبع اسی کی ذات ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

باب نمبر 11

انتظار سے متعلق مومنین کے لیے احکام

﴿حدیث:۱﴾

جناب ابو بصیرؓ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپؑ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے بابا نے مجھ سے کہا: آذر بائیجان سے ایک آگ کا ظاہر ہونا ناگزیر ہے جس کا مقابلہ کوئی چیز نہ کر سکے گی۔ جب یہ واقع رونما ہو جائے تو خاموشی کے ساتھ اپنے گھروں میں بیٹھ جانا اور جس چیز سے ہم مربوط ہوں اور اس سے مربوط ہو جانا۔ پھر جب ہم آل محمدؐ میں سے ایک حرکت کرنے والا حرکت کرے تو اس کی طرف دوڑ کر جانا، خواہ تمہیں دست و زانو کے بل سے جانا پڑے۔ (یعنی کسی صورت بھی ان کے پاس پہنچنے میں سستی نہ کرنا۔) اللہ کی قسم! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ رکن و مقام کے درمیان موجود ہیں اور ایک نئے حکم پر لوگوں سے بیعت لے رہے ہیں۔ وہ اہل عرب (کے سرکشوں) پر بڑے سخت ہوں گے۔ پھر فرمایا: عرب کے سرکشوں کے لیے اس آفت سے ہلاکت ہو جو ان کے قریب پہنچ چکی ہے۔ (بحار الانوار: ۱۳۵/۵۲)

﴿حدیث:۲﴾

ابو الجارودؒ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سرکار باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے کوئی وصیت کریں تو آپؑ نے فرمایا:

اوصیك بتقوی الله ، و ان تلزم بیتك و تقعد فی

دهما، هؤلاء الناس، و اياك و الخوارج منا، فانهم ليسوا على شيئ ولا الى شيئ، واعلم ان لبني امية ملكا لا يستطيع الناس ان تردعه، وان لاهل الحق دولة اذا جاءت ولاها الله لمن يشاء منا اهل البيت فمن ادركها منكم كان عندنا في السنام الاعلى، وان قبضه الله قبل ذلك خار له واعلم انه لا تقوم عصابة تدفع ضيما او تعز دينا الا صرعتهم المنية و البلية حتى تقوم عصابة شهدوا بدرا مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا يواري قتلهم، ولا يرفع صريعهم، ولا يداوي جريحهم

قلت: من هم؟ قال: الملائكة

"میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ خدا سے ڈرتا، خانہ نشینی اختیار کرنا اور لوگوں کی جماعت کا حصہ نہ بننا۔ خبردار! ہمارے خاندان سے خروج کرنے والوں سے دور رہنا۔ کیونکہ وہ نہ حق پر ہوں گے اور نہ حق کی طرف جائیں گے۔ تمہارے علم میں ہونا چاہیے کہ بنی امیہ کو حکومت حاصل ہو گی تو لوگوں میں اس کے مقابلے کی سکت نہ ہو گی۔ (اس کے بعد) بلاشبہ جب اہل حق کی حکومت قائم ہو گی تو خدا ہم اہل بیتؑ میں سے جسے چاہے گا اس کی حکمرانی عطا کرے گا۔ تم میں سے جس نے وہ زمانہ پالیا وہ ہمارے یہاں بلند مرتبے پر فائز ہو گا۔ اور اگر خدا نے اس وقت سے پہلے اس کی روح قبض کر لی تو اسے (ہماری حکومت میں شامل ہونے کا) اختیار دے گا۔ جان لو کہ جو بھی جماعت ظلم کے خاتمے اور دین کے غلبے کے لیے اٹھے گی، موت اور مصیبت اس کا خاتمہ کر دے گی۔ حتیٰ کہ ایک وہ جماعت سامنے

https://downloadshiabooks.com/

آئے گی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ جنگ بدر میں شریک تھی۔ جس نے شہید کو
دفن کیا گیا نہ جس کے میدان میں بے ہمت ہو کر گرنے والے ساتھیوں کو اٹھایا گیا
اور نہ جس کے زخمیوں کا علاج کیا گیا۔"

ابو جارودؒ کہتے ہیں: میں نے پوچھا کہ وہ جماعت کون سی ہے؟
تو امامؑ نے فرمایا: فرشتوں کی۔

(اثبات الہداۃ: ۳/۵۳۹؛ بحار الانوار: ۵۲/۳۰۹؛ مستدرک الوسائل: ۱۱/۳۵)

﴿حدیث: ۳﴾

صالح بن ابی الاسود کے واسطہ ابو الجارودؒ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقرؑ کی زبان مبارک سے سنا، آپ نے فرمایا: ہم اہل بیت میں سے ایک جماعت ظلم کو ختم کرنے اور حق کی دعوت دینے کے لیے اٹھے گی مصیبت، آزمائش (جنگ) اس کا خاتمہ کر دے گی۔ حتیٰ کہ ایک وہ جماعت اٹھے گی جو بدر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ موجود تھی۔ جن کے شہیدوں کو دفن کیا اور نہ زخمیوں کو مرہم لگایا گیا۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو الجارودؒ سے پوچھا: اس سے امام کی مراد کون سی جماعت تھی؟ تو انہوں نے مجھ سے کہا: فرشتے۔

(مستدرک الوسائل: ۱۱/۳۵؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/۲۶۹)

﴿حدیث: ۴﴾

جناب حارث ہمدانیؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام نے سر منبر ارشاد فرمایا:

اذا هلك الخطاب (الخاطب) و زاغ صاحب العصر و بقيت قلوب تتقلب من مخصب و مجدب و قليل ما يكونون ثلاث

مائة أو يزيدون. تجاهد معهم عصابة جاهدت مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يوم بدر لم تقتل ولم تمت

"جب خطاب ہلاک ہو جائے گا صاحب العصر لوگوں کی نظروں سے غائب ہو جائیں گے تو دل حیرت و پریشانی کے عالم میں پیچ و تاب کھائیں گے۔ اس وقت امر الٰہی میں تعجیل کے خواہش مند ہلاک ہوں گے اور سستی و غفلت کا مظاہرہ کرنے والے زوال کا شکار ہوں گے۔ البتہ صاحبان ایمان اپنی حالت پر باقی رہیں گے۔ وہ کم سے کم تین سو یا اس سے زیادہ ہوں گے۔ ان کے ساتھ ایک وہ جماعت بھی شریک جہاد ہو گی جس نے جنگ بدر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رکاب میں جہاد کیا مگر نہ اسے شہید کیا گیا اور نہ ہی وہ اپنی طبعی موت مری۔" (بحار الانوار: ۵۲/۱۳۳؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/۱۰۳)

امیر المومنینؑ کے اس فرمان میں زاغ صاحب العصر سے مراد امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں جو خدا کی خاص مصلحت کے تحت لوگوں کی نظروں سے غائب ہوں گے۔ بقیت قلوب تتقلب من مخصب و مجدب سے مراد شیعوں کے دل ہیں جو امام عصرؑ کی غیبت کے اس عرصے میں حیرت کے مارے پیچ و تاب کھا رہے ہیں۔ سو ان میں سے جو بھی اس کڑی آزمائش کے باوجود بھی حق پر قائم رہیں وہ مخصب اور جو راہ راست سے ہٹ جائیں وہ مجدب ہیں۔

اس کے بعد مولائے کائنات نے امر الٰہی میں تعجیل کے خواہاں کی مذمت کی۔ یہ شیعہ ہیں جو چاہتے ہیں کہ امام کا ظہور جلد ہو جائے خواہ خدا کی وہ مصلحتیں اور حکمتیں پوری نہ ہو پائیں کہ جن کے لیے اس نے ظہور امام کو موخر کیا ہے۔ ایسے خوشحالی کو دیکھنے سے قبل ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے۔ ان میں سے صرف لوگ ہدایت کی راہ پر قائم رہیں گے جن کے بارے میں خدا چاہے گا۔ یہی وہ مخلص صاحبان ایمان ہیں جن کی تعداد کم سے کم تین سو

https://downloadshiabooks.com/

یا اس سے زیادہ ہوگی۔ انہیں خدا قوت ایمانی اور یقین کامل کے سبب اپنے ولی کی نصرت اور اپنے دشمنوں سے جہاد کی اہلیت عطا کرے گا۔ روایات کی روشنی میں یہ افراد امام زمانہؑ کی طرف مقرر حکام و ارباب اقتدار ہوں گے۔ اس وقت کہ جب زمین کے حالات ایسی کج پر آجائیں گے اور جنگ وجدال کا خاتمہ ہو جائے گا۔

بعد ازاں مولا امیر المومنینؑ نے فرمایا:

تجاهد معهم عصابة جاهدت مع رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يوم بدر

"ان کے ہمراہ ایک وہ جماعت بھی شریک جہاد ہوگی جس نے جنگ بدر میں رسول خدا ﷺ کی رکاب میں جہاد کیا۔"

یہاں امامؑ کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ خدا امام زمانہؑ کے ان اصحاب کی نصرت کے لیے وہ فرشتے نازل کرے گا جو اس نے نبی ﷺ کی مدد کے لیے جنگ بدر کے دن بھیجے تھے۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے دین اور ولی کی نصرت کی توفیق عنایت کرے۔

(حدیث:۵)

ابو المرہفؒ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: محاضیر ہلاک ہو گئے!

میں نے عرض کی: یہ محاضیر کا کیا مطلب ہے؟

تو آپؑ نے فرمایا: جلدی کے خواہش مند۔

(پھر اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:) اور مقربین نجات پا گئے۔ قلعہ اپنے ستونوں پر ہی کھڑا رہتا ہے۔ تم اپنے گھروں میں ہی رہو۔ (فتنے کا) غبار ان کے سر پر چڑھ جاتا ہے وہ تم پر جب بھی کوئی کشتی (یا جنگ) مسلط کرنا چاہیں گے تو خدا انہی کی توجہ کی

(بحار الانوار: ۵۲/ ۱۳۸) مگر یہ کہ کوئی خواہ مخواہ اس میں الجھنا چاہے۔
اور جواب کرے گا۔

(حدیث:۶)

ابو بکر حضرمیؒ سے مروی ہے، وہ بیان کرتا ہے: جب خراسان میں سیاہ جھنڈے بلند ہوئے تو میں اور ابانؒ امام صادقؑ کی خدمت میں گئے اور عرض کی: ان جھنڈوں کی بات آپ کیا حکم دیتے ہیں؟

تو امامؑ نے فرمایا: جا کر اپنے گھروں میں بیٹھ جاؤ۔ جب دیکھو کہ ہم آل محمدؐ اپنے اہل بیت میں سے ایک شخص پر جمع ہو گئے ہیں تو اپنے جنگی ہتھیار اٹھا کر ہمارے پاس چلے آنا۔

(حلیۃ الابرار: ۲/ ۶۴۳؛ بحار الانوار: ۵۲/ ۱۳۸؛ مستدرک الوسائل: ۱۱/ ۳۹)

(حدیث:۷)

امام جعفر صادقؑ سے روایت نقل کی گئی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اپنی زبانوں کو بند رکھو اور اپنے گھروں میں آرام کے ساتھ بیٹھے رہو۔ تمہیں کوئی ایسا امر درپیش نہ ہوگا جس کا تعلق خاص تم ہی سے ہو۔ بلکہ جو بھی ہوا وہ سب کے لیے ہوگا۔ اور زیدیہ ہمیشہ تمہاری حفاظت کا سبب بنے رہیں گے۔ (بحار الانوار: ۵۲/ ۱۳۹)

(حدیث:۸)

عبد الرحمن بن کثیرؒ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں سرکار صادقؑ کے پاس موجود تھا۔ وہاں مہزم اسدیؒ بھی تھے۔ انہوں نے امام عالی مقامؑ کی خدمت میں عرض کی: قربان جاؤں! یہ امر، جس کے آپ منتظر ہیں، کب واقع ہوگا؟ ہمارے خیال میں تو یہ (انتظار) کافی طویل ہو گیا ہے!!

اس کے جواب میں امامؑ نے فرمایا: اے مہزمؒ! اس امر (کے جلد پورا ہونے) کی امید رکھنے والوں نے جھوٹ کہا، اس میں جلدی چاہنے والے ہلاک ہوئے، اس کے

https://downloadshiabooks.com/

لینے والوں نے کامیابی حاصل کی اور وہ ہماری طرف پلٹ کر آنے والے ہیں۔

(الکافی: ۱/ ۳۶۹ ح ۵، بحار الانوار ... [illegible])

(حدیث: ۹)

عبدالرحمن بن کثیر کے واسطے سے مروی ہے انھوں نے اس فرمان الٰہی: أَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ، کی تفسیر میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد ہمارا امر ہے۔ خدائے عزوجل نے حکم دیا ہے کہ اس کے بارے میں جلدی نہ کی جائے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے لشکروں (فرشتوں، اہل ایمان اور رعب) کے ذریعے اس کی مدد کرے۔ اور وہ بھی اسی طرح خروج کریں گے جیسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تھا۔ جیسا کہ ارشاد رب العزت ہے: كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِن بَيْتِكَ بِالْحَقِّ۔

(تاویل الآیات: ۱/ ۲۵۴ ح ۳، اثبات الہداۃ: ۳/ ۵۴۲ ح ۵۱۲، حلیۃ الابرار: ۲/ ۴۹۶، تفسیر البرہان، المحجۃ فی ما نزل فی القائم الحجۃ [illegible])

(حدیث: ۱۰)

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ ہمیشہ ہم میں جلدی کرنے والے ہلاک ہوئے اور صبر کرنے والوں نے نجات پائی۔ بلاشبہ ہمارے پاس ... پر قائم رہنا ہے۔ بے شک شیعہ اس ہم ... کے بعد جب حق کا ظہور ہو ... میں آئے گا۔

(بحار الانوار: ۵۲/ ۱۳۸ ... [illegible])

(حدیث: ۱۱)

ابوخالد کابلی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ امام علی زین العابدین علیہ السلام سے عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ مجھے اجازت مل جائے اور میں لوگوں سے تمہاری باتیں کروں ... میرے بارے میں جو چاہے فیصلہ صادر کرے۔ لیکن خدا نے ہم سے عہد لیا ہے کہ

صبر کریں (اور خاموشی اختیار کریں)۔ اس کے بعد امام نے یہ آیات تلاوت کیں:

وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ (سورۃ ص)، وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا ۚ وَإِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ (آل عمران)

"یقیناً تم ایک مقررہ وقت کے بعد اس کا حال جان لو گے۔ (سورہ ص ۸۸) اور تمہیں اہل کتاب اور مشرکوں سے بہت سی دل آزار باتیں سننا پڑیں گی، اور اگر تم صبر اور پرہیزگاری اختیار کرو تو یہ بڑے حوصلے کے کام ہیں۔ (سورہ آل عمران ۱۸۶)

(حدیث: ۱۲)

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب ابن عباسؓ نے ایک شخص کو امام علی زین العابدین علیہ السلام کے پاس بھیجا جس نے آپ سے اس آیت کریمہ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا [1] کی تفسیر پوچھی تو آپ غضب ناک ہوگئے اور سائل سے فرمایا: اے کاش کہ جس نے تجھے اس سوال کے ساتھ بھیجا ہے وہ خود یہاں میرے سامنے آتا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا: یہ آیت کریمہ میرے بابا اور ہماری شان میں نازل ہوئی ہے لیکن اس کے بعد جس میں رباط (جہاد کے لیے ہر وقت تیار رہنے) کا حکم دیا گیا ہے اس کا ابھی وقت نہیں آیا۔ یہ ہماری نسل ذریت میں سے ایک شخص ہوگا۔

اس کے بعد فرمایا:

"جان لو کہ اس (یعنی ابن عباسؓ) کی صلب میں ایک امانت ہے جسے آتش جہنم

---

[1] اے اہل ایمان صبر کرو اور (دشمن کے) مقابلے میں استقامت دکھاؤ، اور جہاد کے لیے (کمربستہ رہو)۔ (سورہ آل عمران ۲۰۰)

https://downloadshiabooks.com/

کے لیے خلق کیا گیا ہے۔ عن قریب لوگ فوج در فوج خدا کے دین سے نکل جائیں گے اور زمین آلِ محمدؐ کے سروں کے خون سے رنگین ہو جائے گی۔ ان افراد کا خروج وقت سے پہلے ہوگا۔ اور یہ اس چیز کی توقع کریں گے جس کا ملنا ممکن نہ ہوگا۔ البتہ دوسرے اہلِ ایمان (امرِ الٰہی کے) منتظر رہیں گے، صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں اور ایک دوسرے کو صبر و استقامت کی تلقین کریں گے۔ حتیٰ کہ خدا خود ہی فیصلہ فرما دے۔ بے شک وہ سب سے بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔"

(بحار الانوار: ۲۱۹/۲۴)

﴿حدیث: ۱۳﴾

برید عجلیؒ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب امام محمد باقر علیہ السلام سے اس فرمانِ الٰہی: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا ۔ کی تفسیر پوچھی گئی تو آپؑ نے فرمایا:

اس کی تفسیر یہ ہے کہ ادائیگیٔ فرائض کی پابندی کرو، دشمن کے مقابلے میں استقامت کا مظاہرہ کرو اور اپنے منتظر امام کا انتظار کرو۔ (بحار الانوار: ۱۳۹/۵۲)

﴿حدیث: ۱۴﴾

جناب جابر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے کا خروج، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خروج کی مثل ہے۔ ہمارے خاندان میں سے جو شخص قائم کے قیام سے پہلے خروج کرے اس کی مثال انڈے سے نکلے اس بچے کی سی ہے جو اپنے پروں کو پھڑاتا ہے تو گھونسلے سے نیچے گر جاتا ہے۔ پھر بچے اُٹھا کر اس کے ساتھ کھیلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ (بحار الانوار: ۱۳۹/۵۲)

﴿حدیث: ۱۵﴾

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے، آپؑ نے ارشاد فرمایا:

من مات منكم على هذا الامر منتظرا كان كمن هو فى الفسطاط الذى للقائم

"تم میں سے جو اس امرِ غیبت کا انتظار کرتے ہوئے دنیا سے چلا جائے وہ ایسے کہ گویا قائم آلِ محمدؐ کے خیمے میں ہو۔" (المحاسن: ۱۷۳/۳؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳۰۲/۳)

﴿حدیث: ۱۶﴾

جناب ابو بصیرؒ سے روایت نقل ہوئی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں کہ جس کے بغیر خدا بندے کا کوئی عمل بھی قبول نہیں کرتا؟

میں نے عرض کی: کیوں نہیں!

تو ارشاد فرمایا:

شهادة ان لا اله الا الله، و ان محمدا عبده، الاقرار بما امر الله، و الولاية لنا، و البرأة من اعدائنا، و التسليم لهم، والورع و الاجتهاد و الطمأنينة، و الانتظار للقائم علیہ السلام.

"یہ شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی بندگی کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے عبد ہیں۔ اُن چیزوں کا اقرار کرنا جن کا حکم دیا ہے۔ ہم سے ولایت و محبت اور ہمارے دشمنوں سے بیزاری کا اظہار کرنا، محمد و آلِ محمدؐ کے حکم کو تسلیم کرنا، تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرنا، (خدا کے دین کو سمجھنے میں) وقت و محنت سے کام لینا، (خدا اور اس کے خاص بندوں کے ذکر سے) اطمینانِ قلب حاصل کرنا اور قائم آل

https://downloadshiabooks.com/

محمدؐ کا انتظار کرنا۔"

پھر فرمایا:

ان لنا دولة يجيء الله بها اذا شاء.

"بے شک حکومت ہمارا حق ہے، تو جب اس کی مشیت ہوگی وہ اسے قائم کرے گا۔"

اس کے بعد فرمایا:

من سره ان يكون من اصحاب القائم عليه السلام فلينتظر وليعمل بالورع و محاسن الاخلاق، وهو منتظر، فان مات و قام القائم عليه السلام بعده كان له من الاجر مثل اجر من ادركه، فجدوا و انتظروا، هنيئاً لكم ايها العصابة المرحومة

"جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کا شمار قائم آلِ محمدؐ کے اصحاب میں ہو تو اسے چاہیے کہ ان کے ظہور کا منتظر رہے، تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرے، اور اپنے امام کا منتظر ہونے کے ساتھ خود کو اچھے اخلاق سے آراستہ کرے۔ چنانچہ اگر اس طرح وہ دنیا سے چلا گیا اور قائمؑ کا قیام اس زندگی کے بعد ہوا تو اسے بھی وہی اجر ملے گا جو امام کے لشکر میں شامل ہونے والے کا ہوگا۔ لہٰذا خود کو استوار کرنے میں خوب محنت و سعی سے کام لو اور (اپنے امام کے ظہور کے) منتظر رہو۔ اے خدا کی رحمت سے سرشار جماعت! تجھے مبارک ہو۔"

(اثبات الہداۃ: ۳/۵۳۶؛ بحار الانوار: ۵۲/۱۴۰؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/۴۱۷)

(حدیث: ۱۷)

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے، آپؑ نے فرمایا:

"جب تک زمین و آسمان ساکن ہیں، اس وقت تم بھی خاموشی اور سکون کے ساتھ رہو۔ یعنی کسی کے مقابلے میں بھی خروج نہ کرو۔ بے شک تمہارا معاملہ خدا سے مخفی

نہیں ہے مگر یہ کہ یہ خدائے عزوجل کی طرف ایک نشانی ہے، نہ کہ لوگوں کی طرف سے۔ آگاہ رہو کہ یہ (یعنی ظہورِ امامؑ) سورج سے بھی زیادہ واضح و روشن ہے اور کسی نیک یا بدکار سے چھپا ہوا نہیں۔ کیا تمہیں صبح کی پہچان نہیں؟! بلاشبہ یہ صبح روشن کی طرح واضح و آشکار ہے اور اس پر کوئی پردہ نہیں۔" (بحار الانوار: ۵۲/۱۳۹)

عالی قدر قارئین! توجہ فرمائیے! مذکورہ بالا فرامین میں آئمہ اطہار علیہم السلام کس قدر صاف الفاظ میں غیبت کے زمانے سے متعلقہ ہدایات اور اس دور میں اہل ایمان کی ذمہ داری بیان کی ہے۔ یہاں ان ذواتِ مقدسہؑ نے اس امر الٰہی کے ظاہر ہونے کا انتظار کرنے اور صبر و ثابت قدمی دکھانے کی تلقین کی، اس میں جلدی چاہنے والوں کو مورد ہلاکت اور اہل اسلام کو کامیاب ہونے والا بتایا، ان میں صبر و استقامت کا مظاہرہ کرنے والوں کی تعریف و حوصلہ افزائی کی اور ان کی ثابت قدمی کو قصر کے اپنے ستونوں پر قائم و برقرار رہنے کے ساتھ تشبیہ دی۔

خدا آپ پر رحم کرے! اپنے آئمہ کی تعلیمات کو اپناؤ، ان کے احکام کی اطاعت اور ان کے حکم کی تعمیل کرو۔ ان کی بتائی ہوئی حدود سے آگے نہ جاؤ اور ان لوگوں میں سے نہ ہو، جنہیں ہوائے نفس اور عجلت بازی نے بے کار کر دیا اور حرص انہیں نورِ ہدایت سے دور لے گئی۔ خدا سے دعا ہے کہ مجھے اور میرے تمام بھائیوں کو اپنی امان میں رکھے۔ (آمین!)

https://downloadshiabooks.com/

باب نمبر 12

دورِ غیبت میں شیعوں کی تفرقہ بازی اور اہلِ حق کا کم تعداد میں ہونا

﴿حدیث:۱﴾

امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ عثمان کے قتل کیے جانے کے بعد جب امیر المومنین کی بیعت کی گئی تو آپؑ نے منبر پر بیٹھ کر فرمایا:

الا ان بلیتکم قد عادت کھیئتھا یوم بعث الله نبیه صلی الله علیه و آله و سلم، والذی بعثه بالحق لتبلبلن بلبلة، و لتغربلن غربلة حتی یعود اسفلکم اعلاکم، و اعلاکم اسفلکم، و لیسبقن سابقون کانوا قصروا، و لیقصرن سباقون کانوا سبقوا، والله ما کتمت وسمة و لا کذبت کذبة، ولقد نبئت بهذا المقام وهذا الیوم

"اے لوگو! سن لو کہ رسول خدا کی بعثت والے دن کی مانند تمہاری آزمائش دوبارہ پلٹ کر آ گئی ہے۔ اس خدا کی قسم! جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا تمہیں ضرور ایک عظیم فتنے و اضطراب کا سامنا کرنا ہوگا۔ حتی کہ تم میں سے حقیر و بے وقعت افراد بلند مرتبہ ہو جائیں گے اور شان و شوکت والے پستی میں چلے جائیں گے۔ جو پیچھے رہ گئے وہ سبقت کر جائیں گے اور جو سبقت کرنے والے تھے وہ پیچھے رہ جائیں گے۔ اللہ کی قسم! میں نے کوئی نشانی پوشیدہ نہیں چھوڑی اور نہ ہی اس میں جھوٹ کہا ہے۔ مجھے اس مقام اور دن کے بارے میں پہلے ہی خبر دی جا چکی تھی۔" (بحار الانوار: ۳۲/۳۶)

﴿حدیث:۲﴾

معمر بن خلاد سے روایت ہے کہ امام علی رضا نے اس آیت کریمہ:

(اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ يُّتۡرَكُوۡۤا اَنۡ يَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَهُمۡ لَا يُفۡتَنُوۡنَ﴿۲﴾)

کی تلاوت کر کے فرمایا: (کچھ سمجھتے ہو کہ) فتنہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی: قربان جاؤں! ہماری نظر میں تو اس سے مراد دین میں فتنہ ہے۔ اس پر امام نے فرمایا: لوگوں کو اس طرح آزمائش کی بھٹی میں ڈالا جائے گا جیسے سونے کو آگ کی بھٹی میں ڈالا جاتا ہے۔ پھر فرمایا: انہیں اسی طرح خالص کیا جائے گا جیسے سونے کو آلائشوں سے پاک کیا جاتا ہے۔ (بحار الانوار: ۵۲/۱۱۵)[1]

﴿حدیث:۳﴾

امام محمد باقر سے مروی ہے، آپؑ نے ارشاد فرمایا: بے شک تمہاری اس حدیث سے لوگوں کے دل کانپ جاتے ہیں۔ اور وہ اسے پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ لہٰذا جو تمہاری بیان کردہ حدیث کا اقرار کرے اس سے مزید بیان کرو اور جو اس کا انکار کر دے اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔ بلاشبہ ایک فتنہ لازماً کھڑا ہوگا جس میں ہر دوست و ہمراز ساتھ چھوڑ جائے گا۔ حتی کہ وہ بھی چلا جائے گا جو بال کی کھال نکالتا ہے۔ یہاں تک کہ ہم اور ہمارے شیعہ ہی باقی رہ جائیں گے۔ (بحار الانوار: ۵۲/۱۱۵)

﴿حدیث:۴﴾

---

[1] کیا لوگوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ وہ صرف اس بات پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ وہ کہہ دیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور ان کا امتحان نہیں ہوگا۔ (سورہ عنکبوت: ۲)

https://downloadshiabooks.com/

ہم سے بیان کیا ابو سلیمان احمد بن ہوذہ باہلی نے وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا ابو اسحاق ابراہیم بن اسحاق نہاوندی نے ۲۷۳ھ میں وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن حماد انصاری نے سن ۲۲۹ھ میں۔ انہوں نے نقل کیا ایک شخص سے وہ کہتا ہے امام صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے ایک شخص آپ کی خدمت میں گیا اور عرض کرنے لگا: قربان جاؤں! خدا کی قسم! میں آپ اور آپ کے حامیوں سے بہت محبت کرتا ہوں۔ (سبحان اللہ!) میرے آقا! آپ کے شیعہ کس قدر زیادہ ہیں؟"

امام نے فرمایا: بتاؤ وہ کون ہیں؟ اس نے کہا: بہت زیادہ ہیں۔

امام نے فرمایا: کیا تم انہیں گن سکتے ہو؟ اس نے کہا: وہ شمار سے باہر ہیں۔

اس پر امام نے فرمایا:

اما لو كملت العدة الموصوفة ثلاث مائة و بضعة عشر كان الذي تريدون . و لكن شيعتنا من لا يعدو صوته سمعه و لا شحناؤه بدنه . و لا يمدح بنا معلنا . و لا يخاصم بنا قاليا . و لا يجالس لنا عائبا . و لا يحدث لنا ثالبا . و لا يحب لنا مبغضا . و لا يبغض لنا محبا

"سنو! اگر تین سو دس سے اوپر کی وہ تعداد پوری ہو جائے جس کی صفت بیان کی گئی ہے، تو وہ ہو جائے گا جو تم کرنا چاہتے ہو۔ مگر (یاد رکھو کہ) ہمارے شیعہ وہ ہیں جن کی آواز ان کے کانوں سے آگے نہیں جاتی اور ان کا بغض ان کے بدن سے باہر نہیں نکلتا۔ وہ سب کے سامنے ہماری تعریف سے گریز کرتے ہیں اور ہمارے دشمن کے ساتھ ہماری وجہ سے جھگڑا نہیں کرتے۔ وہ ہماری تنقیص کرنے والے کے پاس نہیں بیٹھتے اور ہماری برائی کرنے والے سے بات نہیں کرتے

ہیں اور وہ ہمارے دشمن سے دوستی نہیں رکھتے اور نہ ہمارے دوست سے دشمنی۔"

پھر میں نے عرض کی: ان شیعوں کے بارے میں آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں جو ایسی صفات سے مختلف ہیں مگر اس کے باوجود بھی شیعہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں؟

فرمایا:

فيهم التمييز و فيهم التمحيص و فيهم التبديل . يأتي عليهم سنون تفنيهم و سيف يقتلهم . و اختلاف يبددهم .

"ان میں امتیاز پیدا کیا جائے گا، انہیں الگ الگ کیا جائے گا، خالص و غیر خالص میں تفریق کی جائے گی اور ان میں رد و بدل واقع ہو گا۔ قحط سالی انہیں فنا کر دے گی، ان پر تلوار کی کاٹ پڑے گی، اور ان کا اختلاف انہیں تباہ و برباد کر دے گا۔ بے شک ہمارے شیعہ وہ ہیں جو کتے کی طرح آواز نہیں نکالتے، نہ کووں کی مانند لالچی ہوتے ہیں، اور نہ کسی کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہیں خواہ بھوک سے مر ہی جائیں۔"

میں نے پوچھا: ایسے شیعہ میں کہاں تلاش کروں؟

امام نے فرمایا:

اطلبهم في اطراف الارض . اولئك الخفيض عيشهم . المنتقلة دارهم . الذين ان شهدوا لم يعرفوا . و ان غابوا لم يفتقدوا . و ان مرضوا لم يعادوا . و ان خطبوا لم يزوجوا . و ان ماتوا لم يشهدوا . اولئك الذين في اموالهم يتواسون . و في قبورهم يتزاورون . و لا تختلف اهواؤهم و ان اختلفت بهم البلدان

"انہیں زمین کے مختلف حصوں میں تلاش کرو، ان لوگوں کا طرزِ زندگی سادہ ہوتا ہے

https://downloadshiabooks.com/

اور کوئی مستقل ٹھکانہ نہیں ہوتا۔ یہ وہ ہوتے ہیں کہ جب کہیں موجود ہوں تو کوئی انہیں پہچانتا نہیں، اگر کہیں چلے جائیں کوئی ڈھونڈتا نہیں۔ بیمار ہوں تو کوئی پوچھتا نہیں، خواستگاری کریں تو کوئی رشتہ نہیں دیتا اور اگر دنیا سے چلے جائیں تو کوئی ان کے جنازے پر نہیں آتا۔ یہ اپنے اموال کے ذریعے ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور اپنی قبروں میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔ ان کی خواہشات مختلف نہیں ہوتیں، خواہ ان کی رہائش کے علاقے الگ الگ ہوں۔"

(بحار الانوار: ۸/ ۳۴۳؛ معجم احادیث الامام المہدی: ۳/ ۱۰)

﴿حدیث: ۵﴾

معمر اسدی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:..... (یہ حدیث وہی ہے جو اوپر گزری ہے۔ البتہ اس میں یہ الفاظ اضافی موجود ہیں:)

وان رأوا مؤمنا اكرموه، وان رأوا منافقا هجروه، وعند الموت لا يجزعون، وفي قبورهم يتزاورون.

"اگر وہ مومن کو دیکھیں تو اس کی تعظیم کرتے ہیں اور اگر منافق کو دیکھیں تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ موت کے وقت وہ غم واندوہ ظاہر نہیں کرتے (بلکہ بڑے اطمینان کے ساتھ اپنے پروردگار کی ملاقات کو جاتے ہیں) اور اپنی قبروں میں ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں۔" اس کے بعد حدیث وہی ہے جیسے اوپر گزر چکی ہے۔ (سابقہ حوالہ جات)

﴿حدیث: ۶﴾

جناب ابو بصیرؓ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: قائم آل محمدؑ کے ساتھ اہل عرب میں سے بہت کم لوگ ہوں گے؟

اس پر کسی نے عرض کی: اس امر کی باتیں کرنے والے تو بہت ہیں! (یعنی بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بھی قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کے لشکر کا حصہ ہوں گے۔)

تو امام نے فرمایا: لوگوں کو آزمایا جاتا ہے ایک لازمی امر ہے تاکہ ان میں سے اچھے برے میں تمیز ہو جائے اور مخلص کو غیر مخلص سے الگ کیا جائے۔ عنقریب اس امتحان میں بہت سے لوگ نکل جائیں گے۔ (بحار الانوار: ۵/ ۲۱۹؛ الکافی: ۱/ ۳۷۰ و دلائل الامامہ: ۲۴۴؛ العدد القویہ: ۷۳؛ اثبات الہداۃ: ۳/ ۵۳)

﴿حدیث: ۷﴾

ہمیں خبر دی علی بن حسین نے، وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا محمد بن یحییٰ عطار نے، وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا محمد بن حسان رازی نے، وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا محمد بن علی کوفی نے، انہوں نے نقل کیا حسن بن محبوب سے، انہوں نے ابو المغرا سے، انہوں نے جناب عبداللہ بن یعفورؓ سے، انہوں نے سنا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

عرب کے سرکشوں کے اس شر سے ہلاکت ہے جو قریب آچکا ہے۔

میں نے عرض کی: قربان جاؤں! قائم آل محمدؑ کی رکاب میں اہل عرب کس قدر ہوں گے؟ تو جواب میں فرمایا: بہت کم۔

میں نے کہا: خدا کی قسم! ان میں سے بہت سے افراد اس امر (ظہور قائم) کی باتیں کرتے ہیں؟!

اس پر امام نے فرمایا:

"لوگوں کو آزمایا جانا، ان میں اچھے و برے کا فرق کیا جانا اور صحیح کو غلط سے جدا کیا جانا لازمی ہے۔ اس چھان بین میں ان میں سے بہت سے لوگ الگ ہو جائیں گے۔"

انہی الفاظ کے ساتھ یہ حدیث ہم سے شیخ کلینی نے بیان کی، انہوں نے ...

https://downloadshiabooks.com/

اور حسن بن محمد سے نقل کیا، انہوں نے جعفر بن محمد سے، انہوں نے قاسم بن اسماعیل سے، انہوں نے حسن بن علی سے، انہوں نے ابو المغرا سے اور انہوں نے ابن ابی یعفور سے انہوں نے امام صادق علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا۔ (آگے حدیث وہی ہے جو بیان ہو چکی ہے۔)

(حدیث:۸)

جناب ابو بصیر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ کی قسم! تم میں اچھے و برے کی تمیز ضرور کی جائے گی، اللہ کی قسم! تمہاری چھان پھٹک ضرور ہوگی۔ اللہ کی قسم! تمہیں اس طرح لازماً خالص کیا جائے گا جیسے گندم سے فاسد گھاس پھوس الگ کیا جاتا ہے۔

(بحار الانوار: ۵۲ / ۱۱۳؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳ / ۲۱۵)

(حدیث:۹)

عمیرہ بنت نفیل سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام حسین علیہ السلام کی زبان مطہر سے سنا، آپؑ نے ارشاد فرمایا:

لا یکون الامر الذی تنتظرونه حتی یبرأ بعضکم من بعض، و یتفل بعضکم فی وجوه بعض، و یشهد بعضکم علی بعض بالکفر، و یلعن بعضکم بعضا.

"وہ امر واقع نہ ہوگا جس کا تمہیں انتظار ہے، حتی کہ تم میں بعض، بعض سے اظہار بیزاری کا اظہار کریں، ایک دوسرے کے منہ پر تھوکیں، ایک دوسرے کے کافر ہونے کی گواہی دیں اور ایک دوسرے پر لعنت کریں۔"

میں نے پوچھا: اس زمانے میں بھلائی کس بات میں ہوگی؟

تو امام نے فرمایا: اس زمانے میں تمام خیر اس امر میں ہوگی کہ قائم آل محمدؑ قیام

کریں اور ان سب باتوں کا خاتمہ کر دیں۔

(الخرائج والجرائح: ۳ / ۱۱۵۳؛ عقد الدرر: ۹۳؛ منتخب الانوار: ۳۰)

(حدیث:۱۰)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل ہوئی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: یہ امر اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک تم ایک دوسرے کے منہ پر نہ تھوکو، ایک دوسرے پر لعنت نہ کرو اور ایک دوسرے کو کذاب نہ کہو۔ (بحار الانوار: ۵۲ / ۱۳۳)

(حدیث:۱۱)

مالک بن ضمرہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم الجھا کر فرمایا:

اے مالک بن ضمرہ! اس وقت تم کیا کرو گے جب شیعہ اس طرح ایک دوسرے سے اختلاف کریں گے؟!

میں نے پوچھا: پھر اس وقت بھلائی کس بات میں ہوگی؟

فرمایا: اے مالک! ساری بھلائی اسی وقت ہی ظاہر ہوگی۔ اس وقت ہمارے قائم عجل اللہ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو ان کا مقابلہ ستر افراد کے ساتھ ہوگا جو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر بہتان تراشیں گے۔ چنانچہ قائم آل محمدؑ ان سب کو واصل جہنم کر دیں گے۔ اس کے بعد خداوند عالم سب کو ایک امر پر اکٹھا کر دے گا۔

(اثبات الہداۃ: ۳ / ۵۳۸؛ بحار الانوار: ۵۲ / ۱۱۵؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳ / ۳۰۲)

(حدیث:۱۲)

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

اے شیعان آل محمدؑ! تمہیں لازماً اس طرح آزمایا جائے گا جس طرح آنکھ کو صاف

https://downloadshiabooks.com/

کرنے کے لیے اس میں سرمہ ڈالا جاتا ہے۔ جو شخص سرمہ ڈالتا ہے اسے یہ تو پتا ہوتا ہے کہ اس نے کب ڈالا، لیکن یہ معلوم نہیں ہوتا ہے کہ نکلے گا کب؟ اسی طرح انسان صبح ہماری شریعت پر ہوگا تو شام کو کسی اور پر ہوگا۔ شام کو ہماری شریعت پر ہوگا تو صبح ہونے سے پہلے اس سے نکل جائے گا۔ (بحار الانوار: ۵۲/۱۰۱)

(حدیث: ۱۳)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے، آپؑ نے ارشاد فرمایا:

واللہ! لتکسرن تکسر الزجاج، وان الزجاج لیعاد فیعود کما کان، واللہ! لتکسرن تکسر الفخار، وان الفخار لیتکسر فلا یعود کما کان، و واللہ! لتغربلن، و واللہ لتمیزن، و واللہ! لتمحصن حتی لا یبقی منکم الا الاقل، صعر کفہ

"خدا کی قسم! تم کانچ کی طرح ٹوٹ کر کرچی کرچی ہو جاؤ گے۔ اور کانچ جب ٹوٹتا ہے اور اسے دوبارہ اپنی حالت میں واپس لایا جاتا ہے۔ تو وہ اپنی سابقہ حالت پہ آجاتا ہے۔ اللہ کی قسم! تم ٹھیکری کی مثل ٹوٹ جاؤ گے، اور ٹھیکری جب ٹوٹ جاتی ہے تو پھر اپنی پہلے والی حالت پر نہیں آتی۔ اللہ کی قسم! تمہیں آزمایا جائے گا، اللہ کی قسم! تم میں سے اچھے کو برے سے الگ کیا جائے گا، اللہ کی قسم! تمہاری جانچ و پڑتال ضرور ہوگی۔ حتی کہ تم میں بہت کم لوگ رہ جائیں گے اور ان کے ہاتھ مڑ جائیں گے۔ (یعنی وہ کمزور و بے بس ہوں گے۔)" (بحار الانوار: ۵۲/۱۰۱؛ بشارۃ الاسلام: ۱۲۴؛ منتخب الاثر: ۳۱۵)

محترم برادران ایمانی! امیر المومنین علیہ السلام اور دیگر آئمہ طاہرینؑ کی زبان سے صادر ہونے والے ان فرامین میں خوب غور و فکر کرو اور جن چیزوں سے انہوں نے خبردار کیا ہے، ان کے بارے میں محتاط رہو۔ جیسے سرکار باقر العلومؑ نے فرمایا کہ ایک شخص صبح کے وقت

ہماری شریعت پہ چل رہا ہوگا تو شام ہوتے ہی اس کی شریعت بدل جائے گی، اور شام کو ہماری شریعت پہ ہوگا تو صبح ہونے سے پہلے کسی اور شریعت کو اپنا لے گا۔ یہ فرمان دلیل ہے کہ بہت سے لوگ امامت کے عقیدے سے منحرف ہو کر کوئی دوسرا عقیدہ اختیار کر لیں گے۔

صادق آل محمدؑ نے اپنے فرمان: [خدا کی قسم! تم کانچ کی طرح ٹوٹ کر کرچی کرچی ہو جاؤ گے۔ اور کانچ جب ٹوٹتا ہے اور اسے دوبارہ اپنی حالت میں واپس لایا جاتا ہے۔ تو وہ اپنی سابقہ حالت پہ آجاتا ہے۔ اللہ کی قسم! تم ٹھیکری کی مثل ٹوٹ جاؤ گے، اور ٹھیکری جب ٹوٹ جاتی ہے تو پھر اپنی پہلے والی حالت پر نہیں آتی۔] میں شیعہ مومنین کو خبردار کیا ہے۔ کہ انہیں ایک فتنہ درپیش ہوگا جس میں وہ اس عقیدے سے پھر جائیں گے، مگر بعد میں خدا انہیں ہدایت دے گا اور وہ اپنی سابقہ حالت پہ واپس آجائیں گے۔ جس طرح شیشہ ٹوٹتا ہے، اور اسے جوڑا جاتا ہے تو وہ جڑ جاتا ہے۔ ان میں بعض ایسے بھی ہوں گے جو اس عقیدے سے منحرف ہوں گے تو توبہ سے پہلے ہی انہیں موت آجائے گی۔ ان کی مثال اس ٹھیکری کی سی ہے جو ٹوٹ جائے تو اسے سابقہ حالت پر واپس نہیں لایا جا سکتا۔ خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں صراط مستقیم پر قائم رکھے اور ہر پیش آنے والے فتنے سے اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ (آمین!)

(حدیث: ۱۴)

ابراہیم بن ہلال سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: قربان جاؤں! میرے والد اس امر (انتظار قائمؑ) پر دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں اور اب جیسا کہ آپؑ کے سامنے ہے، میں بھی مرنے کے قریب پہنچ چکا ہوں۔ مگر آپؑ نے مجھے اس کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔

تو امامؑ نے فرمایا: اے ابو اسحاق! تو جلدی کر رہا ہے! میں نے کہا: بے شک۔ خدا کی قسم! میں جلدی کر رہا ہوں، لیکن ایسا کیوں نہ ہو، جبکہ میں اپنی عمر کے آخری حصے میں پہنچ

https://downloadshiabooks.com/

گیا اور آپ بھی دیکھ رہے ہیں کہ میں نے بڑی کے عالم میں قدم رکھا ہوا ہے۔

اس پر امام نے فرمایا: اللہ کی قسم! اے ابو اسحاق! یہ اس وقت تک نہیں ہو گا جب تک کہ تم میں اچھے و برے کی تمیز نہ ہو اور تمہارا امتحان نہ لے لیا جائے حتیٰ کہ تم میں بہت تھوڑے لوگ باقی رہ جائیں۔ اس کے بعد امام نے اپنی ہتھیلی کو تیز کر دیا۔

(بحار الانوار: ۵۲ / ۱۱۳؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳ / ۲۲)

﴿حدیث: ۱۵﴾

صفوان بن یحییٰ سے مروی ہے کہ امام علی رضاؑ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! جس چیز کی طرف تم نے آنکھیں لگائی ہوئی ہیں وہ اس وقت تک نہیں ہو گی جب تک تمہیں آزما نہ لیا جائے اور تم میں سے اچھے و برے کے درمیان تمیز نہ ہو۔ اور تم میں (رذالہ رذالہ) بہت کم لوگ باقی رہ جائیں۔ (بحار الانوار: ۵۲ / ۱۱۳)

﴿حدیث: ۱۶﴾

ہمیں خبر دی احمد بن محمد بن سعید نے، وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا ابو عبداللہ جعفر بن عبداللہ محمدی نے اپنی کتاب سے ۲۶۸ھ میں، وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا محمد بن منصور صیقل نے، انہوں نے نقل کیا اپنے والد سے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں امام محمد باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے پاس کچھ لوگ تشریف فرما تھے۔ ان کے ساتھ میں بھی وہاں بیٹھ گیا۔

ہم ایک دوسرے کے ساتھ باتیں کر رہے تھے اور امام اپنے کسی صحابی کی طرف متوجہ تھے۔ پھر امام نے اپنا رخ ہماری طرف کیا اور فرمایا: تم کس بھول میں پڑے ہوئے ہو؟ نہیں، ہرگز نہیں! جس چیز کی طرف تم اپنی گردنیں جھکائے ہوئے ہو وہ نہیں ہو گی یہاں تک کہ تمہاری خوب آزمائش کی جائے۔ نہیں، بالکل نہیں! جس چیز کی طرف تم نے اپنی گردنیں لمبی کر رکھی ہیں وہ اس وقت تک نہیں ہو گی، جب تک کہ تم میں اچھا و برا سے

الگ نہ کیا جائے، نہیں، کسی صورت نہیں! جس چیز کی طرف تم نے اپنی گردنیں پھیلا رکھی ہیں وہ اس وقت تک نہ ہو گی جب تک تمہیں معیار پر پرکھ نہ لیا جائے، نہیں، کوئی راہ نہیں! جس چیز کی طرف تم نے گردنیں لمبی کی ہوئی ہیں وہ نہ ہو گی مگر مکمل طور پر نا امید ہو جانے کے بعد۔ نہیں، بالکل بھی نہیں! جس چیز کی طرف تم نے گردنیں جھکا رکھی ہیں وہ اس وقت تک نہ ہو گی جب تک کہ شقی، بدبخت کو نہ پا لے اور سعادت مند کو نیکی کو نہ پا لے۔

ہم سے بیان کیا محمد بن یعقوب نے، انہوں نے نقل کیا محمد بن حسن اور علی بن محمد سے، انہوں نے نقل کیا سہل بن زیاد سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے منصور بن صیقل سے، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں: میں حارث بن مغیرہ اور ہمارے کچھ دیگر ساتھی امام محمد باقرؑ کی صحبت میں موجود تھے۔ ہم امام کے اتنا قریب تھے کہ آپ ہماری باتوں کی آواز سن رہے تھے۔ البتہ اس میں ایک لفظ کا اضافہ ہے وہ یمین (قسم) ہے۔

﴿حدیث: ۱۷﴾

جناب اصبغ بن نباتہؓ سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیؑ نے ارشاد فرمایا:

كونوا كالنحل في الطير، ليس شيء من الطير إلا وهو يستضعفها، ولو علمت الطير ما في أجوافها من البركة لم تفعل بها ذلك. خالطوا الناس بألسنتكم وأبدانكم، وزايلوهم بقلوبكم وأعمالكم. فوالذي نفسي بيده ما ترون ما تحبون حتى يتفل بعضكم في وجوه بعض، وحتى يسمي بعضكم بعضا كذابين، وحتى لا يبقى منكم (أو قال: من شيعتي) إلا كالكحل في العين، والملح في الطعام. وسأضرب لكم مثلا وهو مثل رجل كان له طعام فنقاه وطيبه، ثم

https://downloadshiabooks.com/

ادخله بيتاً و ترى فيه ماشاء الله. ثم عاد اليه، فاذا هو قد اصابه السوس. فاخرجه و نقاه و طيبه ثم اعاده الى البيت فتركه ما يشاء الله. ثم عاد اليه فاذا هو قد اصابه طائفة السوس، و كذلك انتم تميزون حتى لا يبقى منكم الا عصابة لا تضرها الفتنة شيئا

"ایسے بن جاؤ جیسے پرندوں میں شہد کی مکھی ہوتی ہے۔ ہر پرندہ اسے ضعیف و بے وقعت سمجھتا ہے، لیکن اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ اس کے پیٹ میں کتنی برکتیں پوشیدہ ہیں تو وہ اس کے ساتھ ایسا نہ کریں۔ لوگوں کے ساتھ اپنی زبان و بدن دونوں سے میل جول رکھو اور اپنے دلوں اور بہترین اخلاق کے ساتھ ان سے جدا رہو۔ اس کی ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے تم جو چیز دیکھنا چاہتے ہو اسے نہ دیکھ پاؤ گے اس وقت تک کہ تم ایک دوسرے کے منہ پر نہ تھوکو اور ایک دوسرے کو کذاب نہ کہو۔ حتیٰ کہ تم میں (یا فرمایا: میرے شیعوں میں) اتنے ہی لوگ راہ راست پر باقی رہ جائیں گے جتنا آنکھ میں سرمہ ہوتا ہے اور جتنا کھانے میں نمک ہوتا ہے۔ میں تمہارے لیے ایک مثال بیان کرتا ہوں۔ وہ یہ کہ اگر ایک شخص کے پاس گندم ہو وہ اسے پاک و صاف کرکے گھر میں رکھے اور یہ امید رکھے کہ خدا کرے گا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ لیکن جب وہ واپس آ کر دیکھے تو اس میں کیڑے پڑ گئے ہوں۔ پھر وہ ان کیڑوں کو گندم سے نکالے اور اسے دوبارہ صاف کرکے گھر میں رکھ دے۔ اور کہے کہ اللہ کرے گا اسے کچھ نہیں ہوگا۔ لیکن جب وہ واپس آ کر دیکھے تو اب کی بار اس میں پہلے کی نسبت بہت زیادہ کیڑے موجود ہوں۔ چنانچہ وہ پھر سے اسے صاف کرے اور اسی طرح صاف کرکے دوبارہ اسی جگہ رکھ دے۔ پس وہ اس عمل کو بار بار دہرائے

یہاں تک کہ گندم کا صرف کھلیان باقی رہ جائے جسے کیڑے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اسی طرح تم سے بھی کمزور افراد کو الگ کیا جاتا ہے، یہاں تک کہ تم میں صرف وہ جماعت باقی رہ جائے گی جسے فتنہ کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔"

ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا علی بن حسن تیملی نے، وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا حسن کے بیٹوں محمد اور احمد نے، انہوں نے نقل کیا اپنے والد سے، انہوں نے ثعلبہ بن میمون سے، انہوں نے ابو کہمس وغیرہ سے، انہوں نے مرفوعاً امیر المومنین سے۔ (آگے اسی کے مثل ہے۔ نیز یہ روایت کتاب کے شروع میں بھی ذکر ہوئی ہے۔)

(بحار الانوار: ۵۲/۱۱۵؛ بشارۃ الاسلام: ۵۰؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/۳۰)

(حدیث ۱۸)

حضرت ابو بصیرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ہمارے شیعوں کی مثال غلے کے اس کھلیان کی سی ہے۔ جسے کیڑے کھانا شروع کریں تو اسے کیڑوں سے پاک کیا جائے۔ پھر اسے کیڑا لگ جاتا ہے تو اسے دوبارہ کیڑوں سے پاک کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کا وہی حصہ باقی رہ جاتا ہے جسے کیڑا نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اسی طرح ہمارے شیعوں میں سے بھی کمزور افراد کو الگ کیا جائے گا اور ان کی اب آزمائش ہوگی یہاں تک کہ ان میں صرف وہی جماعت باقی بچے گی جسے فتنہ کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ (بحار الانوار: ۵۲/۱۱۶)

(حدیث ۱۹)

صادق آل محمدؑ نے اپنے والد بزرگوار سرکار باقر العلومؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: مومنوں کو سخت امتحان سے گزرنا پڑے گا۔ پھر خدا اپنے پاس ان میں سے اچھے افراد کو بروں سے الگ کرے گا۔ بے شک خداوند عالم نے اہل ایمان کو دنیا کی

https://downloadshiabooks.com/

آزمائشوں اور سختیوں سے مستثنیٰ نہیں کیا۔ البتہ اس نے ان کو دنیا میں بے بصیرتی اور آخرت میں بدبختی سے امان میں رکھا۔

اس کے بعد فرمایا: امام علی زین العابدین علیہ السلام اپنے شیعوں کو ایک دوسرے کے قریب رکھتے اور فرماتے تھے کہ ہمارے شیعہ انبیاء کے شیعوں کی طرح ہیں۔

(بحارالانوار ج۵۲ ص۲۰۰)

(حدیث:۲۰)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے انہوں نے فرمایا:

لو قد قام القائم عليه السلام لانكره الناس. لانه يرجع اليهم شابا موفقا لا يثبت عليه الا مؤمن قد اخذ الله ميثاقه في الذر الاول

"اگر قائم قیام کریں تو لازمی بات ہے کہ (بہت سے) لوگ ان کا انکار کریں گے۔ کیونکہ اس وقت وہ جوان اور مناسب عمر کے دکھائی دیں گے۔ ان کی امامت پر وہی ثابت رہے جس سے خدا خلقت اولیٰ میں عہد لے چکا ہوگا۔" (بحارالانوار ج۵۲ ص۲۸۰)

یہ حدیث ارباب فکر و نظر کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ امام زمانہ کی غیبت کو بہت طویل سمجھ کر اس کا انکار کر دیں گے، اور اس عقیدے سے منحرف ہو جائیں گے۔ جیسا کہ آئمہ طاہرین نے اس کے بارے میں پہلے ہی خبردار کر دیا ہے۔ ارشاد ہے:

تتفرق بهم المذاهب، و تتشعب لهم طرق الفتن، و يغترون بلمع السراب من كلام المفتونين. فاذا ظهر لهم بعد السنين التي يوجب مثلها في من بلغه الشيخوخة و الكبر، و حنو الظهر و ضعف القوى. شابا موفقا انكره من

كان في قلبه مرض، و ثبت عليه من سبقت له من الله الحسنى بما وفقه عليه، و قدمه اليه من العلم بحاله، واوصله الى هذه الروايات من قول الصادقين عليهما السلام فصدقها و عمل بها و تقدم عليه بما ياتي من امر الله و تدبيره فارتقبه غير شاك و لا مرتاب و لا متحير و لا مغتر بزخارف ابليس و اشياعه.

"مختلف طرح کے نظریات انہیں جدا جدا کر ڈالیں گے اور فتنوں کی راہیں انہیں آپس میں تقسیم کر دیں گی۔ وہ فتنہ پرور لوگوں کی باتوں سے ایسے دھوکہ کھا گئے ہیں جیسا تیز دھوپ میں ریت کی چمک سے فریب خوردہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب وہ اتنے سالوں کے بعد بھی جوان اور مناسب عمر کے دکھائی دیں گے حالانکہ فطرت کے ظاہری تقاضے کے مطابق تو انہیں ضعیف و کمزور اور پشت میں خم ہونا چاہیے تو جس کے دل میں بیماری ہوگی وہ ان کا انکار کر دے گا۔ اور جو شخص خدا کی طرف سے پہلے ہی آپ کی معرفت اور آپ کے حالات کے علم سے بہرہ ور ہو چکا ہوگا وہ آپ کی امامت پر قائم رہے گا اس کی تصدیق کرے گا اور اس کے مطابق عمل کرے گا۔ وہ خدا کے نافذ ہونے والے امر کے متعلق پہلے ہی جانتا ہوگا۔ لہٰذا بلا شک و تردید اور بغیر کسی شبہ و حیرت میں پڑے آپ کے ظہور کا منتظر رہے گا۔ شیطان اور اس کے پیچھے والے اپنے فریب کے جال میں نہ پھنسا پائیں گے۔"

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے انعام یافتہ بندوں میں سے قرار دیا اور ہمیں امام کے ظہور سے پہلے آثار و علامات کے متعلق راہنمائی کی۔

○○○○

https://downloadshiabooks.com/

باب نمبر 13

امام زمانہؑ کے اوصاف و کمالات اور ان کا قرآن میں تذکرہ

﴿حدیث:۱﴾

امام حسین علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک شخص مولا امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا امیر المومنینؑ! ہمیں اس مہدیؑ کے بارے میں کچھ بتائیے تو انہوں نے ارشاد فرمایا:

جس وقت جانے والے چلے جائیں گے، اہل ایمان کم رہ جائیں گے اور فتنہ پرور اپنی راہ لے لیں گے تو اس وقت ان کا ظہور ہوگا ہاں اسی وقت۔

سائل نے پوچھا: اے امیر المومنینؑ! وہ کس خاندان سے ہوں گے؟

آپؑ نے فرمایا:

من بنی هاشم، من ذروة طود العرب و بحر مغيضها اذا وردت، و مخفر اهلها اذا اتيت، و معدن صفوتها اذا اكتدرت، ولا يجبن اذا المنايا هلعت، ولا يخور اذا المنون اكتنعت، ولا ينكل اذا الكماة اصطرعت، مشمر مغلولب ظفر ضرغامة حصد مخدش ذكر، سيف من سيوف الله، رأس، قثم، نشؤ رأسه في باذخ السؤدد و عازر مجده في اكرم المحتد، فلا يصرفنك عن بيعته صارف

عارض ينوص الى الفتنة كل مناص، ان قال فشر قائل و ان سكت فذو دعائر.

"وہ بنی ہاشم سے ہوگا جو کہ عرب کا بلند ترین خاندان ہے (سخاوت و شرافت کا) بحر ایسا اکبار، اپنے خاندان کے لوگوں کی جائے پناہ اور ان کی دھندلاہٹ کو جلا بخشنے والا ہے۔ یہ خاندان اس وقت بھی بزدل نہیں ہوتا کہ جب اموات لوگوں پر حریص ہوجاتی ہیں۔ جب اجل کے وار نزدیک آتے ہیں تو یہ بلند عزم و ہمت کے ساتھ ان کا سامنا کرتا ہے اور جب اس کے جواں مرد جام مرگ پیتے ہیں تب بھی اس کا حوصلہ برقرار رہتا ہے۔ یہ قبیلہ سب سے بڑا شمشیر زن، کثیر تعداد اور کٹنے والا، میدان کا فاتح، شجاع ہے، پاک، ظلم کی جڑیں اکھاڑنے والا، صاحب مجد و کرامت اور مرد رزم گاہ ہے۔ وہ (یعنی امام مہدیؑ) خدا کی تلواروں میں سے ایک تلوار، سیادت و بزرگی کے حامل اور تمام اچھے اوصاف و کمالات سے متصف ہیں۔ ان کا سر امامت و قیادت کی بلند ترین چوٹیوں کے مقابلے میں نمایاں ہے اور ان کی بزرگی طیب و طاہر اصل میں ثابت و برقرار ہے۔ خبردار! کوئی مانع و رکاوٹ بننے والا تمہیں ان کی بیعت سے پھیر نہ دے۔ وہ (یعنی ان کی بیعت سے پھیرنے والا) فتنے میں غرق ہوگا۔ اس کی زبان سے شر کے سوا کوئی بات نہ نکلے گی اور بالفرض وہ خاموش رہا تو بھی شر و بغض اندر چھپائے رکھے گا (اور موقع پاتے ہی اپنا بیر اگل دے گا۔)"

اس کے بعد امامؑ نے اپنے خطاب کا رخ دوبارہ امام زمانہؑ کی صفات کی جانب موڑا اور ارشاد فرمایا:

اوسعكم كهفا، و اكثركم علما، و اوصلكم رحما، اللهم فاجعل بعثه خروجا من الغمة، و اجمع به شمل الامة، فان خار

https://downloadshiabooks.com/

اللہ لك فاعزم، ولا تنثن عنه ان وفقت له، ولا تجوزن عنه ان هديت اليه، هاه و اومأ بيده الى صدره شوقا الى رؤيته

"وہ تمہاری سب سے بڑی پناہ گاہ، سب سے زیادہ علم رکھنے والے اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔ اے میرے اللہ! ان کے ظہور کو پریشانیوں اور مشکلات سے نکلنے کا وسیلہ بنا اور ان کے ذریعے امت کے افتراق و انتشار کو وحدت میں تبدیل فرما۔ (پھر امام نے سائل کو مخاطب کر کے فرمایا:) اگر خدا تمہاری زندگی میں انہیں لے آئے تو ان پر پورا ایمان و یقین رکھنا۔ اگر تجھے ان کی ملاقات کی سعادت نصیب ہو تو خود کو اس سے محروم نہ رکھنا، اور ان کی طرف جانے والا تمہیں جو بھی راستہ بتایا جائے اس سے منحرف نہ ہونا۔ اس کے بعد مولا امیر المومنین نے آہ کھینچی (لمبا سانس لی) اور اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان کی زیارت کے اشتیاق کو ظاہر کیا۔" (اثبات الہداۃ: ۳/ ۵۳۸؛ بحار الانوار: ۵۱/ ۱۱۵؛ منتخب الاثر: ۳۰۹؛ معجم احادیث الامام المہدی: ۳/ ۵۹)

(حدیث: ۳)

ابو وائل سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے امام حسین علیہ السلام کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا:

ان ابني هذا سيد كما سماه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سيدا و سيخرج الله من صلبه رجلا باسم نبيكم يشبهه في الخلق و الخلق. يخرج على حين غفلة من الناس. اماتة للحق. و اظهار للجور. والله! لو لم يخرج لضربت

عنقه [1] يفرح بخروجه اهل السموات و سكانها وهو رجل اجلى الجبين. اقنى الانف. ضخم البطن. ازيل الفخذين. بفخذه اليمنى شامة افلج الثنايا. و يملأ الارض عدلا كما ملئت ظلما و جورا.

"میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ رسول خدا ﷺ نے اسے سید کہا ہے۔ عنقریب اس کی صلب سے خدا ایک شخص کو پیدا کرے گا جو تمہارے نبی کا ہم نام ہوگا اور صورت و سیرت میں ان کے مشابہ ہوگا۔ وہ اس وقت خروج کرے گا جب لوگ غفلت میں مبتلا ہوں گے، حق مٹ جائے گا اور ظلم و جور ہر جگہ پھیل جائے گا۔ اللہ کی قسم! اگر اس نے وقت سے پہلے خروج کیا تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔ اس کے ظہور سے آسمان والے اور اس کے مکین خوش ہوں گے۔ اس کی پیشانی کشادہ و نورانی، ناک پتلی اور درمیان سے اٹھی ہوئی، پیٹ آگے کی طرف بڑھا ہوا، پنڈلیاں چوڑی اور دائیں ران پر تل اور سامنے والے دانتوں کے مابین فاصلہ ہوگا۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جیسے وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔" (منتخب الاثر: ۱۲/ ۲۷؛ سنن ابی داؤد: ۴/ ۱۰۸؛ جامع الاصول: ۱۱/ ۴۹؛ ... ۲/ ۱۳؛ ... ۳/ ۲۷۸؛ مشکوٰۃ المصابیح: ۳/ ۲۴؛ ... ۲/ ۲۳۸؛ ... الطالب: ۳۰؛ ... ۲/ ۲۸؛ ... الجوامع: ۲/ ۳۵؛ کنز العمال: ۳/ ۲۶۳؛ عمدۃ ابن بطریق: ۲۳۳؛ ... الملاحم و الفتن لابن طاؤس: ۱۴۲)

[1] یہاں عربی متن میں تحریف معلوم ہوتی ہے، غالباً صحیح اس طرح ہے: لو خرج قبل حینه لضربت عنقه۔ اسی لیے ہم نے ترجمہ میں احتیاط سے کام لیا ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جاتا تو ... کے خلاف ہو جاتا۔ واللہ اعلم (مترجم)

https://downloadshiabooks.com/

﴿حدیث:۳﴾

حمران بن اعین سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقرؑ سے عرض کی: قربان جاؤں! میں مدینہ میں اس حال میں داخل ہوا کہ میرے کمربند میں ایک ہزار دینار تھے۔ میں نے خدا سے عہد کیا تھا کہ انہیں ایک ایک کر کے آپؑ کے دروازے پر لٹا دوں گا، یا پھر آپؑ میرے سوال کا جواب دیں۔

امامؑ نے فرمایا: اے حمران! پوچھو، تجھے تیرے سوال کا جواب ملے گا، اپنے دینار خرچ نہ کرنا۔

میں نے کہا: میں آپؑ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرابت کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، بتائیے اس امر کے مالک اور اسے قائم کرنے والے آپؑ ہیں؟!

امامؑ نے فرمایا: نہیں۔

میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپؑ پر قربان جائیں! پھر وہ کون ہے؟

فرمایا: اس کا چہرہ سرخی مائل سفید، آنکھیں معمولی اندر کی طرف دبی ہوں گی، بھنوؤں کی درمیانی جگہ ابھری ہوئی، کندھوں کی درمیان جگہ چوڑی، ان کے سر پہ بھوی اور چہرے پر ایک خاص طرح کی ہیبت موجود ہوگی۔ خدا موسیٰ پر رحم کرے۔

(اثبات الہداۃ: ۳/ ۵۳۸؛ بحار الانوار: ۵۱/ ۴۰؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/ ۲۳۷)

﴿حدیث:۴﴾

یہ روایت بھی اسی راوی سے نقل ہوئی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد باقرؑ سے سوال کیا کہ قائم آل محمدؑ آپ ہیں؟

انہوں نے جواب دیا: میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا ہوں اور خون ناحق کے قصاص کا مطالبہ کرنے والا ہوں۔ مگر خدا وہ کرے گا جو چاہے گا۔

میں نے دوبارہ یہی سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ تمہارا امام کیا کرے گا جس کا پیٹ آگے نکلا ہوا ہے اور سر پر بھوی ہے۔ وہ خدا کا خوف رکھنے والوں کی اولاد ہے۔ اس کے بعد تین مرتبہ فرمایا: خدا فلاں پر رحم کرے! (سابقہ حوالہ جات)

﴿حدیث:۵﴾

جناب ابو بصیر نے وہیب بن حفص کے واسطے سے محمد بن عصام سے نقل کیا ہے کہ امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا: قائم آل محمدؑ کی دو نشانیاں ہیں۔ ایک ان کے سر پر خالی جگہ ہے، دوسرا ان کے سر میں خشکی کی بیماری ہے، ان کے دونوں کندھوں کے درمیان دائیں جانب ایک تل ہے۔ اور ان کے دائیں کندھے کی پچھلی طرف بڑی الائچی کے پتوں کی مانند ایک پتہ بنا ہوا ہے۔

(بحار الانوار: ۵۱/ ۴۱؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/ ۲۳۸)

امامؑ کی معرفت

﴿حدیث:۶﴾

ہمیں خبر دی محمد بن یعقوب نے، وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا ابو القاسم بن العلاء الہمدانی نے، انہوں نے مرفوعاً نقل کیا عبد العزیز بن مسلم سے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مرو میں امام علی رضاؑ کے پاس موجود تھے۔ اس سفر کے ابتدائی دنوں میں جمعہ کے روز ہم اور ہمارے ساتھی جامع مسجد میں بیٹھ کر ایک دوسرے کے ساتھ بحث و مباحثہ کرنے لگے۔ انہوں نے امامت کو اپنا موضوع گفتگو بنایا اور اس میں ایک دوسرے کے ساتھ اختلاف رائے کا اظہار کیا۔ یہ صورت حال دیکھ کر میں امام عالی مقامؑ کی خدمت میں گیا اور انہیں لوگوں کے اختلاف کی کیفیت کے بارے میں بتایا۔ یہ سن کر امامؑ مسکرائے اور ارشاد فرمایا:

https://downloadshiabooks.com/

يا عبد العزيز. جهل القوم و خدعوا عن آرائهم. ان الله تبارك اسمه لم يقبضه رسوله صلى الله عليه وآله وسلم حتى اكمل له الدين فانزل عليه القرآن فيه تفصيل كل شئ بين فيه الحلال والحرام. والحدود والاحكام. وجميع ما يحتاج الناس اليه كملا. فقال عزوجل (مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَٰبِ مِن شَيْءٍ) وانزل عليه في حجة الوداع وهي آخر عمره (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا). وامر الامامة من تمام الدين لم يمض حتى بين لامة معالم دينهم. واوضح لهم سبيلهم وتركهم على قول الحق. واقام لهم عليا علما واماما. وما ترك شيئا يحتاج اليه الامة الا بينه. فمن زعم ان الله لم يكمل دينه فقد رد كتاب الله وهو كافر هل يعرفون قدر الامامة و محلها من الامة فيجوز فيها اختيارهم ان الامامة اجل قدرا. واعظم شانا. واعلى مكانا وامنع جانبا. وابعد غورا من ان يبلغها الناس بعقولهم. او ينالوها بآرائهم. او يقيموا اماما باختيارهم. ان الامامة منزلة خص الله بها ابراهيم الخليل بعد النبوة. والخلة مرتبة ثالثة وفضيلة شرفه بها واشاد بها ذكره فقال عزوجل (إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا) فقال الخليل سرورا بها (قَالَ وَمِن ذُرِّيَّتِي). قال الله تعالى (لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ) فابطلت هذه الآية امامة كل ظالم الى يوم القيامة. وصارت في صفوة

ثم اكرمه الله عزوجل بان جعلها في ذريته اهل الصفوة والطهارة. فقال: (وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً وَكُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِينَ وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ) فلم تزل في ذريته يرثها بعض عن بعض قرنا فقرنا حتى ورثها النبي. فقال عزوجل (إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ) فكانت له خاصة. فقلدها عليا بامر الله عز اسمه على رسم ما فرضه الله فصارت في ذريته الاصفياء. الذين آتاهم الله العلم والايمان بقوله عزوجل: (وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَىٰ يَوْمِ الْبَعْثِ فَهَٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلَٰكِنَّكُمْ كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ) فهي في ولد علي خاصة الى يوم القيامة. اذ لا نبي بعد محمد. فمن اين يختار هؤلاء الجهال الامام. ان الامامة هي منزلة الانبياء وارث الاوصياء. ان الامامة خلافة الله و خلافة الرسول الله. و مقام امير المؤمنين. و ميراث الحسن والحسين. ان الامامة زمام الدين. ونظام امور مسلمين. وصلاح الدنيا. وعز المؤمنين ان الامامة هي اس الاسلام النامي. و فرعه السامي. بالامام تمام الصلاة و الزكاة و الصيام والحج والجهاد. وتوفير الفي. والصدقات وامضاء الحدود

https://downloadshiabooks.com/

والاحكام، ومنع الثغور والاطراف.

الامام يحل حلال الله، ويحرم حرام الله ويقيم حدود الله ويذب عن دين الله، ويدعو الى سبيل ربه بالحكمة والموعظة الحسنة والحجة البالغة.

الامام الشمس الطالعة المجللة بنورها العالم وهي في الافق بحيث لا تنالها الايدي والابصار.

الامام البدر المنير، والسراج الزاهر، والنور الساطع والنجم الهادي في غياهب الدجى، واجواز البلدان والقفار، ولجج البحار.

الامام: الماء العذب على الظما، والنور الدال على الهدى، والمنجي من الردى.

الامام: النار على اليفاع، الحار لمن اصطلى به، والدليل في المهالك، من فارقه فهالك.

الامام: السحاب الماطر، والغيث الهاطل، والشمس مضيئة، والسماء ظليلة، والارض البسيطة، والعين الغزيرة، والغدير والروضة.

الامام: الانيس الرفيق، والوالد الشفيق، والاخ الشقيق، والام البرة بالولد الصغير، ومفزع العباد في الداهية النآد.

الامام امين الله في خلقه، وحجته على عباده، وخليفته في

بلاده، والداعي الى الله، والذاب عن حرم الله.

الامام المطهر من الذنوب، والمبرا عن العيوب، المخصوص بالعلم، والموسوم بالحلم، نظام الدين، وعز المسلمين، وغيظ المنافقين، وبوار الكافرين.

الامام واحد دهره، لا يدانيه احد، ولا يعادله عالم، ولا يوجد منه بدل، ولا له مثل ولا نظير، مخصوص بالفضل كله من غير طلب منه له ولا اكتساب، بل اختصاص من المفضل الوهاب.

فمن ذا الذي يبلغ معرفة الامام او يمكنه اختياره؟ هيهات هيهات، ضلت العقول، وتاهت الحكماء، وتقاصرت الحلماء، وحصرت الخطباء، وجهلت العقول، وكلت الشعراء، وعجزت فاقرت بالعجز والتقصير، وكيف يوصف بكله، او ينعت بكنهه، او يفهم شيء من امره، او يوجد من يقوم مقامه ويغني غناه، لا كيف وانى وهو بحيث النجم من يد المتناولين ووصف الواصفين، فاين الاختيار من هذا؟ واين يوجد مثل هذا؟

اتظنون ان ذلك يوجد في غير آل الرسول محمد، كذبتهم والله انفسهم ومنتهم الاباطيل، فارتقوا مرتقى صعبا دحضا تزل عنه الى الحضيض اقدامهم، راموا اقامة الامام بعقول حائرة بائرة ناقصة، وآراء مضلة، فلم

https://downloadshiabooks.com/

يزدادوا منه الا بعداً. لقد راموا صعباً، وقالوا افكاً، وضلوا ضلالاً بعيداً، ووقعوا في الحيرة اذ تركوا الامام عن بصيرة، وزين لهم الشيطان اعمالهم فصدهم عن السبيل وكانوا مستبصرين.

رغبوا عن اختيار الله واختيار رسول الله واهل بيته الى اختيارهم، والقرآن يناديهم: ﴿وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾، و يقول عز وجل: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ ...الآية﴾ و قال: ﴿مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝ أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ۝ إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ۝ أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۙ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ۝ سَلْهُمْ أَيُّهُم بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ ۝ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِن كَانُوا صَادِقِينَ﴾ وقال: ﴿أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا﴾ ام طبع الله على قلوبهم فهم لا يفقهون ام ﴿قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۝ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۝ وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَّأَسْمَعَهُمْ ۖ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوا وَّهُم مُّعْرِضُونَ﴾ ام ﴿قَالُوا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا﴾ بل هو ﴿ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ

الْعَظِيمِ﴾

فكيف لهم باختيار الامام، والامام عالم لا يجهل وراع لا ينكل، معدن القدس والطهارة والنسك والزهادة والعلم والعبادة، مخصوص بدعوة الرسول، ونسل المطهرة البتول، لا مغمز فيه في نسب ولا يدانيه ذو حسب، في البيت من قريش، والذروة من هاشم، والعترة من الرسول، والرضا من الله عز وجل، شرف الاشراف، والفرع من عبد مناف، نام العلم، كامل الحلم، مضطلع بالامامة، عالم بالسياسة، مفروض الطاعة، قائم بأمر الله، ناصح لعباد الله، حافظ لدين الله.

ان الانبياء والائمة صلوات الله عليهم يوفقهم من مخزون علمه وحكمه ما لا يؤتيه غيرهم، فيكون علمهم فوق علم اهل كل زمان في قوله عز وجل: ﴿أَفَمَن يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَن يُتَّبَعَ أَمَّن لَّا يَهِدِّي إِلَّا أَن يُهْدَىٰ ۖ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ﴾ و قوله: ﴿وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا﴾ و قوله في طالوت: ﴿قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۖ وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾ وقال لنبيه: ﴿وَأَنزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا﴾

وقال في الائمة من اهل بيت نبيه وعترته وذريته صلوات

https://downloadshiabooks.com/

الله علیهم اجمعین: (أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۖ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا ۝ فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ صَدَّ عَنْهُ ۚ وَكَفَىٰ بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا ۝).

وان العبد اذا اختاره الله عزوجل لامور عباده شرح صدره لذالك، واودع قلبه ينابيع الحكمة، والهمه العلم الهاما فلم يع بعده بجواب، ولا يحيد فيه عن صواب فهو معصوم، مويد، موفق مسدد، قد امن من الخطايا والزلل والعثار يخصه الله بذالك ليكون حجته على عباده وشاهده على خلقه و(ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝).

فهل يقدرون على مثل هذا فيختارونه او يكون مختارهم هذه الصفة فيقدمونه. تعدوا وبيت الله الحق، ونبذوا كتاب الله وراء ظهورهم كانهم لا يعلمون، وفي كتاب الله الشفاء والهدى، فنبذوه واتبعوا اهواءهم، فذمهم الله تعالى ومقتهم واتعسهم، فقال جل وعز: (ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝) و قال: (فَتَعْسًا لَهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝) و قال: (كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝).

اے عبدالعزیز! یہ لوگ جاہل ہیں اور اپنی آراء کے بھنور میں پھنسے ہوئے ہیں۔

بیشک اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ خدا نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جب تک ان کا دین کامل نہ کر دیا۔ چنانچہ اس نے آپ پر قرآن (یعنی) کتاب نازل کی جس میں ہر چیز کی تفصیل ذکر ہے۔ اس میں حلال و حرام، حدود و احکام اور ان تمام چیزوں کا بیان ہے جن کی لوگوں کو ضرورت ہے۔ جیسا کہ وہ ارشاد فرماتا ہے: مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ (ہم نے اس کتاب میں کسی چیز کے بیان کو ادھورا نہیں چھوڑا۔ الانعام: ۳۸) اور پھر اس نے آپ کی زندگی کے آخری حصے میں حجۃ الوداع میں یہ وحی نازل کی:

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ

"آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کی اور اسلام کو تمہارے لیے بطور دین پسند کیا۔" (المائدہ: ۳)

امر امامت دین کی تکمیل ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے اس وقت گئے جب انہوں نے امت کے لیے دین کی تعلیمات کو اچھی طور پر واضح کر کے بیان کیا، ان کے لیے ہدایت کی راہیں اور حق بات پر چھوڑا اور علی امیر المومنین کو ان کے لیے (ہدایت کا) امام مقرر کیا اور ہر اس چیز کی پوری پوری وضاحت کر دی جس کی امت کو احتیاج تھی۔ لہٰذا جو شخص یہ کہے کہ خدا نے اپنے دین کو کامل نہیں کیا تو اس نے کتاب خدا کی رد کی اور کتاب خدا کا رد کرنے والا کافر ہے۔ کیا ان لوگوں کو منصب امامت کی قدر و منزلت کا کوئی اندازہ ہے یا انہیں خبر بھی ہے کہ امت میں امامت کا مرتبہ کیا ہے کہ اس میں ان کی رائے و انتخاب کی کوئی حیثیت ہو؟ امامت کی قدر و منزلت اس سے کہیں بالاتر ہے کہ لوگوں کی عقلیں اس تک پہنچ سکیں، یا وہ اپنی آراء سے اس کا ادراک کر سکیں، یا اپنی مرضی سے کسی کو امام بنا سکیں۔ یہ وہ مقام ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو نبوت کے بعد عطا فرمایا

جبکہ ان کا خلیل خدا ہونا ایک تیسرا مرتبہ ہے۔ یہ (منصب امامت) ان کے لیے ایک فضیلت وشرف تھا، جس سے خدا نے ان کو مشرف کیا اور ان کے ذکر کو بلندی عطا کی۔ چنانچہ اس نے جناب ابراہیمؑ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: میں آپؑ کو لوگوں کا امام بنا رہا ہوں۔ یہ سن کر خلیل خدا خوش ہو گئے اور عرض کی کہ کیا میری اولاد میں سے بھی کسی کو اس مرتبے پر فائز کرے گا؟ تو ارشاد قدرت ہوا: میرا یہ عہدہ ظالموں کو نہیں ملے گا۔ سو اس آیت کریمہ نے تا قیامت ہر ظالم کی امامت کو باطل قرار دیا اور خدا کے خاص بندوں کا حصہ ٹھہرا دیا۔ پھر خدائے عزوجل نے ان پر مہربانی کرتے ہوئے ان کی ذریت میں برگزیدہ اور باطہارت افراد کو اس مرتبے سے نوازا۔ جیسا کہ وہ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے:

وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ ۖ وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِينَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ ۖ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ ﴿٧٣﴾

"اور ہم نے انہیں اسحاق علیہ السلام جیسا فرزند عطا کیا، اور یعقوبؑ، جو ان کی مانگی دعا کے علاوہ تھا۔ اور ان سب کو ہم نے نیک وکار بنایا۔ ہم نے انہیں (لوگوں کا) امام بنایا۔ سو یہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے، اور ہم نے ان پر اعمال خیر بجالانے، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی بابت وحی کی۔ اور وہ سب ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔" (سورۃ الانبیاء: ۷۲، ۷۳)

پھر یہ منصب ان کی ذریت میں وراثت کے طور پر جاری رہا، اور یکے بعد دیگرے اس منصب پر فائز ہوتے رہے، یہاں تک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے میراث میں پایا۔ اس وقت ارشاد رب العزت ہوا:

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ

آمَنُوا ۗ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٨﴾

"بے شک سب لوگوں سے زیادہ حضرت ابراہیمؑ کے قریب وہ ہے جو ان کی اتباع کرے، اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایمان لانے والے، اور اللہ مومنوں کا ولی ہے۔" (آل عمران)

یہ عہدہ بطور میراث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے خاص تھا، پھر آپؐ نے بامر خدا مولا علی امیر المومنینؑ کو اس منصب پر فائز کیا، جیسا کہ خدا نے اسے پہلے ہی سے ان کے لیے لکھ دیا تھا۔ ان کے بعد یہ جلیل القدر عہدہ ان کی ذریت میں سے ان برگزیدہ و ستودہ صفات ہستیوں کو منتقل ہوتا رہا جنہیں خدا نے علم وایمان کی نعمت سے نوازا تھا۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے:

وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَىٰ يَوْمِ الْبَعْثِ ۖ

"اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا ہے وہ کہیں گے کہ تم لوگ کتاب خدا کے مطابق قیامت کے دن تک ٹھہرے رہے۔" (سورۃ روم: ۵۶)

اس فرمان خدا کی روشنی میں یہ عہدہ تا قیامت اولاد علیؑ میں ہی رہے گا۔ کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔ بنابریں ان جاہلوں کو کیا حق حاصل ہے کہ اپنا امام خود ہی بنا لیں؟!

کچھ شک نہیں کہ امامت انبیاءؑ کا عہدہ اور اوصیاءؑ کی میراث ہے۔ امامت، اللہ و رسولؐ کی خلافت، امیر المومنینؑ کا مقام اور حسنین کریمینؑ کی میراث ہے۔ یہ دین کا سر رشتہ، مسلمانوں کے امور کو منظم کرنے کا ذریعہ، دنیا کی خوشحالی اور اہل ایمان کی عزت وسرفرازی کا ذریعہ ہے۔ یہ اسلام کی محکم ترین اساسوں اور بلند پایہ فروعات میں سے ایک ہے۔ امام کے وجود کی برکت سے ہی نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج اور جہاد کی تکمیل ہوتی ہے، غنائم وصدقات

https://downloadshiabooks.com/

وافر مقدار میں اکٹھے ہوتے ہیں، حدود و احکام کو نافذ ہوتا ہے اور اسلامی مملکت کی سرحدوں اور اس کی مختلف اطراف کی حفاظت کی جاتی ہے۔

امام خدا کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام کرتا ہے، حدود الٰہیہ کو قائم کرتا ہے، دین خدا کا دفاع کرتا ہے، حکمت، اچھی نصیحت اور مضبوط دلیل سے اپنے پروردگار کی جانب دعوت دیتا ہے۔

امام ایک طلوع کرنے والے آفتاب کی مثل ہے کہ جس کی روشنی سے پورا عالم روشن ہو جاتا ہے۔ جبکہ وہ افق میں ایک ایسے مقام پر موجود ہوتا ہے کہ ہاتھوں اور آنکھوں کی اس تک رسائی نہیں ہو سکتی۔

امام ایک پرنور چاند، روشن چراغ، فضا، محیط میں پھیلنے والی روشنی اور ہدایت کرنے والا ستارہ ہے جو تاریکیوں کے پردوں، آبادیوں اور ویرانوں کے راستوں اور سمندروں کی گہرائیوں میں صحیح سمت دکھاتا ہے۔

امام، پیاس کی شدت میں مثل آب شیریں ہے۔ یہ ایسا نور ہے جو ہدایت کی راہ دکھاتا ہے اور ہلاکت میں امان عطا کرتا ہے۔

امام بمقام بلند پر شعلہ و آتش کی طرح ہے، تاپنے والے کے لیے ذریعہ تپش اور ہلاکتوں سے بچنے میں راہنمائی کرنے والا ہے۔ جو اسے چھوڑ دے وہ ہلاکت میں پڑنے والا ہوتا ہے۔

امام ابر رحمت، تیز برسنے والی بارش، شمس تاباں، سایہ دار آسمان، پھیلی ہوئی زمین، چھلکتا ہوا چشمہ، خوبصورت نہر اور حسین باغ کی مانند ہوتا ہے۔

امام، ایک مونس و مہربان دوست، شفیق والد، چاہنے والے بھائی اور چھوٹے بچے سے پیار کرنے والی ماں کی طرح ہوتا ہے۔ اور ہولناک خطروں میں بندوں کے لیے جائے امان ہے

امام، خدا کی مخلوق میں اس کا امین، بندوں پر اس کی حجت، اس کے شہروں میں خلیفہ

گران، اس کی طرف بلانے والا اور اس کے حرم کی حفاظت کرنے والا ہوتا ہے۔

امام، گناہوں سے پاک اور عیوب سے مبرا ہوتا ہے۔ وہ علم کے ساتھ مخصوص حلم سے موسوم ہوتا ہے۔[1] وہ دین کے نظام کو چلانے والا، مسلمانوں کو غلبہ و طاقت عطا کرنے والا، منافقوں کو غضب کا نشانہ بنانے والا اور کافروں کو نابود کرنے والا ہوتا ہے۔

امام، یکتائے روزگار ہوتا ہے۔ اس کی نہ کوئی برابری کرسکتا ہے، نہ کوئی علم میں اس کا جبلی ہوتا ہے اور نہ اس جیسا کوئی اور ہوتا ہے۔ اس میں بے مثل و بے نظیر ہوتا ہے۔ وہ تمام تر فضیلت و برتری کا حامل ہوتا ہے۔ حالانکہ اس نے اسے کسی سے طلب کیا ہوتا ہے اور نہ اس کے لیے کوئی محنت و مشقت کی ہوتی ہے۔ بلکہ اس پر یہ خداوند سبحان کی عنایت ہوتی ہے۔

اب بتاؤ کس میں اتنا دم خم ہے کہ وہ امام کی معرفت حاصل کر سکے یا کسی کو امام بنا سکے؟! نہیں، ہرگز نہیں۔ یہاں عقلاء و زمانہ انگشت بدنداں ہیں، صاحبان حکمت ورطۂ حیرت میں پڑے ہوئے ہیں، اہل حلم کی بصیرت نارسا ہے، خطباء کی زبانیں گنگ ہیں، ارباب شعور کا ادراکات بے بہرہ ہیں، شعراء کے تخیل بے بس ہیں، ادیبوں کے افکار عاجز ہیں، بولنے والوں کی زبانیں مقفل ہیں کہ اس کی شان کے کسی پہلو یا فضیلت کے کسی گوشے کو بیان کرسکیں!! لہٰذا یہ سب اس کے بارے میں اپنی عاجزی و درماندگی کا اقرار کرتے ہیں۔ سو جب اس کے ایک نکتے کو بھی سمجھنا ناممکن ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اسے مکمل طور پر سمجھ لیا جائے، یا اس کی حقیقت بیان کی جائے، یا اس کی تہ تک رسائی ہو، یا اس کی جگہ کسی کو بٹھایا جائے جو اس کا قائم مقام ہو اور اس کی ضرورت کو پورا کر دے؟!! آخری

[1] امام کے علم کے ساتھ مخصوص ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کسی سائل کے جواب میں لاعلمی کا اظہار نہیں کرتا۔ اور حلم سے موسوم ہونے کا مطلب یہ کہ وہ اپنے صبر و تحمل کے ذریعے پہچانا جاتا ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

کیوں اور کیسے۔۔۔ وہ دامن پکڑنے والوں اور بولنے والوں کے بیان کے مقابل نشانے
کی سی نسبت رکھتا ہے۔ اس بنا پر لوگوں کے لیے کیسے ممکن ہے کہ اس کا انتخاب کر سکیں یا
شعور وادراک میں اتنی سکت کہاں کہ اسے سمجھ سکیں؟! اس کی مثال کیسے مل سکتی ہے؟!

کیا تم لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یہ عظیم الشان منصب آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کے علاوہ
لوگوں کا حصہ ہے۔ خدا کی قسم ایسا کہنے والوں نے اپنے آپ کو جھٹلایا اور ان کی باطل
خرافات نے انہیں اپنے جال میں پھنسا لیا۔ چنانچہ وہ ایسی بلند چوٹی پر چڑھ گئے کہ
جہاں سے قدم اکھڑ رہے ہیں اور وہ گرنے والے ہیں۔ انہوں نے اپنی حیران و پریشان
اور ناقص عقلوں اور گمراہ کن آراء کے بل بوتے پر امام مقرر کرنے کی کوشش کی۔ اس کے نتیجے
میں انہیں حق سے دوری کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آیا۔ یہ اقدام اٹھا کر وہ بری طرح پھنسے۔
سراسر جھوٹ اور خلاف حق بات کی اور کھلم کھلا گمراہی اور حیرت و سراسیمگی میں مبتلا ہوئے۔
یہ اس کی سزا ہے کہ انہوں نے جان بوجھ کر امام حق سے روگردانی کی اور شیطان نے ان کی
کارستانیوں کو ان کی نظروں میں سجایا، انہیں راہ راست سے منحرف کر دیا۔ حالانکہ وہ حقیقت
حال سے بھی اچھی طرح واقف تھے۔

انہوں نے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ اور ان کے اہل بیت کے انتخاب کو چھوڑ کر خود سے
امت کا امام منتخب کیا۔ حالانکہ قرآن بالکل واضح الفاظ میں بیان کرتا ہے کہ ہدایت کے
منصب پر فائز کرنے کا اختیار کسی کے پاس نہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ
وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝

"اور آپ کا پروردگار جسے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور پسند کرتا ہے۔ ان لوگوں کو کسی
کا انتخاب کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ خدا ان کے شرک سے پاک اور بلند و برتر

ہے۔" (القصص: ۶۸)

سورۂ احزاب میں آیا ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ
يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ

"اور کسی مومن مرد یا عورت کو اختیار نہیں ہے کہ جب خدا اور رسول کسی امر کے
بارے میں فیصلہ کر دیں تو وہ بھی اپنے امر کے بارے میں صاحب اختیار بن
جائے۔" (۳۶)

ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری ہوتا ہے:

مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝ أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ۝
إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ۝ أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَىٰ
يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۙ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ۝ سَلْهُمْ أَيُّهُمْ بِذَٰلِكَ
زَعِيمٌ ۝ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِنْ كَانُوا
صَادِقِينَ ۝

"تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسا فیصلہ کر رہے ہو۔ یا تمہاری کوئی کتاب ہے جس میں یہ
سب پڑھا کرتے ہو۔ کہ وہاں تمہاری پسند کی ساری چیزیں حاضر ملیں گی۔ یا تم نے
ہم سے روز قیامت تک کی قسمیں لے رکھی ہیں کہ تمہیں وہ سب کچھ ملے گا جس کا تم
فیصلہ کرو گے۔ ان سے پوچھئے کہ ان سب باتوں کا ذمہ دار کون ہے۔ یا ان کے لئے
شرکاء ہیں تو اگر یہ سچے ہیں تو اپنے شرکاء کو لے آئیں۔" (سورۂ القلم: ۳۶ تا ۴۱)

سورۂ محمد میں خدا فرماتا ہے:

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ۝

https://downloadshiabooks.com/

"تو کیا یہ لوگ قرآن میں ذرا بھی غور نہیں کرتے ہیں یا ان کے دلوں پر قفل پڑے ہوئے ہیں۔"

بلکہ کیا خدا نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے کہ انہیں کچھ سمجھ نہیں آتا؟! یا وہ یہ کہتے ہیں: "ہم نے سن لیا، حالانکہ وہ سنتے نہیں، بلاشبہ خدا کے نزدیک سب سے بدترین جانور وہ بہرے اور گونگے ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔ اگر خدا کو ان کے کچھ اچھا کرنے کا علم ہوتا تو وہ ضرور انہیں (حق بات) سننے کی توفیق دیتا۔ لیکن اب اگر وہ ان کو حق بات سنوا دے تو وہ منہ دوسری طرف کر لیں گے اور صرف نظر کر لیں گے۔" یا وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور تسلیم نہیں کیا؟! جبکہ حقیقت میں امام برحق کی امامت کا اقرار خدا کا خاص فضل ہے اور وہ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے بہرہ مند کرتا ہے۔ [1]

لوگوں کو کیونکر حق پہنچتا ہے کہ وہ امام کا انتخاب کر لیں، جبکہ امام ایسا عالم ہوتا ہے کہ وہ کسی چیز سے جاہل و لاعلم نہیں ہوتا اور ایسا ولی و نگہبان ہوتا ہے کہ سستی و غفلت کا مظاہرہ نہیں کرتا۔ وہ تقدیس و طہارت، عبادت و زہادت اور علم و عبادت کا سرچشمہ ہوتا ہے۔ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کو پانے والا اور بتول مطہرہ کی ذریت سے ہوتا ہے۔ اس کے نسب میں کوئی خفاء ہوتا ہے اور نہ اس کے خاندان قریش میں کوئی صاحب حسب اس کی برابری کر سکتا ہے۔ وہ بنی ہاشم میں سب سے بلند مرتبہ، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عترت، خدائے عز وجل کی رضا، اشراف کا شرف، عبد مناف کی شاخ، تمام چیزوں کا علم رکھنے والا، سب سے بڑا بردبار، منصب امامت سے اچھی طرح عہدہ برآ ہونے والا، تدبیر و سیاست کا علم رکھنے والا، واجب الاطاعت، امر الٰہی کو قائم کرنے والا، بندگان خدا کی خیر خواہی کرنے

[1] یہ اقتباسات درج ذیل سورتوں سے لیے گئے ہیں: سورۃ الانفال: ۲۱ تا ۲۳، سورۃ البقرہ آیت: ۹۳ اور سورۃ الحدید: ۲۱۔

والا اور دین خدا کی حفاظت کرنے والا ہوتا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ انبیاء کرام اور آئمہ طاہرین کو خاص توفیق سے نوازتا ہے اور انہیں اپنے مخزون علم و حکمتوں سے وہ چیزیں عنایت کرتا ہے جو دوسرے لوگوں کے حصے میں نہیں آتیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا علم تمام اہل زمانہ کے علم سے اوپر ہوتا ہے۔ جیسا کہ اس نے حسب ذیل آیات میں اس کا بیان کیا ہے:

أَفَمَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لَا يَهِدِّي إِلَّا أَنْ يُهْدَى ۖ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝

"تو جو حق کی ہدایت کرتا ہے وہ واقعا قابل اتباع ہے یا جو ہدایت کرنے کے قابل بھی نہیں ہے مگر یہ کہ خود اس کی ہدایت کی جائے تو آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے اور تم کیسے فیصلے کر رہے ہو۔" (سورۃ یونس)

وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ۗ

"اور جسے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دے دی گئی۔" (سورۃ البقرۃ: ۲۶۹)

اسی سورت میں حضرت طالوت کے واقعہ میں آیا ہے:

قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۖ وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝

"نبی نے جواب دیا کہ انہیں اللہ نے تمہارے لئے منتخب کیا ہے اور علم و جسم میں وسعت عطا فرمائی ہے اور اللہ جسے چاہتا ہے اپنا ملک دے دیتا ہے کہ وہ صاحب وسعت بھی ہے اور صاحب علم بھی۔"

سورۃ النساء میں خداوند متعال نے اپنے حبیب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا:

https://downloadshiabooks.com/

وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ۝

"اور اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور آپ کو ان تمام باتوں کا علم دے دیا ہے جن کا علم نہ تھا اور آپ پر خدا کا بہت بڑا فضل ہے۔"

اسی سورت میں ایک مقام پر وہ اپنے نبی ﷺ کے اہل بیت اطہار اور ان کی ذریت سے ہونے والے آئمہ علیہم السلام کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۖ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا ۝ فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ صَدَّ عَنْهُ ۚ وَكَفَىٰ بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا ۝

"کیا وہ لوگوں سے اس وجہ سے حسد کرتے ہیں کہ جو خدا نے ان کو اپنے فضل سے عطا کیا۔ تو بلاشبہ ہم نے آل ابراہیم کو کتاب و حکمت دی اور انہیں ملک عظیم عطا کیا۔ پھر ان میں سے کچھ لوگ اس پر ایمان لائے اور کچھ نے دوسروں کو اس سے روکا۔ اور ایسا کرنے والوں کے لیے دہکتی ہوئی جہنم کافی ہے۔" (اس کی تفسیر میں حکمت کے بعد نبوت کا بھی تذکرہ ہے۔)

یقیناً خدا جب کسی شخص کو اپنے بندوں کے امور کے لیے منتخب کر لیتا ہے تو اس کا سینہ ان کاموں کے لیے کھول دیتا ہے۔ اس کے دل میں حکمت کے چشمے پیدا کر دیتا ہے اور اسے علم اس طرح الہام کرتا ہے کہ وہ کسی بھی سوال کے جواب میں خاموش نہیں رہتا۔ اور نہ ہی کسی بات کے بارے میں کسی الجھن میں پڑتا۔ وہ معصوم ہوتا ہے اور اسے خدا کی خاص تائید اور راہنمائی حاصل ہوتی ہے۔ وہ خطاؤں، لغزشوں اور لرزشوں سے امان میں رہتا ہے۔

خدا اسے اس خاص ہدایت سے اس لیے بہرہ ور کرتا ہے تاکہ وہ اس کے بندوں پر حجت اور اس کی مخلوق پر شاہد ہو۔ اور یہ خدا کا ایک خصوصی فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے اس سے نوازتا ہے۔ بے شک وہ بڑے فضل کا مالک ہے۔

کیا لوگ یہ اختیار رکھتے ہیں کہ وہ ایسی جلیل القدر صفات کی حامل شخصیت کو ڈھونڈ کر اس کا انتخاب کر سکیں؟ یا اس کا منتخب کردہ شخص ان صفات سے متصف ہو سکتا ہے؟! خدا کے گھر کی قسم ان لوگوں نے حق سے تجاوز کیا اور اللہ کی کتاب کو یوں پس پشت ڈال دیا کہ گویا جانتے ہی نہیں۔ کتاب خدا میں (جسمانی و روحانی بیماریوں کی) شفا اور ہدایت کا سامان موجود ہے۔ مگر انہوں نے اسے نظر انداز کر دیا اور اپنی خواہشات کی پیروی کرنے لگے۔ اسی پر خدا نے ان کی مذمت کی، ان سے نفرت کا اظہار کیا اور ان کی ہلاکت و بربادی کا اعلان کیا جیسا کہ وہ فرماتا ہے:

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

"اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہے جو خدائی ہدایت کے بغیر اپنی خواہشات کا اتباع کرے۔ جب کہ اللہ ظالم قوم کی ہدایت کرنے والا نہیں ہے۔" (القصص)

سورۂ محمد میں اس کا ارشاد ہے:

فَتَعْسًا لَهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝

"ان کے لیے ہلاکت ہے اور خدا نے ان کے اعمال برباد کر دیے تھے۔"

ایک اور مقام پر ارشاد باری ہے:

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝

"وہ اللہ اور صاحبان ایمان کے نزدیک سخت نفرت کے حقدار ہیں اور اللہ اسی طرح

https://downloadshiabooks.com/

ہر مغرور اور سرکش انسان کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔(سورۃ غافر)"
(اکمال الدین :۶۷۵؛ معانی الاخبار : ۹۲؛ عیون اخبار الرضاؑ : ۲۱۶؛ امالی شیخ صدوق: ۵۳۶؛ ینابیع المعاجز: ۳۲۹)

(حدیث:۷)

اسحاق بن غالب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آئمہ طاہرینؑ کے احوال وصفات کے بارے میں یہ خطبہ ارشاد فرمایا:

ان الله تعالى اوضح بائمة الهدى من اهل بيت نبيه عن دينه ، وابلج بهم عن سبيل منهاجه وفتح لهم عن باطن ينابيع علمه ، فمن عرف من امة محمد واجب حق امامه وجد حلاوة ايمانه ، وعلم فضل طلاوة اسلامه . ان الله تعالى نصب الامام علما لخلقه ، وجعله حجة على اهل طاعته . البسه الله تاج الوقار ، وغشاه من نور الجبار ، يمد بسبب الى السماء لا ينقطع عنه مواده . ولا ينال ما عند الله الا بجهة اسبابه ، ولا يقبل الله الاعمال للعباد الا بمعرفته ، فهو عالم بما يرد عليه من مشكلات الدجى ، ومعميات السنن ، ومشتبهات الفتن . فلم يزل الله يختارهم لخلقه من ولد الحسين ، من عقب كل امام . فيصطفيهم كذلك ويجتبيهم ، ويرضى بهم لخلقه ويرتضيهم لنفسه . كلما مضى منهم امام نصب عزوجل لخلقه اماما علما بينا ، وهاديا منيرا ، واماما قيما ، وحجة وعالما ائمة من الله يهدون بالحق وبه يعدلون ، حجج الله ودعاته ورعاته

على خلقه يدين بهديهم العباد ، وتستهل نورهم البلاد ، وينمو بركتهم التلاد ، جعلهم الله حياة للانام ، ومصابيح للظلام ، ومفاتيح للكلام ، ودعائم للاسلام ، جرت بذلك فيهم مقادير الله على محتومها .

فالامام هو المنتخب المرتضى ، والهادى المجتبى ، والقائم المرتجى ، اصطفاه الله بذلك واصطنعه على عينه فى الذر حين ذرا ، وفى البرية حين برا ، ظلا قبل خلقه نسمة عن يمين عرشه محبوا بالحكمة فى علم الغيب عنده اختاره بعلمه ، وانتجبه لطهره بقية من آدم ، وخيرة من ذرية نوح ، ومصطفى من آل ابراهيم ، وسلالة من اسماعيل ، وصفوة من عترة محمد . لم يزل مرعيا بعين الله يحفظه بملائكته ، مدفوعا عنه وقوب الغواسق ، ونفوث كل فاسق ، مصروفا عنه قوارف السوء ، مبرا من العاهات ، محجوبا عن الآفات ، معصوما مصونا من الفواحش كلها ، معروفا بالحلم والبر فى يفاعه ، منسوب الى العفاف والعلم والفضل عند انتهائه ، مسندا اليه امر والده ، صامتا عن المنطق فى حياته . فاذا انقضت مدة والده وانتهت به مقادير الله الى مشيئته ، وجاءت الارادة من عند الله فيه الى محبته ، وبلغ منتهى والده ، فمضى وصار امر الله اليه من بعده ، وقلده الله دينه ، وجعله الحجة على عباده ، وقيمه فى بلاده ، وايده بروحه واعطاه علمه واستودعه سره ، وانتدبه

https://downloadshiabooks.com/

لعظيم امره، وابانه فضل بيان علمه ونصبه علما لخلقه وجعله
حجة على اهل عالمه، وضياء لاهل دينه، واسترعاه لدينه
واحيى به مناهج سبيله، وفرائضه وحدوده، فقام بالعدل عند
تحير اهل الجهل، وتحبير اهل الجدل بالنور الساطع، والشفاء
البالغ، بالحق الابلج، والبيان اللائح من كل مخرج على طريق
المنهج، الذي مضى عليه الصادقون من آبائه فليس يجهل حق
هذا العالم الا شقي ولا يجحده الا غوي ولا يدعه الا جري على الله

"بے شک خدا وند متعال نے اپنے نبی ﷺ کے اہل بیت سے ہونے والے ائمہ کے ذریعے اپنے دین کو واضح اور اپنی شریعت کی راہوں کو نمایاں کیا۔ اس نے ان کے لیے اپنے علم کے چشموں سے پردہ ہٹا کر ان کی حقیقت ظاہر کر دی۔ لہٰذا امت محمدیہ میں سے جو شخص اپنے امام کے واجب حق کی معرفت حاصل کرے وہ ایمان کی مٹھاس کو پا لیتا ہے اور اسلام کے حسن کی فضیلت کا ادراک کر لیتا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے امام کو اپنی مخلوق کے لیے ہدایت کا ایک نشان اور اپنے اطاعت گزاروں پر حجت بنایا ہے۔ اسے وقار و متانت کا تاج پہنایا اور اسے جبار کے نور سے ڈھانپ دیا۔ وہ اسے ایک سبب کے ذریعے آسمان کی طرف پھیلائے رکھتا ہے اور اس کا علم اس سے جدا نہیں ہوتا ہے۔ خدا کے پاس جو کچھ ہے اسے اس کے وسیلے کے بغیر حاصل کرنا ممکن ہے اور نہ اس کی معرفت کے بغیر خدا لوگوں کے اعمال قبول کرتا ہے۔ وہ ان تمام مشکلات، گنجلک و پیچیدہ مسائل اور مختلف فتنوں سے اچھی طرح آگاہ ہوتا ہے جو اس کو درپیش آتے ہیں۔ چنانچہ خداوند متعال انہیں امام حسینؑ کی ذریت سے ہونے والے ہر امام کی نسل سے منتخب کرتا رہا۔ اس کے بعد بھی انہیں ہی مقرر کرے گا اور ان کا انتخاب جاری رکھے گا۔ وہ انہیں اپنی مخلوق کی ہدایت

کے لیے اہل و موزوں بناتا ہے اور انہیں اپنے لیے منتخب کرتا ہے۔ جب بھی ان میں سے کوئی امام دنیا سے جاتا ہے وہ اپنی مخلوق کے لیے اس کی جگہ کسی اور کو امام مقرر کرتا ہے جو واضح نشان، پرنور ہادی، نگہبانی کرنے والا امام اور صاحب علم حجت ہوتا ہے۔ یہ آئمہ از جانب خدا حق کی طرف ہدایت کرتے ہیں اور اسی کے مطابق عادلانہ فیصلے کرتے ہیں۔ یہ خدا کی حجتیں، اس کی طرف دعوت دینے والے اور اس کی مخلوق کی نگرانی کرنے والے ہیں۔ ان کی ہدایت کی بدولت لوگ دین دار ہوتے ہیں۔ ان کے نور سے شہر روشن ہوتے ہیں۔ ان کی برکت سے دیرینہ اور قدیم چیزوں کی قدر و قیمت میں اضافہ ہوتا ہے۔ خدا نے انہیں لوگوں کی زندگی (کا باعث)، تاریکیوں کے لیے چراغ، گفتار کی کلید اور اسلام کا ستون بنایا۔ اسی کے ساتھ ان میں خدا کی حتمی تقدیریں نافذ ہوتی ہیں۔

الغرض امام سب سے برتر و پسندیدہ ترین ہوتا ہے۔ وہ ہادی و چنا ہوا اور امر خدا کو قائم کرنے والا اور سب کی امید و آرزو کا مرکز ہوتا ہے۔ خدا اسے اس منصب کے لیے منتخب کرتا ہے اور وہ نوری خلقت سے پہلے عالم ذر اور عالم افلاک میں اس کی تربیت کرتا ہے اور اسے اپنا علم غیب سکھاتا ہے۔ پھر وہ اس کے علم کی وجہ سے اس کا انتخاب کرتا ہے اور اس کے پاکیزہ ہونے کے سبب بہت سی شرافت عطا کرتا ہے۔ وہ حضرت آدمؑ کا بچا ہوا، آل نوحؑ کا برگزیدہ، آل ابراہیمؑ میں سے چنا ہوا، حضرت اسماعیلؑ کی نسل اور حضرت محمد ﷺ کی عترت کا باکمال فرد ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ خدا کی نگاہ میں ہوتا ہے اور فرشتے اس کی حفاظت کے لیے مقرر ہوتے ہیں۔ ہر کمینے کے پھندے اور ہر منافق کی پھونکیں اس سے پرے رہتی ہیں، برائی کی جھنجھٹیں اس تک پہنچ نہیں سکتیں، وہ ہر بیماری سے بری اور ہر آفت سے محفوظ و مامون ہوتا ہے۔ وہ معصوم اور ہر لغزش سے بچا ہوا ہوتا ہے۔ وہ علم سے پہچانا جاتا ہے اور ابتدائے عمر سے ہی نیک ہوتا ہے۔ اور جب اس کی عمر تمام ہوتی ہے تو اس کی طرف پاکدامنی اور علم و فضل کی نسبت دی جاتی ہے۔ اس

https://downloadshiabooks.com/

کے والد کے امر کو اس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اور یہ اس کے حسنِ حیات میں ہی مشغول رہتا ہے۔ لہٰذا جب اس کے والد کی مقررہ مدت پوری ہو جاتی ہے اور خدا کی تقدیرات اس کی مشیت کی طرف لے جاتی ہے تو وہ خدا کے ارادے سے مطلع ہوتا ہے جس میں اس کے لیے خدا کی جانب سے عہد و حجت کا پیغام اور اس کے والد کی زندگی تمام ہونے کی خبر ہوتی ہے۔ پس اس کا والد دنیا سے چلا جاتا ہے اور خدا کا امر (منصب امامت) لڑکے کے پاس چلا جاتا ہے۔ خدا اسے اپنے دین کی سرپرستی عطا کرتا ہے اور اپنے بندوں پر حجت اور اپنے شہروں کا حاکم بناتا ہے۔ وہ اپنی ایک خاص روح کے ذریعے اس کی تائید کرتا ہے اسے اپنے علم سے نوازتا ہے۔ اسے اپنے اسرار ودیعت کرتا ہے اسے اپنے ایک عظیم ترین امر کی ذمہ داری سونپتا ہے اسے اپنے علم کو بیان کرنے کا سلیقہ عطا کرتا ہے۔ اسے اپنی مخلوق کے لیے نشان ہدایت اہل عالم پر حجت، اہل دین کے لیے کسب ضیاء کا وسیلہ اور اپنے بندوں کے امور کی سرپرستی کرنے والا اور لوگوں کا امام منتخب کرتا ہے۔ وہ اپنے علم کے ذریعے اس کی حفاظت کرتا ہے اور اپنی حکمت کے تحت اسے اہل شر کے مکر و حیلے سے بچاتا ہے۔ وہ اس کو اپنے دین کا نگہبان بناتا ہے اور اس کے ذریعے اپنے تک پہنچانے والی راہوں کو بیان اور فرائض و حدود کو احیاء کرتا ہے۔ لہٰذا جس وقت جاہل لوگ حیران و بے بس ہو جاتے اور اہل جدل متضاد باتیں کرتے ہیں تو وہ روشن شفا، مبالغ پر تجلی حق اور ہر حوالے سے واضح و روشن بیان کے ذریعے فیصلہ تمام کرتا ہے۔ وہ اسی طریقے پر چل رہا ہوتا ہے جس پر اس کے آباء کرام میں سے اہل صدق دنیا سے جا چکے ہوتے ہیں۔ تو اس عالم کے حق سے وہی بے خبر ہو گا جو شقی و جاہل ہو اور اس کا انکار وہی کرے جو سرکش ہو اور اس سے لاتعلقی وہی اختیار کرے گا جو حکم خدا کے مقابلے میں جرأت و جسارت کرنے والا ہو۔" (بحار الانوار: ج۲۵، ص۱۵۰؛ تاریخ الامامہ: ص۳۴)

○○○○

ایک ایسی کنیز کے فرزند جو تمام کنیزوں سے افضل ہے

(حدیث:۸)

یزید الکناسی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا کہ امام عصرؑ میں حضرت یوسفؑ کی شبیہ موجود ہے۔ ایک تو وہ عظمت و بلند شان والی بی بی کے بیٹے ہیں اور دوسرا خدا ان کے معاملے کو رات کے وقت درست کرے گا۔

(حدیث:۹)

عبدالرحیم بن قصیر روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے امیر المومنین کے اس فرمان: "(سب سے بہترین کنیز کے بیٹے پر میرے ماں باپ قربان جائیں!) کی بابت پوچھا کہ کیا اس سے مراد جناب سیدہ کونین ہیں؟

تو انہوں نے جواب میں فرمایا: نہیں وہ آزاد عورتوں میں سب سے افضل ہیں۔ یہاں ان کی مراد وہ ہستی ہے جس کا بطن مبارک آگے کی طرف بڑھا ہوا اور رنگ سرخی مائل ہو گی۔ خدا فلاں پر رحمت نازل کرے۔ (اثبات الہداۃ: ج۳، ص۸؛ بحار الانوار: ج۵۱، ص۴۲؛ منتخب الاثر: ۲۰۹؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ج۳، ص۲۳۹)

(حدیث:۱۰)

الاصبغ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت عالیہ میں پیش ہوا تو آپ نے فرمایا: سناؤ، پیچھے کی کیا خبر ہے؟ میں نے عرض کی: آپ کے چچا جناب زید بن علی علیہ السلام کے بارے میں ایک اچھی خبر ہے۔ وہ یہ کہ انہوں نے خروج کا ارادہ کر لیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ وہ ایک قید ہو کر آنے والی مستور کے بیٹے، اس امت کے قائم اور تمام کنیزوں سے زیادہ فضیلت رکھنے والی کنیز کے بیٹے ہیں۔

https://downloadshiabooks.com/

پھر کہا کہ امام نے فرمایا: وہ جھوٹ کہتا ہے اور اس کا دعویٰ باطل ہے۔ اگر اس نے خروج کیا تو قتل ہو جائے گا۔ [1]

(حدیث: ۱۱)

جناب حارث ہمدانی سے روایت ہے کہ مولا امیر المومنین نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل کنیز کے بیٹے پر میرے ماں باپ قربان! (اس سے ان کی مراد سرکار قائم عجل اللہ فرجہ الشریف تھے کہ جو انہی کی ذریت سے ہیں۔) وہ اپنے دشمنوں کو ذلیل و رسوا کرے گا، انہیں موت کے کڑوے گھونٹ پلائے گا اور انہیں قتل کرنے کے لیے بڑی سخت شمشیر زنی کرے گا۔ اس وقت قریش کے فاجر لوگ یہ حسرت کریں گے کہ کاش ان کے اختیار میں دنیا اور اس کی تمام چیزیں ہوتیں اور وہ ان کے بدلے میں اپنے جرائم کی معافی حاصل کرتے۔ اور جب تک خدا انہیں چاہے گا وہ ان سے اپنی تلوار نہیں روکیں گے۔

(الفتن ابن حماد:۱/ ۵۰۳؛ عرف السیوطی:۲/ ۳۶؛ الملاحم والفتن لابن طاؤس:۳۲)

(حدیث: ۱۲)

جریر بن ابی حازم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں کوفہ سے سفر پر نکلا۔ جب مدینہ آیا اور امام صادق علیہ السلام کے حضور میں پہنچ کر سلام عرض کیا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا: اس سفر میں تمہارے ساتھ کوئی اور بھی تھا؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ امام نے فرمایا: کیا تم ایک دوسرے سے بحث مباحثہ کرتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ اس سفر میں مغیریہ میں سے ایک شخص

[1] واضح رہے کہ روایات صحیحہ میں جناب زید کی مدح و تعریف موجود ہے۔ لہذا ان کو حقیر رکھنا جائز نہیں۔ جو شخص تفصیل و تحقیق چاہتا ہو وہ آقائے کاظم قزوینی کی کتاب الامام الصادق علیہ السلام من المهد الی اللحد کی طرف مراجعت کرے۔ اس کے ترجمے کی سعادت بھی اسی حقیر کو نصیب ہوئی ہے۔ (از مترجم)

ہم سفر رہا تھا۔ [1]

امام نے فرمایا: وہ کیا کہتا تھا؟

میں نے بتایا: اس کا گمان ہے کہ محمد بن عبد اللہ بن حسن ہی قائم ہیں۔ وہ اس پر دلیل پیش کرتا ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہم نام ہے اور اس کے والد آپ کے والد کے ہم نام ہیں۔ اس کے جواب میں میں نے کہا: اگر تم ناموں کی بات کرتے ہو تو یہ امام حسین کی اولاد میں سے ایک شخص کا بھی ہے۔ اور وہ محمد بن عبد اللہ بن علی ہے۔

اس نے کہا: یہ تو ایک کنیز کا بیٹا ہے۔ جبکہ میں جس کی بات کر رہا ہوں وہ ایک آزاد عورت کا فرزند ہے۔

امام نے فرمایا: تو تم نے اس کے جواب میں کیا کہا؟ میں نے عرض کی: میرے پاس اس کا کوئی جواب نہیں تھا۔

تو امام نے فرمایا: کیا تم لوگ نہیں جانتے کہ وہ (یعنی قائم آل محمد) ایک کنیز کے بیٹے ہوں گے۔ (اثبات الہداۃ:۳/ ۵۳۹؛ بحار الانوار:۵۱/ ۴۲)

[1] یہ مغیرہ بن سعید کذاب کے پیروکار ہیں کہ جو امام محمد باقر علیہ السلام کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کیا کرتا تھا۔

https://downloadshiabooks.com/

امام زمانہؑ کی سیرت

(حدیث: ۱۳)

عبداللہ بن عطا کی بیان کرتا ہے کہ میں نے سرکار صادق علیہ السلام سے امام مہدیؑ کی سیرت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ وہی کچھ کریں گے جو رسول خدا ﷺ نے کیا تھا۔ وہ اپنے پہلے کی تمام چیزوں کو منہدم کر دیں گے جیسے رسول خدا ﷺ نے اپنے ماقبل تمام آثار جاہلیت کو ختم کر دیا تھا۔ پھر اسلام ایک نئی صورت اختیار کرے گا۔

(اثبات الہداۃ: ۳/ ۵۳۹؛ حلیۃ الابرار: ۲/ ۶۲۷؛ بحار الانوار: ۵۲/ ۳۵۲)

(حدیث: ۱۴)

جناب زرارہؒ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ مجھے اپنے صالحین میں سے ایک صالح کا نام بتایئے (میری مراد قائم آل محمدؑ تھے) تو انہوں نے جواب دیا: وہ میرا ہم نام ہے۔ میں نے پوچھا: کیا وہ رسول خدا ﷺ والی سیرت اختیار کریں گے؟ امامؑ نے فرمایا: نہیں اے زرارہؒ! نہیں۔ وہ ان کی سیرت پر نہ چلیں گے۔

میں نے کہا: قربان جاؤں! اس کی کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول خدا ﷺ نے اپنی اُمت کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا تھا اور ان کے ساتھ دل جوئی سے پیش آتے تھے۔ جبکہ قائم ان کے قتل کا طریقہ اپنائیں گے۔ کیونکہ ان کے پاس جو ہدایت نامہ ہوگا اس میں انہیں حکم دیا گیا ہوگا کہ قتل کے مستحق کسی بھی شخص کو چھوٹ نہ دیں اور کسی کی بھی توبہ قبول نہ کریں۔ بربادی ہو اس کے لیے جو ان کے ساتھ دشمنی کرے۔

(عقد الدرر: ۲۲۶؛ اثبات الہداۃ: ۳/ ۵۳۹؛ حلیۃ الابرار: ۲/ ۶۲۸)

(حدیث: ۱۵)

ابو خدیجہ نے صادق آل محمدؑ سے نقل کیا ہے کہ مولا امیر المومنینؑ نے ارشاد فرمایا میں یہ کر سکتا تھا کہ میدان جنگ سے فرار ہونے والوں کو مار دوں اور زخمیوں کا کام تمام کر دوں۔ مگر میں نے اپنے ساتھیوں کے فائدے کی خاطر ایسا نہیں کیا تاکہ اگر وہ میدان میں زخمی ہو کر گر پڑیں تو انہیں قتل نہ کیا جائے۔ جبکہ قائم (اس کے برعکس) میدان سے فرار کرنے والوں کا پیچھا کر کے انہیں مار دیں گے اور دشمن کا جو سپاہی زخمی حالت میں پڑا ہوگا اسے بھی واصل جہنم کر دیں گے۔ (بحار الانوار: ۵۲/ ۳۵۳؛ مستدرک الوسائل: ۱۱/ ۵۴)

(حدیث: ۱۶)

حسن بن ہارون قالین فروش سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی محفل میں موجود تھا۔ وہاں معلی بن خنیسؒ نے سوال کیا:

جب قائم قیام کریں گے تو کیا امیر المومنینؑ کی سیرت کے خلاف عمل کریں گے؟

تو امامؑ نے فرمایا: جی ہاں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مولا امیرؑ نے لوگوں کے ساتھ احسان و شفقت کا برتاؤ کیا اور ان سے اپنا غضب روکے رکھا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ کچھ ان کے بعد ان کے شیعہ ان لوگوں پر غلبہ حاصل کر لیں گے۔ اور قائم آل محمدؑ جس وقت قیام کریں گے تو ان کے ساتھ قتل کرنے یا قید کر لینے کا معاملہ کریں گے۔ اس کی علت یہ ہے کہ انہیں معلوم ہوگا کہ ان کے شیعوں کو اس کے بعد دنیا میں کبھی غلبہ نصیب نہیں ہوگا۔

(بحار الانوار: ۵۲/ ۳۵۳؛ حلیۃ الابرار: ۲/ ۶۲۸)

(حدیث: ۱۷)

عبداللہ بن عطا سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ جب قائم قیام کریں گے تو کون سا طرز عمل اختیار کریں گے؟ فرمایا: وہ اپنے ظہور سے پہلے

https://downloadshiabooks.com/

کی چیزوں کو منہدم کر دیں گے۔ جس طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تھا۔ پھر اسلام ایک نئی نہج پر آ جائے گا۔ (عقد الدرر: ۲۲۷؛ حلیۃ الابرار: ۲/۶۳۹؛ بحار الانوار: ۵۲/۳۳۹)

﴿حدیث: ۱۸﴾

جناب محمد بن مسلمؓ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سرکار باقر العلومؑ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ قائم آل محمدؑ اپنے قیام میں کس قدر لوگوں کو قتل کریں گے تو اکثر لوگ انہیں دیکھنا بھی گوارہ نہ کریں۔ البتہ سب کو یہ بات جان لینی چاہیے کہ اس کی ابتداء قریش سے کریں گے۔ پھر وہ ان کے سوائے تلوار کے کسی چیز کا تبادلہ نہ کریں گے۔ یہاں تک کہ بہت سے ظاہر بین یہ کہنا شروع کر دیں گے کہ یہ آل محمدؐ سے نہیں، اگر ہوتے تو ان میں رحم نام کی بھی کوئی چیز ہوتی۔

﴿حدیث: ۱۹﴾

حضرت ابو بصیرؓ سے منقول ہے، وہ کہتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: قائم آل محمدؑ ایک نئے حکم، ایک نئے معاہدے اور ایک نئے فیصلے کے مطابق قیام کریں گے۔ وہ اہل عرب پر بہت زیادہ سختی کریں گے۔ تلوار چلانے کے علاوہ ان کا کوئی کام نہ ہوگا۔ وہ کسی کو توبہ کی مہلت دیں گے اور نہ انہیں خدا کے حکم کو پورا کرنے میں کسی ملامت کرنے والے کی باتوں کی کوئی پرواہ ہوگی۔

(اثبات الہداۃ: ۳/۵۴۰؛ حلیۃ الابرار: ۲/۶۳۹؛ بحار الانوار: ۵۲/۳۳۹)

﴿حدیث: ۲۰﴾

حضرت ابو بصیرؓ سے ہی مروی ہے کہ صادق آل محمدؑ نے ارشاد فرمایا: تم کس قدر قائم کے خروج میں جلدی چاہتے ہو؟ اللہ کی قسم! ان کا لباس موٹا اور کھردرا اور ان کا کھانا بے ذائقہ ہوگا۔ اس میں تلوار کے سوا کوئی چیز نہ ہوگی۔ اور موت تلوار کے سائے میں ہوگی۔

(الخرائج والجرائح: ۳/۱۱۵۵؛ عقد الدرر: ۲۲۷؛ حلیۃ الابرار: ۲/۶۳۹؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/۳۷)

﴿حدیث: ۲۱﴾

انہی سے روایت نقل ہوئی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جب قائم خروج کریں گے تو ان کے اور عرب و (بالخصوص) قریش کے درمیان تلوار فیصلہ کرے گی۔ وہ ان سے تلوار کے علاوہ کسی چیز کا مطالبہ نہ کریں گے۔ (یعنی چونکہ ان کا مقصد انتقام ہوگا اور اس وقت توبہ کی مہلت ختم ہو جائے گا، اس لیے قائم آل محمدؑ انہیں اپنے مقابل میدان میں آنے کی دعوت دیں گے۔) انہیں اس کی جلدی کیوں ہے؟! اللہ کی قسم! ان کا لباس زاہدانہ اور کھردرا جبکہ ان کی غذا معمولی قسم کے جو ہوں گے (یا ان کا کھانا جو کا ہوگا اور وہ سالن کے بغیر کھائیں گے۔) ان کا قیام تلوار کے ساتھ ہی ہوگا۔ اور موت تلوار کے سائے میں ہوگی۔ (تخریجات سابقہ)

﴿حدیث: ۲۲﴾

جناب ابو حمزہ ثمالیؓ سے مروی ہے، انہوں نے سنا امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

لو قد خرج قائم آل محمد ﷺ لنصره الله بالملائكة المسومين والمردفين والمنزلين والكروبيين . يكون جبرائيل امامه . وميكائيل عن يمينه . واسرافيل عن يساره . والرعب يسير مسيرة شهر امامه وخلفه و عن يمينه وعن شماله . والملائكة المقربون حذاه اول من يتبعه محمد وعلى الثانى . ومعه سيف مخترط . يفتح الله له الروم والديلم والسند والهند و كابل شاه والخزر .
يا ابا حمزة لا يقوم القائم الا على خوف شديد وزلازل

https://downloadshiabooks.com/

وفتنة وبلاء يصيب الناس وطاعون قبل ذلك، وسيف قاطع بين العرب، واختلاف شديد بين الناس، وتشتت في دينهم، وتغير من حالهم حتى يتمنى المتمني الموت صباحا ومساء من عظم ما يرى من كلب الناس، وأكل بعضهم بعضا، وخروجه اذا خرج عند الإياس والقنوط.

فيا طوبى لمن ادركه وكان من انصاره، والويل كل الويل لمن خالفه وخالف امره وكان من اعدائه. ثم قال: يقوم بأمر جديد، وسنة جديدة، وقضاء جديد، على العرب شديد، ليس شأنه الا القتل، ولا يستتيب احدا، ولا تأخذه في الله لومة لائم.

"جب قائم آل محمدؑ خروج کریں گے تو اللہ تعالیٰ مسومین، مردفین، منزلین اور کروبین کے ذریعے ان کی مدد کرے گا۔ [1] حضرت جبرئیل امام کے آگے آگے، حضرت میکائیل دائیں اور حضرت اسرافیل بائیں جانب ہوں گے۔ پھر رعب ان کے آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں طرف ایک ماہ کی مسافت تک چلے گا۔ اور ملائکہ مقربین ان کے روبرو چلیں گے۔ سب سے پہلے جو ان کے ساتھ ملیں گے وہ حضرت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ) ہوں گے۔ اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام ان کے ساتھ ملحق ہونے والے دوسرے فرد ہوں گے۔ ان کے ہاتھ میں صیقل اور میان سے نکلی ہوئی تلوار ہوگی۔ [illegible]

[1] مسومین: نشان زدہ (انہوں نے سفید رنگ کے عمامے پہنے ہوئے تھے اور ان کی لڑیاں اپنے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکائی ہوئی تھیں۔ مردفین: ایک دوسرے کے پیچھے آنے والے۔ منزلین: آسمان سے نازل ہونے والے۔ کروبین: مقرب ہیں۔ (از مترجم)

پرچم ہے جو ہندوستان کا اہل بیت اور فرزند کی فتح حمایت کرے گا۔ [1]

اے ابو حمزہ! قائم آل محمدؑ اس وقت قیام کریں گے جب لوگوں میں شدید قسم کا خوف و ہراس پھیلا ہوا ہوگا، زمین پر زلزلے آئیں گے، فتنہ و فساد پھیل جائے گا اور لوگوں کو سخت آزمائش کا سامنا ہوگا۔ اس سے قبل طاعون کی موت کو دیکھ چکے ہوں گے۔ مزید یہ کہ اس دور میں اہل عرب کے مابین تلوار کا سخت ترین مقابلہ ہوگا۔ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ حد سے زیادہ اختلاف کریں گے، دین میں فرقہ بندی کریں گے اور ان کی حالت اس قدر متغیر ہو جائے گی کہ وہ لوگوں کے وحشیانہ رویے اور قتل کو دیکھ کر صبح و شام موت کی تمنا کریں گے۔ اور بعض، بعض کا گوشت کھائیں گے۔ مگر جب وہ خروج کریں گے تو ان کا خروج لوگوں کو مایوسی و ناامیدی سے نکال دے گا۔

مبارک ہو اس شخص کو جو انہیں پائے اور ان کے انصار میں شامل ہو جائے۔ اور ہلاکت ہی ہلاکت ہو اس کے لیے جو ان کی مخالفت کرے، ان کے حکم کو تسلیم نہ کرے اور ان کے دشمنوں میں سے ہو۔

اس کے بعد فرمایا: وہ ایک جدید حکم، نئے طریقے اور نئے فیصلے کے مطابق قیام کریں گے۔ وہ اہل عرب کے ساتھ سختی سے پیش آئیں گے اور ان کا کام دشمنان خدا کو قتل کرنا ہی ہوگا۔ وہ کسی کو توبہ کا موقع نہیں دیں گے اور خدا کے حکم کے معاملے میں کسی کی باتوں کی کوئی پروا نہ کریں گے۔" (اثبات الہداۃ ۳: ص ۵۴۰، بحار الانوار ۵۲: ص ۲۳۰، معجم احادیث الامام المہدی ۳: ص ۱۸۳)

[1] بحار الانوار کی روایت میں روم کے بجائے ترک اور دیلم کا ذکر ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

(حدیث: ۲۳)

بشر بن غالب اسدیؒ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب مہدیؑ آجائیں گے تو قریش کی بقاء کا کوئی امکان نہ رہے گا۔ ان میں سے پانچ سو افراد سامنے آئیں گے تو قائمؑ انہیں موت کے گھاٹ اتار دیں گے، پھر پانچ سو آئیں گے تو ان کی گردنیں بھی اڑا دیں گے، پھر پانچ سو آئیں گے تو انہیں جہنم واصل کریں گے۔

بشر کہتا ہے، میں نے پوچھا: خدا آپ کا بھلا کرے! کیا وہ اتنے ہوں گے؟

تو امامؑ نے فرمایا: جو جس قوم سے عقیدت رکھے اسے اسی میں گنا جاتا ہے۔

اس راوی کا بھائی بشیر بن غالب بیان کرتا ہے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ امام عالی مقامؑ نے میرے بھائی کے سامنے اس پانچ سو کی تعداد کا چھ مرتبہ تکرار کیا۔

(اثبات الہداۃ : ۳/۵۴۰؛ بحار الانوار : ۵۲/۳۴۹؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/۱۸۳)

(حدیث: ۲۴)

حارث بن مغیرہ اور ذریح محاربی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے گلے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ہمارے اور عرب کے درمیان صرف گردنیں اڑانا ہی باقی رہ جائے گا۔ (بحار الانوار: ۵۲/۳۴۹)

(حدیث: ۲۵)

سدیر صیرفی نے اہل جزیرہ کے ایک شخص سے نقل کیا ہے۔ اس نے ایک کنیز کی نذر مانی تھی کہ اسے خانہ کعبہ میں ہدیہ کرے گا۔ وہ اسے اپنے ساتھ لے کر مکہ آیا ہوا تھا۔ وہ بیان کرتا ہے کہ میں بیت اللہ کے خادمین سے ملا اور اُن سے اس کے بارے میں بات کی تو اُن میں سے ہر ایک نے یہی کہا: اسے میرے پاس لے آؤ، خدا نے تمہاری نذر پوری کر

دی ہے۔ اس پر مجھے وحشت سی محسوس ہونے لگی۔ چنانچہ میں نے وہاں موجود اپنے ایک ساتھی سے اس کا ذکر کیا تو اس نے مجھ سے کہا: میری بات مانو گے؟

میں نے کہا: کیوں نہیں۔

اس نے ایک شخصیت کی طرف اشارہ کر کے کہا: انہیں دیکھا ہے جو حجر اسود کے سامنے بیٹھے ہیں اور ان کے آس پاس لوگ جمع ہیں۔ وہ امام محمد باقر علیہ السلام ہیں۔ ان کے پاس جا کر اپنے مسئلے کا حل معلوم کرو۔ پھر وہ جو کہیں اس پر عمل کرنا۔

وہ کہتا ہے: اس کی بات سن کر میں اس شخصیت کی طرف چلا گیا۔ وہاں پہنچ کر میں نے عرض کی: خدا آپؑ پر رحمت نازل کرے! میں اہل جزیرہ میں سے ایک شخص ہوں۔ میں اپنے ساتھ ایک کنیز لے کر آیا ہوں۔ میں نے نذر مانی ہے کہ اسے خانہ خدا میں ہدیہ کروں گا۔ یہ نذر ایک قسم کے سلسلے میں مجھ پر واجب ہوئی ہے۔ جب میں نے یہاں کے خادموں سے اس کا ذکر کیا تو ان میں سے ہر ایک نے کہا: وہ مجھے دے دو، خدا نے تمہاری نذر پوری کر دی ہے۔ یہ سن کر مجھے بڑی وحشت محسوس ہوئی۔

اس پر امامؑ نے فرمایا: اے بندۂ خدا! بیت اللہ نہ کھاتا ہے اور نہ پیتا ہے۔ تم ایسا کرو کہ اس کنیز کو فروخت کر کے اپنے علاقے کے کسی ایسے شخص کو تلاش کرو جو یہاں حج پر آیا ہوا ہو اور اس کا زادِ راہ کم پڑ گیا ہو۔ تمہیں اس کنیز کے بدلے جو رقم ملے اسے اس شخص کو دے دو تاکہ وہ آسانی کے ساتھ اپنے گھر پہنچ جائے۔

چنانچہ جس طرح امامؑ نے فرمایا تھا میں نے ویسے ہی کیا۔ اس کے بعد مجھے حرم کا جو بھی خادم ملا اور مجھ سے اس کنیز کی بابت سوال کیا۔ تو میں نے اسے امام محمد باقر علیہ السلام کا بتایا ہوا جواب سنا دیا۔ یہ سن کر انہوں نے کہا: وہ جھوٹا اور جاہل ہے۔ اسے خود بھی پتہ نہیں کہ وہ اپنی زبان سے کیا بات کر رہا ہے؟!

https://downloadshiabooks.com/

پھر امامؑ سے ملا اور آپؑ کو ان کی اس طرح زبان درازی کے بارے میں بتایا۔ تو امامؑ نے فرمایا: تو نے ان کی بات تو مجھے بتادی ہے، کیا اب میرا پیغام بھی ان تک پہنچا دو گے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔

امامؑ نے فرمایا: ان سے کہنا کہ اس وقت تم کیا کرو گے کہ جب میں تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹ کر تمہیں کعبہ کے ساتھ لٹکا دوں اور پھر تم سے کہا جائے کہ بلند آواز کے ساتھ یہ اعلان کرو کہ ہم کعبہ کے چور ہیں؟!

جب میں اُٹھ کر جانے لگا تو امامؑ نے مجھ سے فرمایا: میں ایسا نہیں کروں گا، بلکہ ایک شخص ایسا کرے گا کہ جو مجھ سے ہے۔

(بحارالانوار: ۵۲/ ۳۳۹؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/ ۳۰۲)

❁❁❁❁

طرزِ حکومت

(حدیث: ۲۶)

جناب جابرؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص امام محمد باقرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: خدا آپؑ کو عافیت سے نوازے! یہ پانچ سو درہم وصول فرمایئے، یہ میرے مال کی زکوٰۃ ہے۔

اس کی بات سُن کر امامؑ نے فرمایا: یہ تم ہی لے لو اور اپنے اہل اسلام ہمسایوں اور مسلمان بھائیوں پر صرف کر دو۔ [1] پھر فرمایا: جب ہمارا قائمؑ قیام کرے گا تو محصولات کو برابر تقسیم کرے گا اور اپنی رعایہ میں عدل قائم کرے گا۔ تو جس نے ان کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی۔ ان کے اسم گرامی "مہدی" کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ ایک مخفی امر کی طرف ہدایت کریں گے، توراۃ اور تمام الٰہی کتابوں کو (شام کے شہر) انطاکیہ کے ایک غار سے برآمد کریں گے، اہل توراۃ کا فیصلہ توراۃ سے، انجیل والوں کا انجیل سے، زبور والوں کا زبور سے اور قرآن والوں کا قرآن سے کریں گے۔ ان کے لیے زمین کے ظاہر و باطن سے اموال جمع ہو جائیں گے۔ اس کے بعد وہ لوگوں کو مخاطب کر کے کہیں گے: آؤ اس کی طرف جو تم نے قطع رحمی کی، ناحق خون بہایا اور خدا کی حرام کردہ امور کا ارتکاب کیا۔ پھر ان کو ایک ایسی چیز عطا کی جائے گی جو ان سے پہلے کسی کو نہیں دی گئی۔ وہ زمین کو عدل و انصاف اور نور سے اس

[1] غیبت طوسی میں یہاں مسلمان کی جگہ مومن لکھا ہوا ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

طرح بھر دیں گے جیسے وہ ظلم و جور اور شر سے بھر چکی ہوگی۔ (حلیۃ الابرار: ۶۶۹/۲؛ بحار الانوار: ۲۹/۵۱؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳۲/۳)

(حدیث: ۲۷)

حضرت عبداللہ بن سنانؒ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا آپؑ نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا جنت کے ایک درخت آس کی ٹہنی تھی۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین جانے لگے تو جناب جبرائیل امینؑ اسے لے کر آئے تھے۔ یہ حضرت آدم علیہ السلام کے تابوت کے ساتھ بحیرہ طبریہ میں موجود ہیں۔ یہ بوسیدہ نہ ہوں گے اور نہ ہی ان کی حالت بدلے گی۔ حتی کہ قائم آل محمدؑ جس وقت قیام کریں گے تو انہیں وہاں سے باہر نکال لیں گے۔ (اثبات الہداۃ: ۵۳۰/۳؛ حلیۃ الابرار: ۵۷۹/۲؛ بحار الانوار: ۵۱/۵۲؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳۹۲/۳)

⚙⚙⚙⚙

افعال و کرامات

(حدیث: ۲۸)

ابو الجارود روایت کرتا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جب قائم آل محمدؑ کا ظہور ہوگا تو ان کے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا پرچم، حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور پتھر ہوگا۔ وہ اپنے منادی سے کہیں گے کہ یہ اعلان کرو کہ کوئی بھی شخص اپنے ہمراہ کھانا، پانی یا جانوروں کا چارہ نہ اٹھائے۔ یہ اعلان سن کر ان کے ساتھی کہیں گے کہ وہ ہمیں اور ہمارے مال مویشیوں کو بھوکا پیاسا مارنا چاہتے ہیں۔ پھر وہ (مکہ سے) چلیں گے اور ان کے ساتھی ان کے ہمراہ ہوں گے۔ جب پہلی منزل پر رکیں گے تو وہ پتھر پر عصا ماریں گے تو اس سے کھانا، پانی اور جانوروں کا چارہ نکل آئے گا۔ وہ سب کھائیں پئیں گے اور ان کے جانور بھی اپنا پیٹ بھریں گے۔ حتی کہ وہ اسی طرح منازل طے کرتے کرتے کوفہ کے پشت کی جانب نجف اشرف میں نزول اجلال فرمائیں گے۔ (بصائر الدرجات: ۱۸۸؛ الکافی: ۲۳۱/۱؛ کمال الدین: ۶۷۰؛ الخرائج والجرائح؛ منتخب الانوار المضیئہ: ۱۹۹؛ اثبات الہداۃ: ۴۴۰/۳)

(حدیث: ۲۹)

اسی راوی نے انہی جناب علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جب قائم آل محمدؑ مکہ سے خروج کریں گے تو اپنے منادی سے کہیں گے کہ یہ اعلان کرو کہ کوئی بھی شخص اپنے ساتھ کھانا اور پانی اٹھا کر نہ لائے۔ ان کے قافلے میں حضرت موسیٰ کا پتھر ہوگا جس کا وزن اونٹ کے ایک بار جتنا ہے۔ تو وہ جہاں بھی ٹھہریں گے اس پتھر سے چشمے نکل آئیں گے۔ جو شخص بھوکا ہوگا وہ سیر ہو جائے گا اور جو پیاسا ہوگا اس کی پیاس دور ہو

https://downloadshiabooks.com/

جائے گی۔ اسی طرح ان کے جانور بھی اس پتھر کی برکات سے استفادہ کریں گے حتیٰ کہ وہ پتھر کوفہ یعنی نجف اشرف میں مستقل قیام کریں گے۔ (سابقہ حوالہ جات)

﴿حدیث: ۳۰﴾

عمران بن اعین سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: یوں لگتا ہے کہ میں تمہارے اس دین کا حال اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ یہ بعض اپنے خون میں لتھڑ رہے گا۔ پھر اسے ہمارے اہل بیتؑ میں سے ہی ایک شخص اصل حالت پر لائے گا۔ وہ تمہیں ایک سال میں دو عطائیں اور ایک مہینے میں دو طرح کا رزق عطا کرے گا۔ ان کے زمانے میں تمہیں اس قدر حکمت و دانائی عطا کی جائے گی کہ ایک گھر میں بیٹھی عورت بھی اللہ کی کتاب اور پیغمبر ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کرے گی۔ (حلیۃ الابرار: ۲/ ۶۴۳؛ بحار الانوار: ۵۲/ ۳۵۲؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/ ۳۲۲)

﴿حدیث: ۳۱﴾

جناب مفضل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا کہ صاحب الامر کا ایک گھر ہے جس کا نام بیت الحمد ہے۔ اس میں ایک چراغ ہے جو ان کی ولادت سے روشن ہے اور اس وقت تک روشن رہے گا کہ جب تک وہ تلوار سے قیام نہیں کریں گے۔ وہ چراغ کبھی خاموش نہ ہوگا۔ (حلیۃ الابرار: ۲/ ۶۸۴؛ بحار الانوار: ۵۲/ ۱۵۸؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/ ۳۸۰)

﴿حدیث: ۳۱﴾

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک شخص قائم آل محمدؐ کی بالین پر کھڑا ہوگا اور امام اسے امر و نہی کریں گے۔ پھر اچانک حکم صادر کریں گے کہ اسے گھما دو۔ تو وہ اسے گھما کر آپؑ کے سامنے لے آئیں گے۔ اس کے بعد امامؑ اس کی گردن زنی کا حکم دیں گے

تو اس کی گردن اڑا دی جائے گی۔ اس واقعے کے بعد دنیا کے تمام لوگ ان سے خوف کھائیں گے۔

(اثبات الہداۃ: ۳/ ۵۴۳؛ بحار الانوار: ۵۲/ ۳۵۵؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/ ۳۱۰)

﴿حدیث: ۳۲﴾

ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ایک شخص قائمؑ کے سر کی طرف کھڑا ہوگا۔ اور وہ امر و نہی کر رہے ہوں گے۔ اچانک حکم دیں گے کہ اسے قتل کر دیا جائے تو اس کو قتل کر دیا جائے گا۔ پھر دنیا کی ہر چیز ان سے ڈرے گی۔

(سابقہ حوالہ جات)

https://downloadshiabooks.com/

مقام و مرتبہ

(حدیث:۳۴)

سالم بن اشل سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے سنا، آپؑ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے سفرِ اول میں قائم آلِ محمدؑ کو دیے جانے والے غلبے وفضیلت کے بارے میں پڑھا تو عرش کی :ے پروردگار! مجھے قائم بنا۔ انہیں جواب ملا: وہ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت سے ہوگا۔ پھر انہوں نے سفرِ ثانی میں یہی دیکھا اور یہی دعا کی تو انہیں ایسا ہی جواب دیا گیا۔ پھر انہوں نے سفرِ ثالث میں بھی یہی لکھا ہوا پایا تو حسبِ سابق خواہش ظاہر کی۔ اس پر بھی انہیں وہی جواب ملا، جو پہلے مل چکا تھا۔ (عقد الدرر: ۳۶؛ الصراط المستقیم: ۲،۲۵۷؛ اثبات الہداۃ: ۳/۵۴۱؛ بحار الانوار: ۵۱/۷۷)

❁❁❁❁

قرآن کریم میں تذکرہ

(حدیث:۳۵)

جناب ابوبصیرؓ سے روایت نقل ہوئی ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کریمہ: (وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـــًٔا ۭ) کا مطلب پوچھا تو امامؑ نے فرمایا:

یہ قائم آلِ محمد عجل اللہ فرجہ الشریف اور اُن کے انصار کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء ۲/۵۹۲؛ المحجہ: ۱۴۸؛ بحار الانوار: ۵۱/۵۸؛ ینابیع المودۃ: ۴۲۵؛ منتخب الاثر: ۱۹۱؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۵/۲۸۴) [1]

(حدیث:۳۶)

اسحاق بن عبد العزیز نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے، انہوں نے اس آیت کریمہ: وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ کی تفسیر میں ارشاد فرمایا

---

[1] اللہ نے تم میں سے کچھ خاص اہلِ ایمان اور اعمالِ صالح انجام دینے والوں سے وعدہ فرمایا کہ انہیں زمین پر ایسے ہی خلافت عطا کرے گا جیسے اُن سے پہلے لوگوں کو عطا کی تھی، ان کے لیے اس دین کو غالب کر دے گا جسے ان کے لیے منتخب کیا ہوگا۔ اور ان کو خوف کی حالت سے نکال کر امن کی طرف لے آئے گا۔ پھر سب لوگوں کو میری عبادت کریں گے اور کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ (سورۃ نور: ۵۵)

https://downloadshiabooks.com/

: یہاں خدا کے عذاب سے مراد قائم آل محمدؑ اور امت معدودۃ سے جنگ بدر میں شریک ہونے والے مسلمانوں کی تعداد کے برابر ایک جماعت ہے۔ اور وہ آپؑ کے اصحاب ہیں۔

(تاویل الآیات: ۱/ ۲۲۳؛ اثبات الہداۃ: ۳/ ۵۴۱؛ المحجہ: ۱۰۲؛ تفسیر البرہان: ۲/ ۲۰۸؛ بحار الانوار: ۵۱/ ۵۸) ①

(حدیث: ۳۷)

جناب ابو بصیرؓ نے صادق آل محمدؑ سے اس آیت کریمہ: (فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا) کے بارے میں نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: یہ قائم اور ان کے اصحاب کی شان میں ہے۔ وہ سب ایک ہی وقت میں جمع ہو جائیں گے۔

(اثبات الہداۃ: ۳/ ۵۴۱؛ المحجہ: ۲۰؛ تفسیر البرہان: ۱/ ۱۶۲؛ بحار الانوار: ۵۱/ ۵۸) ②

(حدیث: ۳۸)

اسی راوی نے انہی جناب علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ: أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ③ قائم آل محمدؑ اور ان کے اصحابؓ کی شان میں اتری ہے۔

(معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۵/ ۲۶۳؛ بحار الانوار: ۵۱/ ۵۸) ③

---

① یعنی اگر ہم ان سے قائم کے ظہور کو اصحاب کی تعداد کے پورا ہونے تک موخر کر دیں تو ضرور طنز کرتے ہوئے کہیں گے: اس میں کون سی چیز مانع ہے؟! (سورۂ ہود:۸)

② ہر شخص کے لیے ایک سمت معین ہے۔ لہذا تم نیکی کے کاموں میں سبقت کرو۔ اور تم جہاں جہاں بھی ہوگے خدا تم سب کو ایک ساتھ جمع کر دے گا۔ (سورۂ بقرہ:۱۴۸)

③ جن لوگوں سے مسلسل جنگ کی جارہی ہے انہیں ان کی مظلومیت کی بناء پر جہاد کی اجازت دے دی گئی ہے اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر قدرت رکھنے والا ہے۔ (سورۂ حج:۳۹)

(حدیث: ۳۹)

سابقہ اسناد کے ساتھ امام صادق علیہ السلام سے ہی مروی ہے کہ آپؑ نے اس آیت کریمہ: (يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ) کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا مجرموں کو ان کے چہروں سے پہچان لے گا۔

مگر یہ آیت قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ وہ مجرموں کو ان کے چہروں سے پہچان لیں گے۔ پھر اپنے اصحاب کے ہمراہ ان کے ساتھ فیصلہ کن جنگ کریں گے۔

(تاویل الآیات: ۲/ ۶۳۹؛ اثبات الہداۃ: ۳/ ۵۴۲؛ تفسیر البرہان: ۴/ ۲۶۸؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۵/ ۴۳۶) ①

❁❁❁❁

---

① مجرم اپنے چہروں سے ہی پہچان لیے جائیں گے۔ (سورۂ الرحمن:۴۱)

https://downloadshiabooks.com/

امامؑ کی نشانی

﴿حدیث:۳۰۰﴾

حارث بن مغیرہ نصری سے روایت ہے، وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا ہے کہ امام کو کیسے پہچانا جائے گا؟

تو انہوں نے جواب دیا: اطمینان و وقار سے۔

میں نے عرض کی: اس کے علاوہ؟

فرمایا:

تعرفه بالحلال و الحرام ، و بحاجة الناس اليه ، و لا يحتاج الى احد ، و يكون عنده سلاح رسول الله (صلى الله عليه وآله وسلم)

"تم اسے حلال و حرام کا پورا پورا علم رکھنے، لوگوں کا اس کا محتاج ہونے اور اس کا لوگوں سے بے نیاز ہونے سے پہچانتا۔ مزید رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنگی ہتھیار بھی اسی کے پاس ہوں گے۔"

میں نے پوچھا: کیا وصی، ایک وصی کا بیٹا ہو سکتا ہے؟

انہوں نے کہا: وصی کا بیٹا ہی وصی ہوتا ہے۔ کوئی دوسرا نہیں۔

(بحار الانوار: ۵۲/۱۵۶)

﴿حدیث:۳۰۱﴾

ابوالجارودؒ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا: جب اہل بیتؑ میں سے قائم علیہ السلام پردہ غیبت میں جائیں گے اور پھر جب واپس آئیں گے تو

انہیں کیسے پہچانا جائے گا؟

امامؑ نے فرمایا:

بالهدى و الاطراق ، و اقرار آل محمد له بالفضل ، و لا يسئل عن شيئ بين صدفيها الا اجاب

"ہدایت اور سکون و وقار کے ذریعے۔ مزید یہ کہ آل محمدؐ اس کی فضیلت کا اقرار کریں گے اور ان سے مشرق و مغرب کے درمیان جس چیز کے بارے میں بھی سوال کیا جائے گا وہ اس کا جواب دیں گے۔"

❁❁❁❁

https://downloadshiabooks.com/

پیراہن مبارک

حدیث: ۳۲

یعقوب بن شعیبؑ سے روایت نقل ہوئی ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک دن امام صادق آل محمدؑ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ قمیص نہ دکھاؤں جسے پہن کر قائمؑ قیام کریں گے؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں!

تو امامؑ نے کتابیں رکھنے والا ایک بیگ منگوایا اور اسے کھول کر اس میں سے ایک سوتی کپڑے کی بنی ہوئی قمیص نکالی۔ اور اسے میرے سامنے پھیلا دیا۔ اس کے بائیں آستین پر خون لگا ہوا تھا۔

امامؑ نے فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کی قمیص ہے۔ اس پر اس دن کا خون لگا ہوا ہے جس دن آپؐ کے دندان مبارک پر ضرب لگی تھی۔

اسی میں قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف قیام کریں گے۔

پھر میں نے اس خون کو چوما اور اپنے چہرے کے ساتھ مس کیا۔ پھر امامؑ نے اسے تہہ کر کے میرے سامنے سے اٹھا لیا۔ (اثبات الہداۃ: ج ۳، ص ۵۴۲؛ حلیۃ الابرار: ج ۲، ص ۵۷۵؛ بحار الانوار: ج ۵۲، ص ۳۵۵؛ معجم احادیث الامام المہدی: ج ۳، ص ۳۹۰)

○○○○

امام کا لشکر اور اُن کے گھوڑے

حدیث: ۳۳

عبدالرحمن بن کثیر نے اس آیت کریمہ (اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ) کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اس سے مراد ہمارا امر ہے۔ خدا نے حکم دیا ہے کہ اس میں جلدی نہ کی جائے، یہاں تک کہ وہ اس کی مدد تین لشکروں یعنی فرشتوں، مومنوں اور رعب سے کرے۔ ان کا خروج رسول خدا ﷺ کے خروج کی طرح ہوگا۔ جیسا کہ خدا نے اس کا ذکر اس طرح کیا ہے:

كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۠ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ

"جس طرح تمہارے رب نے تمہیں تمہارے گھر سے حق کے ساتھ برآمد کیا اگرچہ مومنین کی ایک جماعت اسے ناپسند کر رہی تھی۔" (الانفال)

حدیث: ۳۴

علی بن ابو حمزہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا: جب قائمؑ قیام کریں گے تو ان کی مدد کے لیے جنگ بدر کے پانچ ہزار فرشتے نازل ہوں گے۔ ان میں سے ایک تہائی خاکستری رنگ کے گھوڑوں پر سوار ہوں گے، ایک تہائی ابلق اور سفید رنگ کے اور ایک تہائی "حو" رنگ کے گھوڑوں پر سوار ہوں گے۔

راوی کہتا ہے: میں نے پوچھا: "حو" کون سا رنگ ہے؟

https://downloadshiabooks.com/

امامؑ نے فرمایا: سرخ۔

(اعلام الوریٰ: ۴۳۳؛ اثبات الہداۃ: ۳/ ۵۲۷؛ حلیۃ الابرار: ۲/ ۵۷۵؛ بحارالانوار: ۵۲/ ۳۵۵؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/ ۳۹۰)

﴿حدیث: ۴۵﴾

حضرت ابوحمزہؓ سے مروی ہے کہ سرکار صادق آل محمدؐ نے ارشاد فرمایا: جب قائمؑ قیام کریں گے تو آسمان سے جنگی تلواریں نازل ہوں گی۔ اور ان سب پر ایک ایک شخص کا نام بمع ولدیت لکھا ہوا ہوگا۔ (اثبات الہداۃ: ۳/ ۵۴۲؛ بحارالانوار: ۵۲/ ۳۵۶؛ بشارۃ الاسلام: ۲۱۵؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/ ۷)

قارئین کرام! ان روایات میں خوب غور کیجیے۔ یہاں ایک طرف تو ان کی سیرت کو نہایت سادہ بتایا ہے، جبکہ دوسری طرف کے عظیم ترین ہدف یعنی ظلم کے خاتمے کو بیان کیا گیا ہے۔ جیسے ان کی سیرت کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ ان کا طرز زندگی نہایت ہی سادہ ہوگا، وہ دنیا اور اس کی لذتوں سے کنارہ کش رہیں گے۔ ان کا لباس کھردرا اور معمولی قسم کا ہوگا اور ان کی خوراک جو ہوں گے۔ مگر خدا کی عبادت میں کمال کے درجے پر فائز ہوں گے۔ راہ خدا میں جہاد کریں گے، ظلم وجبر اور فتنہ وفساد کا خاتمہ کریں گے اور عدل وانصاف کا نظام قائم کریں گے۔ نیز یہاں بیان ہوا کہ ان کے ساتھ اصحاب بدر کی تعداد برابر کچھ خاص اصحاب ہوں جو زمین پر ان کی طرف سے مقرر کردہ حکام اور سرکاری عہدوں پر تعینات ہوں گے۔ وہ ان کی اور فرشتوں کی مدد سے زمین کے مشرق ومغرب کو فتح کر لیں گے۔

معزز قارئین! توجہ کیجیے یہ کس قدر بلند مقام ہے۔ یہ ان سے پہلے کسی امام کے حصے میں نہیں آیا۔ چنانچہ وہ انہی کے ذریعے اپنے دین کو دیگر ادیان وافکار پر غالب کرے گا، مشرکوں کی نابودی اور اس کا وعدہ پورا ہوگا۔ بات فقط یہیں تک محدود نہیں، بلکہ صادق آل محمدؐ

نے ان کے متعلق بہت عظیم الشان فرمان ارشاد کیا۔ جیسا کہ حسب ذیل روایت میں آ رہا ہے۔

﴿حدیث: ۴۶﴾

خلاد بن صفار سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ کیا قائم آل محمدؐ پیدا ہو چکے ہیں؟

تو انہوں نے ارشاد فرمایا:

لا.لو ادرکته لخدمته ایام حیاتی

"نہیں، اگر میں انہیں پالوں تو ساری زندگی ان کی خدمت میں گزار دوں۔"

(عقد الدرر: ۱۶۰؛ بحارالانوار: ۵۱/ ۱۴۸؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/ ۳۸۵)

اب تصور کیجیے کہ وہ حق سے دور اور بدبخت ٹولہ اس عقیدے کے متعلق کیسے بودے اور خودساختہ افکار کا قائل ہے۔ [1] ان کی نظر میں مہدیؑ وہ ہے جس کے لشکر میں چار لاکھ گھوڑ سوار ہوں اور جس کے گھر میں چار ہزار رومی اور صقلبی خادم ہوں۔ [2] دیکھیے کہ کیا آپ میں سے کسی شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ اہل بیتؑ میں کسی ہستی کا ایسا فرمان پڑھا ہے جس میں قائم آل محمدؐ کے یہ اوصاف ذکر کیے گئے ہوں؟! اس کے بعد وہ کہتے ہیں کہ قائم، پہلے ظہور کریں گے اور اس کے بعد قیام کریں گے۔ پھر اس قیام کے سالوں پر محیط عرصے میں ابویزید اموی ان کے مدمقابل آ کھڑا ہوگا۔ پہلی جنگ میں وہ انہیں مغلوب کر

[1] مولف گرامی کا اشارہ دوسرے فاطمی خلیفہ محمد بن عبید اللہ المہدی کی طرف ہے۔ یہ حضرت اسماعیل بن جعفرؑ کی اولاد سے تھا۔ اس کی ولادت ۲۷۸ ہجری اور وفات ۳۳۴ ہجری میں ہوئی۔

[2] یہ ایک نسل ہے جس کی رنگت سرخ اور بال بھورے ہوتے ہیں۔ ان کا مسکن روم کے بلند پہاڑی علاقوں میں ہے

https://downloadshiabooks.com/

کے بھگا دے گا، مگر دوسری دفعہ خود شکست کھا جائے گا۔ وہ ظہور، قوت حاصل کرنے اور اپنا امر مغرب میں پھیل جانے کے بعد قیام کریں گے۔

ارباب دانش پر یہ بات مخفی نہیں ہے کہ مذکورہ بالا صفات قائم آل محمدؑ کے شایانِ شان نہیں۔ جو خدا کے حق کو قائم کرنے والے، اس کے دین کی نصرت کرنے والے، زمین میں اس کے نائب اور شریعت نبویؐ کی تجدید کرنے والے ہیں۔ ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس طرح کی لایعنی اور بے فائدہ باتوں میں پڑنے سے بچائے۔

کیونکہ اوپر جو صفات بیان کی گئی ہیں وہ اس خلیفہ خدا کی نہیں ہو سکتیں۔ جو اس کے دین کو تمام ادیان پر غالب کرنے والا، انسانوں اور جنوں سے مدد لینے والا، علم و بیان اور علوم قرآن کا حفظ کرنے والا، تنزیل و تاویل کی معرفت رکھنے والا، محکم و متشابہ میں فرق کرنے والا، خاص و عام، ظاہر و باطن اور قرآن کے تمام تر معانی، تفسیر، تصاریف، دقیق علوم، گہرے اسرار اور اس کے اسمائے عظام کا مظہر ہو۔ وہ کہ جن کے بارے میں صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں: اگر میں انہیں پالوں تو ساری زندگی ان کی خدمت میں گزار دوں۔

❁❁❁❁

باب نمبر 14

ظہور سے پہلے کی علامات

(حدیث:1)

ہم سے بیان کیا ابو سلیمان احمد بن ہوذہ باہلی نے، وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا ابو اسحاق ابراہیم بن اسحاق نہاوندی نے نہاوند میں ۲۷۳ ہجری میں، وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن حماد انصاری نے ۲۲۹ میں ماہِ رمضان کے مہینے میں، انہوں نے نقل کیا ابان بن عثمان سے، وہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ایک دن رسول خدا ﷺ جنت البقیع میں تھے۔ مولائے کائنات علیہ السلام نے گھر سے ان کا پتہ کیا تو بتایا گیا کہ وہ بقیع کی طرف گئے ہیں۔ یہ سن کر آپ بھی رسول خدا ﷺ کے پیچھے وہاں پہنچ گئے۔ آپؑ نے رسالت مآب کو سلام کیا تو انہوں نے آپ کو بیٹھنے کا کہا اور اپنے دائیں طرف بٹھا لیا۔ پھر جناب جعفر طیارؓ خانہ اقدس پہ حاضر ہوئے اور آپؐ کا پوچھا تو جواب ملا کہ آنحضرت ﷺ بقیع کی طرف گئے ہیں۔ چنانچہ وہ بھی وہاں پہنچ گئے اور آپ کو سلام کہا تو آپؐ نے انہیں اپنے بائیں طرف بٹھا لیا۔

پھر حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ نے آپؐ کے متعلق پوچھا تو انہیں بھی بتایا گیا کہ آپ ﷺ بقیع کی طرف گئے ہیں۔ لہٰذا وہ اس طرف چلے گئے اور وہاں پہنچ کر رسول خدا ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا تو سرورِ کونینؐ نے انہیں اپنے سامنے بٹھا لیا۔

پھر رسول خدا ﷺ مولا علی علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یا علیؑ! میں آپ کو بشارت نہ دوں؟!

https://downloadshiabooks.com/

مولاؑ نے عرض کی: کیوں نہیں، یا رسول اللہؐ!

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابھی جبرائیلِ امین میرے پاس موجود تھے۔ انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ جو قائم آخری زمانے میں خروج کریں گے اور زمین کو یوں عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسے وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی، وہ آپؑ کی ذریت سے اور امام حسینؑ کی اولاد سے ہوں گے۔

اس پر امیر المومنینؑ نے فرمایا: یا رسول اللہ! ہمیں خدا کی طرف سے جو بھی بھلائی نصیب ہوئی وہ آپؐ کے ہاتھوں تھی۔

پھر سرورِ دو عالم نے حضرت جعفر طیارؑ کی طرف دیکھا اور فرمایا: اے جعفرؑ! کیا اب بھی بشارت نہ دوں؟!

انہوں نے عرض کی: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول!

فرمایا: کچھ دیر پہلے حضرت جبرائیلؑ میرے پاس آئے اور مجھے خبر دی کہ جو شخص قائم آلِ محمدؑ کے ہاتھ میں علم دے گا وہ آپؑ کی ذریت سے ہوگا، جانتے ہو وہ کون ہے؟

انہوں نے کہا: نہیں، میرے علم میں نہیں۔

تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کا چہرہ (چاندی کے) ورق کی مانند (سفید) ہوگا، اس کے دانت کنگھی کے دندانوں کی طرح (برابر) اور تلوار چنگاریاں نکالنے کی آگ جیسی ہوگی۔ وہ خوف و ہراس کے عالم میں پہاڑ (بروایت طوسی: لشکر) میں داخل ہوں گے، مگر سردار بن کر نکلیں گے۔ حضرت جبرائیلؑ اور حضرت میکائیلؑ ان کے گرد حصار بنائے ہوئے ہوں گے۔

اس کے بعد آپؐ نے جناب عباسؓ کی طرف دیکھا اور فرمایا: کیا میں آپؓ کو وہ خبر سناؤں جو جبرائیلؑ نے مجھ تک پہنچائی ہے؟

انہوں نے کہا: ہاں، ضرور سنایئے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرائیلؑ نے مجھ خبر دی ہے کہ آپ کی اولاد کو بنی عباس کی وجہ سے سخت حالات کا سامنا ہوگا۔

یہ سن کر انہوں نے کہا: یا رسول اللہؐ! بہتر نہیں کہ میں اپنی عورتوں کے پاس نہ جایا کروں؟!

آپؐ نے فرمایا: یہ جو کچھ ہونے والا ہے، خدا اس کا فیصلہ کر چکا ہے۔

(بحار الانوار: ۵۱/ ۷۶؛ منتخب الاثر: ۲۰۰؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۱/ ۱۹۵)

(حدیث: ۲)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے والد سے فرمایا: اے عباسؓ! میری اولاد کو آپؓ کی اولاد کے ہاتھوں بڑے سخت دن دیکھنا پڑیں گے۔ اور تمہاری اولاد کے لیے میری اولاد کے سبب ہلاکت و بربادی ہے۔

انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسولؐ! آیا یہ ممکن ہے کہ میں عورتوں کے پاس جانے سے اجتناب کروں؟! تو آپؐ نے فرمایا: اے عباسؓ! یہ چیز پہلے سے خدا کے علم میں موجود ہے اور تمام امور اسی کے اختیار میں ہیں۔ البتہ امر (خلافت و امامت) میری اولاد میں ہوگا۔

(من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۲۵۲؛ علل الشرائع: ۳۴۸؛ بحار الانوار: ۲۲/ ۲۹۱)

(حدیث: ۳)

جناب اصبغ بن نباتہؓ سے مروی ہے کہ مولا علی امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ۱۵۰ سال بعد تمہارے امراء کافر، امین و محافظ خائن اور علماء فاسق ہوں گے۔ تاجروں کی بہتات ہوگی، مگر تجارت کا منافع کم ہو جائے گا، سود عام ہوگا، زنا و بدفعلی سے پیدا ہونے والے بچوں کی کثرت ہوگی۔ معاشرہ بدفعلی اور مرد و زن کے ناجائز تعلقات سے بے حد آلودہ ہو جائے گا، نیکی کے کاموں کو برا سمجھا جائے گا، پست لوگوں کی آؤ بھگت کی جائے گی

https://downloadshiabooks.com/

اور مرد، مردوں پر اور عورتوں پر اکتفاء کریں گے۔ (یعنی وہ جنسی جذبات کی تسکین کے لیے نکاح کی سنت کو ترک کر کے ناجائز طریقے اختیار کریں گے۔)

ایک اور شخص نے مولا امیر المومنینؑ کا یہی فرمان نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے کہ جب آپؑ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی تو مجمع میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے سوال کیا: اے امیر المومنینؑ! جب ایسے حالات پیدا ہو جائیں تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

تو آپؑ نے فرمایا:

الهرب الهرب! فانه لا یزال عدل الله مبسوطا علی هذه الامة ما لم یمل قراؤهم الی امرائهم. و ما لم یزل ابرارهم ینهی فجارهم فان لم یفعلوا. ثم استنفروا فقالوا: (لا اله الا الله) قال الله فی عرشه: کذبتم لستم بها صادقین.

"اپنا دامن ان چیزوں سے بچانا اور ان سے دور بھاگنا! خدا کا عدل اس امت پر قائم رہے گا جب تک اس کے قرآن پڑھنے والے (علماء) امراء کی طرف جھکاؤ نہ کریں اور ان کے نیک افراد برے کام کرنے والوں کو برائی سے روکتے رہیں۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا اور بعد میں ان کے عمل کو برا جان کر (لا اله الا الله) کہا تو خدا اپنے عرش پر کہے گا: تم جھوٹے ہو تم نے اس کا حق ادا نہیں کیا۔" (بحار الانوار: ۵۲/۲۲۸)

(حدیث: ۴)

محمد بن ہمام نے بغداد میں اپنی رہائش گاہ پر ماہ رمضان ۳۲۷ ہجری میں، وہ کہتے ہیں: مجھ سے بیان کیا احمد بن مابنداذ نے سن ۲۸۷ھ میں، وہ کہتے ہیں: مجھ سے بیان کیا حسن بن علی بن فضال نے، وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا احمد بن ہلال نے، وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا سفیان بن ابراہیم جریری نے، انہوں نے نقل کیا

اپنے والد سے، انہوں نے ابو صادق سے اور انہوں نے امیر المومنین علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: بنی عباس آسانی کے ساتھ حکومت حاصل کر لیں گے اور انہیں اس کے لیے کوئی زیادہ زحمت درکار نہیں ہوگی۔ پھر اگر ان کے خلاف ترک، دیلم، سندھ، ہندوستان، بربر اور طیلسان متحد بھی ہو گئے تو ان کی حکومت کو نہ گرا سکیں گے۔ وہ اپنی حکمرانی کا عرصہ نہایت عیش و آرام کے ساتھ گزاریں گے۔ یہاں تک کہ ان کی طرف داری کرنے والے اور ان کے حکومتی کارندے ان سے دور ہونا شروع ہو جائیں گے۔

پھر خدا بنی عباس پر ایک بہادر اور طاقتور شخص کو مسلط کرے گا۔ وہ اس جگہ سے خروج کرے گا جہاں سے ان کی حکومت کی حد شروع ہوگی۔ وہ جس شہر سے گزرے گا اسے فتح کر لے گا۔ اس کے مقابلے میں جو بھی پرچم بلند ہوگا اسے سرنگوں کر دے گا اور نعمتوں (فضلات اور دیگر زمینی وسائل) کو تباہ و برباد کرتا چلا جائے گا۔ ہلاکت ہو اس کے لیے جو اس کے مقابلے میں آئے۔ پس وہ اسی طرح شہروں کے شہر فتح کرتا جائے گا اور اپنی فتح میری عترت میں سے ایک شخص کے نام کر دے گا۔ میری عترت کا وہ فرد حق بات کہے گا اور اس پر عمل کرے گا۔

اس کے بعد راوی نے لفظ طلح کی لغوی بحث کی ہے۔ جس کی یہاں ترجمے میں چنداں ضرورت باقی نہیں رہتی۔

(حدیث: ۵)

جناب محمد بن مسلمؒ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قائم آل محمدؑ کے قیام سے پہلے کچھ علامتیں ظاہر ہوں گی جو خدا کی طرف سے اس کے اہل ایمان بندوں کے لیے آزمائش کا ذریعہ ہوں گی۔

میں نے پوچھا: وہ کون سی علامات ہوں گی؟

فرمایا: وہ اس فرمان الٰہی میں ذکر ہوئی ہیں:

https://downloadshiabooks.com/

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ

"ہم ضرور تم لوگوں کو کچھ خوف، تھوڑی بھوک، مال و جان اور ثمرات کی کمی سے آزمائیں گے۔ اور صبر کرنے والوں کو بشارت دے دیجیے۔" (بقرہ)

یعنی اے اہل ایمان! ہم تمہیں آزمائیں گے خوف سے یعنی بنی عباس کے آخری ایام کے سخت حالات سے۔ بھوک سے یعنی قیمتوں میں اضافہ ہو جانے سے۔ اموال میں کمی سے یعنی تجارت کے بے کار ہونے اور اس کا منافع کم پڑ جانے سے۔ جانوں کے نقصان سے یعنی جلدی موت آنے سے۔ پھلوں کے نقصان سے یعنی زمین میں کاشت کی جانے فصلات وغیرہ کے مطلوبہ مقدار سے کم مقدار فراہم کرنے اور پھلوں کی برکت کم ہو جانے سے۔ اور وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ یعنی ان آزمائشوں میں ثابت قدم رہنے والوں کو قائم آل محمدؑ کے ظہور کی بشارت سنا دیجیے۔

پھر امام نے فرمایا: اے محمدؒ! یہ اس آیت کی تاویل ہے جو میں نے تم سے بیان کی ہے۔ خدا ارشاد فرماتا ہے کہ اس کی تاویل سوائے خدا اور علم میں کمال کو پہنچے ہوئے افراد کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ (آل عمران: ۷) (اکمال الدین: ۶۴۹؛ دلائل الامامۃ: ۲۵۹؛ الارشاد: ۳۶۱؛ اعلام الوری: ۴۳۲؛ الخرائج والجرائح: ۳/۱۱۵۳؛ کشف الغمہ: ۳/۲۵۴؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۵/۳۲)

(حدیث: ۶)

جناب ابو بصیرؒ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا: قائم آل محمدؑ کے قیام سے پہلے ایک سال ایسا ضرور آئے گا جس میں لوگوں کو بھوک کا سامنا کرنا پڑے گا، اس میں انہیں قتل کیے جانے، اموال کی کمی، جانوں اور ثمرات کے نقصان کا خوف لاحق ہو گا۔ پھر امام نے یہ آیت تلاوت کی: وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ

وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ

(اثبات الہداۃ: ۳/۴۳۷؛ تفسیر البرہان: ۱/۱۶۷؛ حلیۃ الابرار: ۲/۶۰۷؛ المحجہ: ۲۳؛ بحار الانوار؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ)

(حدیث: ۷)

جابر جعفیؒ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقرؑ سے اس فرمان الٰہی: وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ کی تفسیر معلوم کی تو آپؑ نے ارشاد فرمایا: اے جابرؒ! اس آیت میں مذکورہ آزمائشوں میں سے کچھ خاص ہیں اور کچھ عمومی۔ ان میں سے خاص آزمائش بھوک کی ہے، جو کوفہ میں ہو گی۔ خدا اس عذاب میں صرف دشمنان آل محمدؑ کو مبتلا کر کے ہلاک کرے گا۔ جہاں تک عمومی آزمائش کی بات ہے تو وہ شام میں ہو گی۔ اہل شام کو اس قدر خوف اور بھوک کا سامنا کرنا پڑے گا کہ اس سے قبل ایسی آزمائش کبھی نہ آئی ہو گی۔ بھوک قائم آل محمدؑ کے قیام سے پہلے اور خوف ان کے قیام کے بعد ہو گا۔

(تفسیر عیاشی: ۱/۶۸؛ اثبات الہداۃ: ۳/۴۳۷۔ بحار الانوار: ۵۲/۲۲۹؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۵/۳۱)

(حدیث: ۸)

امام محمد باقرؑ سے روایت منقول ہے کہ جب مولا امیر المومنینؑ سے اس فرمان الٰہی: کی تفسیر معلوم کی گئی تو آپؑ نے فرمایا: تین نشانیوں کے پورا ہونے تک قائمؑ کے ظہور کا انکار کرو۔ پوچھا گیا: وہ کون سی نشانیاں ہیں؟

تو آپؑ نے فرمایا: اہل شام کا آپس میں اختلاف کرنا، خراسان سے سیاہ جھنڈوں کا آنا، ماہ رمضان میں خوف کی نشانی کا ظاہر ہونا۔

https://downloadshiabooks.com/

کسی نے عرض کی: ماہ رمضان میں کون سی خوفناک نشانی سامنے آئے گی؟

فرمایا: کیا تم لوگوں نے قرآن کی یہ آیت نہیں پڑھی کہ اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایک ایسی نشانی نازل کر دیں جس کے آگے ان کی گردنیں جھکی رہ جائیں گی۔ یہ نشانی اس قدر وحشت ناک ہوگی اسے سن کر لڑکی اپنے پردے سے باہر آجائے گی اور سویا ہوا شخص یک دم گھبرا کر جاگ جائے گا اور جاگے ہوئے کے اوسان خطا ہو جائیں گے۔

(عقد الدرر: ۱۰۳، تاویل الآیات: ۲/۳۸۷، بحار: ۵۲/۲۲۹)

(حدیث: ۹)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ قائم کے ظہور کی پانچ علامات ہیں:

۱) سفیانی کا خروج۔ ۲) یمانی کا خروج۔ ۳) آسمان سے سنائی دینے والی چنگھاڑ۔
۴) نفس زکیہ کا قتل۔ ۵) بیداء کے مقام پر زمین کا نیچے دھنس جانا۔ (سابقہ حوالہ جات)

(حدیث: ۱۰)

داؤد بن سرحان سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ صادق آل محمدؑ نے ارشاد فرمایا: جس سال آسمان سے چنگھاڑ سنائی دے گی اس سے پہلے رجب کے مہینے میں ایک نشانی ظاہر ہوگی۔

میں نے پوچھا: وہ نشانی کیا ہوگی؟

فرمایا: چاند میں ایک چہرہ نمودار ہوگا اور ایک ہاتھ ظاہر ہوگا۔ (سابقہ حوالہ جات)

(حدیث: ۱۱)

عبداللہ بن سنان سے روایت کی گئی ہے، انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

آسمان سے ندا کا سنائی دینا (قائم کے ظہور کی) حتمی (نشانی) ہے، سفیانی کا خروج

حتمی ہے، یمانی کا خروج حتمی ہے، نفس زکیہ کا قتل کیا جانا حتمی ہے اور آسمان پر ایک ہاتھ کا ظاہر ہونا حتمی ہے۔

مزید فرمایا: ماہ رمضان کے مہینے میں ایک ایسی خوفناک نشانی ظاہر ہوگی جو سوئے ہوئے کو جگا دے گی، جاگتے ہوئے کو گھبراہٹ میں ڈال دے گی اور پردہ نشین عورت کو باہر لے آئے گی۔

(اثبات الہداۃ: [illegible] بحار الانوار: [illegible] معجم احادیث الامام المہدی: [illegible])

(حدیث: ۱۲)

امام علی رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اس امر سے پہلے سفیانی، یمانی، مروانی اور شعیب بن صالح کا خروج ہوگا۔ سو اس جیسے لوگوں کو کس طرح حق پہنچتا ہے کہ وہ اتنا بڑا دعویٰ کریں۔ (یہاں امام کا اشارہ محمد بن ابراہیم المعروف ابن طباطبا کی طرف ہے۔ وہ دعویٰ کرتا [illegible] کہ میں قائم ہوں۔ لعنہ اللہ)

(حدیث: ۱۳)

حضرت ابوبصیرؓ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

اذا رأيتم نارا من المشرق شبه الهردي العظيم تطلع ثلاثة ايام او سبعة فتوقعوا فرج آل محمد ان شاء الله عز وجل ان الله عزيز حكيم. ثم قال الصيحة لا تكون الا في شهر رمضان لان شهر رمضان شهر الله. الصيحة فيه هي صيحة جبرائيل الى هذا الخلق. ثم قال: ينادي مناد من السماء باسم القائم فيسمع من بالمشرق لا يبقى راقد الا استيقظ، ولا قائم الا قعد ولا قاعد الا قام على رجليه فزعا من ذلك الصوت. فرحم الله من اعتبر بذلك الصوت فاجاب. فان الصوت الاول هو

https://downloadshiabooks.com/

صوت جبرائيل الروح الامين.

ثم قال: يكون الصوت فى شهر رمضان ليلة جمعة ليلة ثلاث وعشرين فلا تشكوا فى ذلك، واسمعوا واطيعوا. وفى آخر النهار صوت الملعون ابليس اللعين ينادي: الا ان فلانا قتل مظلوما ليشكك الناس ويفتنهم. فكم فى ذلك اليوم من شاك متحير قد هوى فى النار. فاذا سمعتم الصوت فى شهر رمضان فلا تشكو فيه انه صوت جبرائيل. وعلامة ذلك انه ينادي باسم القائم واسم ابيه حتى تسمعه العذراء فى خدرها فتحرض اباها واخاها على الخروج. وقال: لا بد من هذين الصوتين قبل خروج القائم. صوت من السماء وهو صوت جبرائيل باسم صاحب هذا الامر واسم ابيه. و صوت الثاني من الارض هو صوت اللعين ابليس ينادي باسم فلان انه قتل مظلوما. يريد بذلك الفتنة فاتبعوا الصوت الاول واياكم والاخير ان تفتتنوا به.

وقال لا يقوم القائم الا خوف شديد من الناس وزلازل وفتنة، وبلا يصيب الناس طاعون من قبل ذلك. وسيف قاطع بين العرب، واختلاف شديد فى الناس وتشتت فى دينهم. و تغير من حالهم حتى يتمنى المتمنى الموت صباحا ومساء من عظم ما يرى من كلب الناس واكل بعضهم بعضا فخروجه اذا خرج يكون الياس والقنوط من ان يروا فرجا فيا

طوبى لمن ادركه وكان من انصاره والويل كل الويل لمن ناواه وخالفه، وخالف امره وكان من اعدائه.

وقال: اذا خرج يقوم بامر جديد، و كتاب جديد، وسنة جديد وقضاء جديد، على العرب شديد، وليس شانه الا القتل، لا يستبقي احدا، ولا تاخذه فى الله لومة لائم.

ثم قال اذا اختلاف بنو فلانه فيما بينهم فعند ذلك فانتظروا الفرج وليس فرجكم الا فى اختلاف بني فلان. فاذا اختلفوا فتوقعوا الصيحة فى شهر رمضان وخروج القائم ان الله يفعل ما يشاء ولن يخرج القائم ولا ترون ما تحبون حتى يختلف بنو فلان فيما بينهم. فاذا كان كذلك طمع الناس فيهم واختلفت الكلمة وخرج السفياني.

وقال لا بد لبني فلان من ان يملكوا. فاذا ملكوا ثم اختلفوا تفرق ملكهم، وتشتت امرهم، حتى يخرج عليهم الخراساني والسفياني، هذا من المشرق وهذا من المغرب يستبقان الى الكوفة كفرسي رهان، هذا من هنا و هذا من هنا حتى يكون هلاك بني فلان على ايديهما. اما انهم لا يبقون منهم احدا.

ثم قال: خروج السفياني واليماني والخراساني فى سنة واحدة فى شهر واحد فى يوم واحد نظام كنظام الخرز يتبع بعضه بعضا ليكون الباس من كل وجه، ويل لمن ناواهم، وليس فى الرايات راية اهدى من راية اليماني، هي راية هدى، لانه

https://downloadshiabooks.com/

يدعو الى صاحبكم . فاذا خرج اليماني حرم بيع السلاح على الناس وكل مسلم . واذا خرج اليماني فانهض اليه فان رايته راية هدى . ولا يحل لمسلم ان يلتوي عليه . فمن فعل ذلك فهو من اهل النار . لانه يدعو الى الحق والى طريق مستقيم .

ثم قال لي : ان ذهاب ملك بني فلان كقصع الفخار . وكرجل كانت في يده فخارة وهو يمشي اذ سقطت من يده وهو ساه عنها فانكسرت . فقال حين سقطت : هاه شبه الفزع . فذها ملكهم هكذا اغفل ما كانوا عن ذهابه .

وقال امير المؤمنين على منبر الكوفة : ان الله عزوجل ذكره قدر فيما قدر وقضى و حتم بانه كائن لابد منه انه ياخذ بني امية بالسيف جهرة . وانه ياخذ وقال لابد من رحى تطحن فاذا قامت على قطبها وثبتت على ساقطها بعث الله عليها عبدا عنيفا خاملا اصله . يكون النصر معه اصحابه الطويلة شعورهم . اصحاب السبال . سود ثيابهم . اصحاب رايات سود ويل لمن ناواهم . يقتلونهم هرجا . والله لكاني انظر اليهم والى افعالهم . وما يلقى الفجار منهم والاعراب الجفاة يسلطهم الله عليهم بلا رحمة فيقتلونهم هرجا على مدينتهم بشاطئ الفرات البرية والبحرية جزاء ما عملوا وما ربك بظلام للعبيد .

"جب تمہیں مشرق کی طرف سے ایک ایسی آگ دکھائی دے جو سرخ و زرد رنگ سے

رنگی ہوئی کسی بڑی چیز کی مانند نظر آ رہی ہو اور وہ تین یا سات دن اسی طرح نظر آئے تو توقع رکھنا، اس وقت اگر خدا نے چاہا تو قائم آل محمدؑ کا ظہور ہوگا۔ بے شک اللہ غالب ہے حکمت والا ہے۔ پھر فرمایا: ان کے ظہور سے پہلے جو چیخ سنائی دے گی وہ ماہ رمضان میں بلند ہوگی۔ کیونکہ رمضان خدا کا مہینہ ہے۔ اس میں جو چیخ بلند ہوگی وہ حضرت جبرائیلؑ کی طرف سے ہوگی اور وہ خدا کی مخلوق کو مخاطب کر کے اعلان کریں گے۔ پھر فرمایا: آسمان سے ایک منادی قائم کے نام کی ندا دے گا، جسے مشرق و مغرب کے تمام افراد سن لیں گے۔ اس وقت جو سو رہا ہوگا وہ بیدار ہو جائے گا، جو کھڑا ہوگا وہ بیٹھ جائے گا اور جو بیٹھا ہوگا وہ اس ندا کی گھبراہٹ سے اٹھ کر اپنے پیروں پر کھڑا ہو جائے گا۔ خدا اس شخص پر رحم کرے جو اس ندا کی طرف متوجہ ہو اور اس پر لبیک کہے۔ بے شک یہ پہلی ندا جو سنائی دے گی وہ حضرت جبرائیلؑ کی طرف سے ہوگی۔

پھر فرمایا: تیئیس ماہ رمضان شب جمعہ کو ایک اور ندا سنائی دے گی۔ اس میں شک نہ کرنا اور اسے سن کر اس پر عمل کرنا۔ اس دن کے آخری حصے میں ابلیس ملعون اونچی آواز میں کہے گا: "سن لو کہ فلاں (عثمان) بڑی مظلومیت کے ساتھ مارا گیا۔" اس خبیث کا مقصد لوگوں کو شک میں مبتلا کرنا اور ان کے درمیان فتنہ انگیزی کرنا ہوگا۔ خدا جانے اس دن کتنے لوگ حیرت و شک کا شکار ہو کر جہنمی ہو جائیں گے۔

سو جب تم ماہ رمضان میں اس (پہلی) ندا کو سنو تو اس میں شک نہ کرنا کہ یہ حضرت جبرائیلؑ کی آواز ہے یا نہیں۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ وہ قائم آل محمدؑ کا نام ان کے والد کے نام کے ساتھ لے کر ندا دیں گے۔ حتیٰ کہ اس ندا کو پردہ نشین عورت بھی سن لے گی اور اپنے باپ اور بھائی کو باہر نکلنے پر ابھارے گی۔

ایک مقام پر فرمایا: قائم آل محمدؑ کے ظہور سے دو آوازوں کا سنائی دینا ضروری ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

ایک نداء آسمان سے آئے گی۔ وہ جبرائیل امینؑ کی آواز ہوگی اور وہ قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کا نام نامی ان کے والد کے نام کے ساتھ لے کر منادی کریں گے۔

دوسری نداء زمین سے آئے گی۔ وہ ابلیس ملعون کی آواز ہوگی۔ وہ فلاں کا نام لے کر منادی کرے گا کہ اسے مظلومیت کے ساتھ مارا گیا۔ اس نداء سے شیطان کا مقصد لوگوں میں فتنہ کھڑا کرنا (اور انہیں شک و حیرت میں ڈالنا) ہوگا۔ لہٰذا اس وقت تم پہلی نداء پر لبیک کہنا۔ خبردار! کہیں ایسا نہ ہو کہ اس دوسری نداء کو سن کر فتنے میں پڑ جاؤ۔

قائم آل محمدؑ اس وقت قیام کریں گے جب لوگوں میں شدید قسم کا خوف و ہراس پھیلا ہوا ہوگا، زمین پر زلزلے آئیں گے، فتنہ و فساد پھیل جائے گا اور لوگوں کو سخت آزمائش کا سامنا ہوگا۔ اس سے قبل طاعون کی نحوست کو دیکھ چکے ہوں گے۔ مزید یہ کہ اس دور میں اہل عرب کے مابین تلوار کا سخت ترین مقابلہ ہوگا۔ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ حد سے زیادہ اختلاف کریں گے، دین میں فرقہ بندی کریں گے اور ان کی حالت اس قدر حقیر ہو جائے گی کہ وہ لوگوں کے وحشیانہ و بہیمانہ طرز عمل کو دیکھ کر صبح و شام موت کی تمنا کریں گے۔ اور بعض، بعض کا گوشت کھائیں گے۔ مگر جب وہ خروج کریں گے تو ان کا خروج لوگوں کو مایوسی و ناامیدی سے نکال دے گا۔

مبارک ہو اس شخص کو جو انہیں پالے اور ان کے انصار میں شامل ہو جائے۔ اور ہلاکت ہی ہلاکت ہو اس کے لیے جو ان کی مخالفت کرے، ان کے حکم کو تسلیم نہ کرے اور ان کے دشمنوں میں سے ہو۔

اس کے بعد فرمایا: وہ ایک جدید حکم، نئے طریقے اور نئے فیصلے کے مطابق قیام کریں گے۔ وہ اہل عرب کے ساتھ سختی سے پیش آئیں گے اور ان کا کام دشمنان خدا کو قتل کرنا ہی ہوگا۔ وہ کسی کو توبہ کا موقع دیں گے اور نہ خدا کے حکم کے معاملے میں کسی کی

باتوں کی کوئی پرواہ کریں گے۔

پھر فرمایا: جب بنی فلاں (عباس) آپس میں اختلاف کریں تو اس وقت ظہور کا انتظار (توقع) کرنا۔ تمہارے حالات اسی وقت بدلیں گے جب بنی عباس باہم اختلاف کریں گے۔ سو جب ان کے درمیان اختلافات ظاہر ہوں تو رمضان کے مہینے میں چیخ کے سنائی دینے اور قائم کے خروج کی امید رکھنا۔ بے شک خدا جو چاہے گا وہی کرے گا۔ قائم آل محمدؑ اس وقت تک خروج نہیں کریں گے اور نہ ہی تمہیں اچھے حالات دیکھنا نصیب ہوں گے، جب تک وہ ایک دوسرے کے ساتھ اختلاف نہ کریں۔ جو ایسا ہوگا تو لوگ ان کے بارے میں طمع میں پڑیں گے، ان کی باتیں مختلف ہوں گی اور سفیانی خروج کرے گا۔

مزید فرمایا: بنی عباس کا حکومت حاصل کرنا ایک امر ناگزیر ہے۔ مگر جب اس مقصد میں کامیاب ہو جائیں تو آپس میں اختلاف کریں گے اور بالآخر ان کی حکومت کا شیرازہ بکھر جائے گا اور ان کی بٹی ہوئی رسی کے بل کھل جائیں گے۔ حتیٰ خراسانی اور سفیانی ان کے خلاف قیام کریں گے۔ ان میں سے ایک مشرق کی طرف سے ان پر غارت گری کرے گا اور ایک مغرب کی طرف سے۔ ان دونوں کا مقصد ایک، مگر ان کی حکمت عملیاں جدا جدا ہوں گی۔ ایک ادھر سے یلغار کرے گا اور دوسرا ادھر سے۔ بالآخر وہ ان دونوں کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے۔ سن لو کہ اس وقت اُن (خاندان بنی عباس) میں کوئی ایک بھی باقی نہ رہے گا۔

پھر فرمایا: سفیانی، یمانی اور خراسانی کے خروج کا سال، مہینہ اور دن ایک ہوگا۔ وہ ریزہ کے مہروں کی مانند منظم ہو کر پے در پے آئیں گے۔ ان میں سے ہر ایک کی جنگ صورت دوسرے سے مختلف ہوگی۔ اس شخص کے لیے ہلاکت ہو کہ جو ان کے مقابلے

https://downloadshiabooks.com/

میں آئے۔ ان کے پرچموں میں یمانی کا پرچم سب سے زیادہ درست سمت کی جانب راہنمائی کرنے والا ہوگا۔ وہ ہدایت کا پرچم ہوگا، کیونکہ وہ لوگوں کو تمہارے امام کی طرف دعوت دے گا۔ جس وقت یمانی خروج کریں گے تو تمام لوگوں حتی کہ مسلمانوں پر بھی اسلحے کی خرید وفروخت پر پابندی لگا دیں گے۔ لہذا جب وہ خروج کرے تو اٹھ کر اس کے لشکر میں شامل ہو جانا۔ کچھ شک نہیں کہ اس کا پرچم، ہدایت کا پرچم ہے۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ ان کے لشکر میں شامل ہونے سے گریز کرے۔ تو جو ایسا کرے گا وہ جہنمی ہے۔ کیونکہ وہ محض حق اور صراط مستقیم کی طرف ہی دعوت دیں گے۔

پھر فرمایا: بنی عباس کی حکومت ایسے ختم ہو جائے گی جیسے مٹی کا پیالہ ٹوٹتا ہے۔ اس کی مثال اس طرح ہے کہ جیسے ایک شخص مٹی کا برتن ہاتھ میں لے کر چل رہا ہو وہ کہیں اپنے خیالات میں گم ہو اور اس کے ہاتھ سے وہ برتن گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ وہ اس کے ٹوٹنے کی آواز سن کر ایک دم سے چونک جائے۔ اسی طرح ان کی حکومت کا بھی تختہ الٹ جائے گا اور انہیں خبر تک نہ ہوگی۔

ایک دن امیر المومنینؑ نے کوفے کے منبر پر ارشاد فرمایا: خدائے عزوجل نے جو چیز مقدر کی جس کی قضا ٹھہرائی اور جسے حتمی قرار دیا ہے کہ وہ ہو کر رہے گا، وہ یہ کہ وہ بنی امیہ کی حکومت کو کھلے عام تلوار کے ذریعے تاخت وتاراج کرے گا اور بنی عباس سے اچانک تخت وسلطنت چھین لے گا اور انہیں کچھ خبر نہ ہوگی کہ ان کے ساتھ ہو کیا رہا ہے؟“

نیز فرمایا: چکی ضرور چلے گی۔ جب یہ اپنے قطب پر قائم اور اپنے پائے پر ثابت ہو جائے گی تو خدا اس کی طرف ایک اپنے بندے کو بھیجے گا جو بڑی سختی اور شدت کا مظاہرہ کرنے والا ہوگا۔ اس کی اصل گمنام ہوگی۔ (خدا کی) مدد اس کے ساتھ ہوگی۔ اس کے ساتھی لمبے بالوں والے ہوں گے۔ وہ دشمنوں کو للکاریں گے ان کے کپڑے سیاہ

اور وہ پرچم بھی سیاہ رنگ کے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ اس کے لیے ہلاکت جو ان کے مدمقابل آئے۔ وہ اپنے مخالفوں کے سر فضا میں اڑاتے چلے جائیں گے۔ اللہ کی قسم! گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ کس طرح سے اپنے دشمنوں کا قیمہ بنا رہے ہیں۔ ان میں سے جو بھی فاجروں اور جفاکار بدوؤں کے مقابلے میں نکلے گے خدا ان کو دشمنوں پر مسلط کرے گا اور نرمی و رحم دلی سے کام نہ لیں گے۔ وہ انہیں نہر فرات کے آبی وخشک دونوں کناروں پر ان کے شہروں کے اندر ہی واصل جہنم کر دیں گے۔ یہ سب ان کے کیے ہوئے اعمال کی سزا ہے اور نہ خدا تو اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔“

(الرجعۃ للاستر آبادی: ۱۰۵، معجم احادیث الامام المہدی: ج ۳ ص ۳۰۲)

(حدیث: ۱۴)

شرحبیل سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقرؑ سے قائم آل محمدؑ کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: ان کا ظہور اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک کہ آسمان سے ایک منادی ندا نہ دے، جسے تمام اہل مشرق ومغرب سن لیں۔ حتی کہ پردے میں بیٹھنے والی لڑکی بھی اسے سن لے گی۔

(اثبات الہداۃ: ج ۳ ص ۷۳۶، منتخب الاثر: ۵۰۴، معجم احادیث الامام المہدی: ج ۳ ص ۴۸۲)

(حدیث: ۱۵)

زیاد قندی سے مروی ہے، انہوں نے کئی ایک راویوں سے نقل کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ کیا سفیانی کا خروج حتمی امر ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ نفس زکیہ کا قتل بھی حتمی ہے، قائم کا ظہور بھی حتمی ہے، بیداء کے مقام پر زمین نیچے دھنس جانا بھی حتمی ہے، آسمان سے ایک ہاتھ کا ظاہر ہونا بھی حتمی ہے اور آسمان سے ایک آواز کا سنائی دینا بھی حتمی ہے۔

https://downloadshiabooks.com/

میں نے پوچھا: وہ آواز کیسی ہوگی؟

تو فرمایا: ایک منادی قائم آل محمدؑ کا نام انؑ کے والد گرامی کے نام کے ساتھ لے کر ندا دے گا۔ (اثبات الہداۃ: ۳/۳۶۷؛ منتخب الاثر: ۴۵۵؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/۳۵۰)

﴿حدیث:۱۶﴾

ابن ابی یعفور سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے مجھ سے فرمایا: اپنے ہاتھ میں بنی عباس کے فلاں شخص کے ہلاک ہونے کی نشانی رکھو اس کے ساتھ سفیانی کا خروج، نفس زکیہ کا قتل، لشکر کا زمین میں دھنسنا اور ایک آواز کا سنائی دینا۔

میں نے پوچھا: وہ آواز کیا ہوگی؟ کیا وہ کوئی ندا ہوگی؟

امام نے فرمایا: جی ہاں! اسی ندا سے صاحب الامر کی شناخت ہوگی۔

پھر فرمایا: جب بنی عباس کا فلاں شخص جہنم کی راہ لے لے گا تو اس وقت آسودگی ہی آسودگی ہوگی۔ (اثبات الہداۃ: ۳/۷۳۶؛ بحار الانوار: ۵۲/۲۳۴؛ بشارۃ الاسلام: ۱۱۶؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/۳۶۷)

﴿حدیث:۱۷﴾

عبایہ بن ربعی اسدیؒ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں مولا امیر المومنینؑ کی محفل میں گیا۔ میں آپؑ کی خدمت میں تشریف فرما لوگوں میں سے پانچواں اور عمر کے لحاظ سے سب سے چھوٹا تھا۔ میں نے سنا امیر المومنینؑ ارشاد فرما رہے تھے:

مجھ سے میرے بھائی رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

انی خاتم الف نبی و انک خاتم الف وصی. و کلفت ما لم

"میں ایک ہزار انبیاءؑ کا خاتم ہوں اور آپؑ ایک ہزار اوصیاءؑ کے خاتم ہیں۔ مجھے وہ علم سونپا گیا ہے جو ان کو نہیں سونپا گیا۔"

میں نے عرض کی: یا امیر المومنینؑ! مسلمانوں نے آپؑ کے ساتھ انصاف نہیں کیا!

انہوں نے فرمایا: اے بھتیجے! میرا مطلب وہ نہیں جو تو نے سمجھا ہے۔ خدا کی قسم میں ہزار ایسی باتوں کا علم رکھتا ہوں جنہیں سوائے میرے اور رسول خدا ﷺ کے دوسرا کوئی نہیں جانتا۔ یہ لوگ کتاب خدا کی ایک آیت پڑھتے ہیں، مگر اس میں اس طرح غور و تدبر نہیں کرتے جیسے اس کا حق بنتا ہے۔ وہ آیت یہ ہے:

وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ ۝

"اور جب ان پر وعدے کی مدت پوری ہو جائے گی تو ہم زمین سے ایک چلنے والے کو ان کے لیے نکالیں گے، جو ان سے کلام کرتے ہوئے کہے گا کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے۔" (النمل)

کیا میں تمہیں بتاؤں کہ کس وقت بنی عباس کی سلطنت کا خاتمہ ہو جائے گا؟

ہم نے کہا: کیوں نہیں، اے امیر المومنینؑ!

فرمایا: ان کی حکومت کا خاتمہ اس وقت ہوگا جب قریش سے ایک ایسے شخص کو حرمت والے دن اور حرمت والے شہر میں قتل کیا جائے گا جس کا خون بہانا حرام ہوگا۔ اس اللہ کی قسم! جس نے دانے کو پھاڑ کر اس میں سے سبز کونپل کو نکالا، اس واقعے کے بعد ان کی حکومت صرف پندرہ راتوں کی مہمان ہوگی۔

میں نے پوچھا: اس سے پہلے یا بعد بھی کچھ ہوگا یا نہیں؟

فرمایا: ماہ رمضان میں ایک چیخ سنائی دے گی جسے سن کر بیدار شخص جو اس بات ہو

https://downloadshiabooks.com/

جائے گا اور سویا ہوا بیدار ہو کر جاگ جائے گا۔ حتیٰ کہ پردہ نشین عورت اپنے پردے سے نکل آئے گی۔ (الرجعۃ لاسترآبادی: ۱۵۳؛ بحار الانوار: ۵۲ / ۲۳۲؛ معجم احادیث الامام المہدی: ۳ / ۸۹)

(حدیث: ۱۸)

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"بنی عباس کا حکومت حاصل کرنا ایک امر ہو کر رہے گا۔ لیکن جب ان کی حکومت قائم ہو جائے گی تو یہ باہم اختلاف کریں گے اور ان کا شیرازہ منتشر ہو جائے گا۔ پھر سفیانی اور خراسانی ان کے خلاف خروج کریں گے۔ ایک مشرق سے اور ایک مغرب سے۔ ان دونوں کا مقصد ایک، مگر ان کی حکمت عملیاں جدا جدا ہوں گی۔ ایک ادھر سے یلغار کرے گا اور دوسرا ادھر سے۔ حتیٰ کہ وہ سب ان دونوں کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے۔ پس تو کسی اس وقت ان (خاندان بنی عباس) میں کوئی ایک بھی باقی نہ رہے گا۔" (سابقہ حوالہ جات)

(حدیث: ۱۹)

ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا علی بن حسن تیملی نے وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا عمرو بن عثمان نے انہوں نے نقل کیا حسن بن محبوب سے اور انہوں نے جناب عبد اللہ بن سنان سے وہ کہتے ہیں: میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا۔ وہاں قبیلہ ہمدان کے ایک شخص نے امام سے عرض کی: یہ عامہ لوگ ہم پر طعن کرتے ہیں کہ تمہارے عقیدے میں ہے کہ آسمان سے ایک منادی صاحب الامر کا نام لے کر ندا دے گا!

اس کی بات سن کر امام نے تکیے کی ٹیک چھوڑ دی اور غضبناک ہو کر فرمایا: اسے مجھ سے نہیں، بلکہ "میرے بابا" کی طرف نسبت دے کر بیان کیا کرو۔ اس میں تمہارے لیے کوئی

حرج نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میرے بابا علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ بات کتاب خدا میں بالکل واضح موجود ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے: اگر ہم چاہیں تو ان کے لیے آسمان سے ایک نشانی نازل کر دیں، پھر ان کی گردنیں اس کے سامنے جھکی رہ جائیں۔ (سورۂ الشعراء: آیت ۴) بے شک اس وقت تمام اہل زمین کی گردنیں جھک جائیں گی اور جب وہ اس ندا کو سنیں گے تو اس پر ایمان لے آئیں گے۔ وہ ندا یہ ہوگی: الا ان الحق فی علی ابن ابی طالب و شیعتہ "آگاہ رہو کہ حق علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور ان کے شیعوں میں ہے۔"

اس کے اگلے روز ابلیس ہوا میں اتنا بلند ہو گا کہ اہل زمین کی نظروں سے چھپ جائے گا۔ اس کے بعد ندا دے گا: بے شک حق عثمان اور اس کے شیعوں میں ہے۔ اسے ظلم کے ساتھ قتل کیا گیا ہے۔ اٹھو اور اس کے خون کا بدلہ لو۔

امام نے فرمایا: اس کے بعد اہل ایمان پکی قسم کے ساتھ حق پر قائم رہیں گے اور وہ پہلی ندا ہے۔ مگر جن کے دلوں میں مرض ہو گا وہ شک میں پڑ جائیں گے۔ اللہ کی قسم! مرض سے مراد ہماری عداوت ہے۔ پھر وہ ہم سے لاتعلقی کا اظہار کریں گے اور ہم سے لڑنے کے لیے سامنے آ جائیں گے۔ وہ کہیں گے: بے شک پہلی منادی وہ اہل بیت کے جادو کا ایک اثر تھا۔ بعد ازاں انہوں نے یہ آیت تلاوت کی: وَإِن يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝

(تفسیر البرہان (سورۂ القمر): ۳ / ۲۵۹؛ ینابیع: ۲۵ / ۱۵؛ حلیۃ الابرار: ۲ / ۶۶۹؛ بحار الانوار: ۵۲ / ۲۹۴؛ معجم احادیث الامام المہدی: ۵ / ۲۹۳)

ابو الحسن شیبانی ابن الکاتب کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا محمد بن المفضل بن ابراہیم، سعدان بن اسحاق بن سعید، احمد بن حسین بن عبد الملک اور محمد بن احمد بن الحسن القطوانی سب نے۔ انہوں نے نقل کیا حسن بن محبوب

https://downloadshiabooks.com/

سے انہوں نے محمد بن مسلم سے (آگے ساری روایت وہی ہے جو اوپر گزر چکی ہے)

(حدیث:۲۰)

زرارہ بن اعین نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا: خدا آپ کی خیر کرے! یہ لوگ ہم پر طعنہ زنی کرتے ہیں کہ تمہارے عقیدے میں آسمان سے ایک منادی ندا دے گی، تو امام نے فرمایا: تم ان سے مجھ سے روایت کیا کرو بلکہ اس کی نسبت میرے والد بزرگوار کی طرف دے دیا کرو۔ میرے بابا علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اس کا ذکر کتاب خدا میں بھی موجود ہے۔ ارشاد رب العزت ہے کہ اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایک ایسی نشانی نازل کردیں جس کے آگے ان کی گردنیں جھک جائیں۔ (سورۂ شعراء ۴) اس آواز کو سن کر تمام زمین والے ایمان لے آئیں گے۔

لیکن اس کے اگلے روز ابلیس بھی زمین سے بلند ہو کر فضا و ہوا میں اس قدر آگے چلا جائے گا کہ لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو جائے گا۔ پھر وہ اس طرح ندا دے گا: آگاہ ہو کہ عثمان کو بڑی مظلومیت کے ساتھ مارا گیا ہے۔ خبردار اس کے خون کا انتقام لو۔ خدا جس کی برائی چاہتا ہو گا وہ آواز سنتے ہی وہ حق سے پھر جائیں گے اور کہنا شروع کر دیں گے کہ یہ شیعوں کا جادو ہے۔ حتی کہ وہ ہمارے متعلق بے پرواہ ہو جائیں گے اور کہیں گے یہ تم لوگوں کا جادو ہے۔ جیسا کہ خدا نے اس کی خبر پہلے ہی دے دی ہے وہ ارشاد ہے:

وَإِن يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ

اور یہ کوئی بھی نشانی دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ایک مسلسل جادو ہے۔ (سورۂ قمر)

(حدیث:۲۱)

محمد بن صامت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام

سے پوچھا: کیا اس امر (یعنی ظہور قائم) سے پہلے کوئی نشانی ظاہر ہوگی؟

تو انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں۔

میں نے کہا: کون سی بھلا؟

فرمایا: عباسی سلطنت کا خاتمہ ہوگا، سفیانی خروج کرے گا، نفس زکیہ کو قتل کیا جائے گا، زمین بیداء بیچ دھنس جائے گی اور آسمان سے ایک آواز سنائی دے گی۔

میں نے عرض کی: قربان جاؤں! مجھے خدشہ ہے کہ یہ کہیں زیادہ طول نہ پکڑ جائے۔

تو فرمایا کہ نہیں، یہ نشانیاں پشت کے مہروں کی مانند ہیں جو ایک دوسرے کے پیچھے ہوں گی۔

(حدیث:۲۲)

جناب ابو بصیرؒ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: قائم آل محمدؑ ان طاق سالوں میں سے کسی ایک سال میں قیام کریں گے: نو، ایک، تین، پانچ۔ مزید فرمایا: جس وقت بنی امیہ آپس میں اختلاف کریں گے تو ان کی حکومت ختم ہو جائے گی۔ ان کے بعد زمام اقتدار بنی عباس کے ہاتھ میں آئے گی اور وہ ایک لمبا عرصہ سلطنت و حکمرانی میں عیش و عشرت کے ساتھ گزاریں گے۔ یہاں تک کہ ان میں بھی پھوٹ پڑ جائے گی اور وہ اپنا تخت گنوا دیں گے۔

اس وقت تمام اہل مشرق و مغرب باہم اختلاف کریں گے۔ ہاں! اسی کے ساتھ ساتھ تمام اہل قبلہ بھی شدید ترین اختلاف و تصادم کی زد میں ہوں گے۔ ان پر خطرناک حالات سے لوگوں کی جان بھی جاری ہوگی۔ مگر انہیں ایک عرصے کے لیے ایسے ہی حالات میں گزارا کرنا پڑے گا۔ یہاں تک کہ ایک منادی آسمان سے ندا بلند کرے گا۔ لہٰذا جب وہ منادی ندا دے تو اس کی طرف دوڑ پڑنا۔ اللہ کی قسم! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ قائم رکن و مقام

https://downloadshiabooks.com/

ابراہیم کے درمیان موجود ہیں اور لوگوں سے ایک نئے حکم، ایک نئے معاہدے اور نئی آسمانی حکومت پر بیعت لے رہے ہیں۔ سن لو! ان کی زندگی کے آخری لمحات تک ان کے پرچم کہیں سے بھی ناکامی کے ساتھ نہیں پلٹے گا۔ (تاج المواليد: ۱۵۰؛ بحار الانوار ۵۲/ ۲۳۵؛ بشارۃ الاسلام: ۹۱؛ معجم احادیث الامام المہدی: ۳/ ۲۱۴)

﴿حدیث: ۲۳﴾

فضیل بن محمد سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: آسمان سے قائم آل محمدؑ کے نام کے ساتھ ندا کا سنائی دینا کتاب خدا میں واضح موجود ہے۔

میں نے پوچھا: خدا آپ پر رحمت نازل کرے کہاں اور کس سورت میں؟

تو جواب میں امام نے یہ آیات تلاوت فرمائیں:

طٰسٓمٓ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ۝

"طسم۔ یہ ایک واضح کتاب کی آیتیں ہیں۔ اگر ہم چاہتے تو آسمان سے ایسی آیت نازل کر دیتے کہ ان کی گردنیں خضوع کے ساتھ جھک جاتیں۔" (الشعراء)

جب لوگ اس ندا کو سنیں گے تو اس طرح اپنی گردنیں جھکا لیں گے کہ گویا ان کے سر پر پرندے بیٹھے ہیں، اگر ذرا اپنے سروں کو ہلایا تو وہ اڑ جائیں گے۔

﴿حدیث: ۲۴﴾

جناب ابوبصیرؒ سے روایت نقل ہوئی ہے وہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جس وقت بنو عباس مروان کے منبر پر چڑھ بیٹھیں گے تو عباسی حکومت کا آغاز ہو جائے گا۔ اس کے بعد فرمایا: میرے بابا سرکار باقر العلوم نے مجھے بتایا کہ آذربائیجان سے ایک آگ کا لگنا ناگزیر ہے۔ سو جس وقت وہ آگ روشن ہو تو اپنے گھروں کے اندر ہی محصور ہو جانا اور جب تک

ہم ہر جا کیں تم بھی نہ آنا۔ اس کے بعد جب ہم آل محمدؑ میں سے حرکت کرنے والا سامنے آئے تو بھاگ کر اس کے ساتھ مل جانا خواہ تمہیں پیٹ کے بل ہی جانا پڑے۔ اللہ کی قسم! گویا میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ وہ رکن و مقام کے مابین موجود ہیں اور لوگوں سے ایک نئے پیمان کے مطابق بیعت لے رہے ہیں۔ وہ اہل عرب کے ساتھ بہت سختی سے پیش آئیں گے۔ نیز فرمایا: اہل عرب کے لیے ہلاکت ہو اس شر سے جو ان کے قریب آ چکا ہے۔

﴿حدیث: ۲۵﴾

عبید بن زرارہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: قائم کے نام کی ندا دی جائے گی اور انہیں لایا جائے گا۔ وہ اس وقت مقام ابراہیم کے پیچھے کی طرف ہوں گے۔ ان سے کہا جائے گا کہ آپ کے نام کی ندا دی گئی ہے اب آپ کو کس کا انتظار ہے؟

اس کے بعد ان کا ہاتھ پکڑ کر بیعت کی جائے گی۔

اس حدیث کا راوی کہتا ہے کہ زرارہ نے مجھ سے کہا: خدا کا شکر ہے کہ ہم نے یہ بھی کہا کہ قائم ناگواری کے ساتھ اپنی بیعت لیں گے۔ ہم یہ تو صحیح طور پر نہیں جانتے کہ اس ناگواری کی وجہ کیا ہوگی؟ بہرکیف ناگواری کا اظہار کرنا گناہ نہیں ہے۔

﴿حدیث: ۲۶﴾

عمران بن امین سے روایت ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: قائم کے قیام سے پہلے ان نشانیوں کا پورا ہونا لازمی اور حتمی ہے: سفیانی کا خروج، بیداء کی زمین کا دھنسنا، نفس زکیہ کا قتل اور آسمان سے ندا کا سنائی دینا۔

﴿حدیث: ۲۷﴾

ناجیہ القطان سے منقول ہے کہ انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی زبان اطہر سے سنا کہ اس وقت منادی امام مہدی کا نام اور ان کے والد کے نام کے ساتھ لے کر ندا دے گا:

https://downloadshiabooks.com/

مہدی، آل محمدؑ میں سے ہیں۔ پھر شیطان بنی امیہ کے ایک شخص (ثالث) کا نام لے کر ندا دے گا کہ فلاں اور اس کے شیعہ کامیاب ہیں۔

(حدیث:۲۸)

جناب زرارہ سے مروی ہے کہ انہوں نے صادق آل محمدؑ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایک منادی آسمان سے ندا دے گا کہ فلاں شخص ہی امیر ہے۔ اس کے بعد وہ کہے گا: بے شک علیؑ اور اس کے شیعہ ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔

میں نے پوچھا: اس کے بعد امام مہدیؑ سے بھلا کون لڑے گا؟

تو فرمایا: شیطان بنی امیہ کے ایک شخص (ثالث) کا نام لے کر ندا دے گا کہ وہ اور اس کے شیعہ کامیاب ہیں۔

میں نے عرض کی: پھر لوگوں کو کیسے معلوم ہوگا کہ ان میں سچا منادی کون سا ہے اور جھوٹا کون سا؟

فرمایا: اس کی حقیقت کو وہ لوگ سمجھ لیں گے جو ہماری احادیث روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قیامت سے پہلے ان کا ظہور لازمی ہے۔ وہ جان لیں گے کہ وہ حق پر ہیں اور سچے ہیں۔

(حدیث:۲۹)

انہی سے روایت ہے، یہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا: خدا آپؑ پر رحمت نازل کرے، میں یہ سوچ کر حیران ہوتا ہے کہ جو لوگ بیداء میں لشکر کے زمین کے اندر دھنس جانے اور آسمانی ندا، جیسے عجائبات کو دیکھ چکے ہوں، قائمؑ ان کے ساتھ کس طرح لڑیں گے۔ (یعنی یہ نشانیاں دیکھ کر تو وہ ایمان لے آئیں گے اور جب وہ ایمان لے آئیں گے تو ان کے ساتھ جنگ کا جواز کیونکر پیدا ہو سکتا ہے؟!)

میرا سوال سن کر امامؑ نے فرمایا: شیطان انہیں اسی طرح ندا دے گا، جی کر

انہیں اسی طرح ندا دے کر بہکائے گا۔ جیسے عقبہ ثانیہ میں اس نے رسول خداؐ کے متعلق آواز بلند کی تھی۔

(حدیث:۳۰)

ہشام بن سالم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سرکار صادقؑ کی خدمت میں عرض کی کہ اسحاق کا بھائی جریری کہتا ہے کہ تم لوگوں کے بقول اس وقت دو ندائیں سنی جائیں گی۔ اب یہ فیصلہ کون کرے گا کہ ان میں سچا منادی کون ہے اور جھوٹا کون؟

تو امامؑ نے فرمایا: اس سے کہنا کہ جس نے ہمیں اس کے بارے میں خبر دی ہے وہ صادق ہے۔ ہرچند کہ تم اس کے واقع ہونے کا انکار کر رہے ہو۔

(بحارالانوار: ۵۲ر۲۹۵؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳ر۲۵۷)

(حدیث:۳۱)

ہشام بن سالم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سنا، امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا: دو دو ندائیں ہوں گی۔ ایک رات کے ابتدائی حصے میں، اور ایک دوسری رات کے آخری حصے میں۔

میں نے پوچھا: وہ کیسے؟

تو فرمایا: ایک ندا آسمان سے آئے گی اور ایک ابلیس کی طرف سے۔

میں نے پوچھا: ان میں سے ایک کو دوسری سے کیسے پہچانا جائے گا؟

فرمایا: جو پہلے سے اس کا ذکر سن چکا ہوگا وہ اسے پہچان لے گا۔

(حدیث:۳۲)

عبدالرحمن بن مسلمہ جریری سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام صادقؑ کی خدمت میں عرض کی: لوگ ہم پر طعنے کستے ہیں اور جگہ جگہ ہماری مذمت کرتے ہوئے

https://downloadshiabooks.com/

کہتے ہیں کہ جب وہ دونوں ندائیں سنائی دے گی تو کیسے معلوم ہوگا کہ ان میں سے حق کون سی اور باطل کون سی؟

امام نے فرمایا: تم ان کے جواب میں کیا کہتے ہو؟

میں نے کہا: ہمارے پاس اس کا کوئی جواب نہیں۔

فرمایا: ان میں سے حق پر حق ندا کی نشانی یہ ہے کہ اہل ایمان اس کے سنائی دینے سے پہلے اس پر ایمان لائیں گے اور اس کے سنائی دینے کے بعد اس کی تصدیق کریں گے۔ جیسا کہ خداوند عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

أَفَمَن يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَن يُتَّبَعَ أَمَّن لَّا يَهِدِّي إِلَّا أَن يُهْدَىٰ ۖ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝

"کیا جو حق کی طرف ہدایت کرتا ہے وہ زیادہ قابل اتباع ہے، یا وہ کہ جو ہدایت نہیں پاتا مگر یہ کہ دوسرے کی ہدایت کا محتاج ہے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے، یہ کیسے غلط فیصلہ کرتے ہو۔" (سورہ یونس)

(حدیث: ۳۳)

عبداللہ بن سنان سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا۔ آپ نے فرمایا: آسمان سے صاحب الامر کے نام کے ساتھ ایک منادی اس طرح ندا دے گا کہ اب امر فلاں بن فلاں کے لیے ہے۔ پھر اب اس میں جھگڑے کی کیا بات ہے؟

(حدیث: ۳۴)

جناب عبداللہ بن سنان نے کہا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

لا يكون هذا الامر الذي تمدون اعناقكم حتى ينادي مناد

من السماء: الا ان فلانا صاحب الامر فعلى م القتال؟

"یہ امر جس کی طرف تم نے گردنیں پھیلا رکھی ہیں اس وقت تک واقع پذیر نہ ہوگا جب تک ایک منادی آسمان سے یہ ندا نہ دے کہ فلاں تمہارا صاحب الامر ہے تو لڑائی کس بات کی ہے۔"

(حدیث: ۳۵)

عبداللہ بن سنان نے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں: میں نے سنا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جس موت اور تلوار کی کاٹ لوگوں کو ختم کرتی جائے گی، حتیٰ کہ لوگ اس حرم کے پاس پناہ لیں گے۔ اس وقت لڑائی کی شدت میں ایک سچا منادی ندا دے گا کہ یہ جنگ و لڑائی کس لیے؟ تمہارا آقا تو فلاں ہے۔

(حدیث: ۳۶)

جناب محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ سرکار باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ سفیانی کا خروج اور قائم آل محمد کا ظہور ایک سال میں ہوں گے۔

(حدیث: ۳۷)

حضرت ابوبصیر سے روایت نقل ہوئی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: لوگ میدان عرفات میں موجود ہوں گے تو ایک شخص تیز رفتار اونٹنی پر سوار ہو کر ان کے پاس آئے گا اور انہیں خلیفہ وقت کے مرنے کی اطلاع دے گا۔ اس کی موت کے وقت آل محمد اور بہت لوگوں کی کشائش کا وقت ہوگا۔

اس کے بعد فرمایا: جب تم آسمان پر مشرق کی طرف سے روشن ہونے والی علامت دیکھو جو مسلسل کئی راتوں تک لگی رہے گی۔ وہ وقت لوگوں کی راحت و آسائش کا ہوگا۔ یہ اس قائم آل محمد کے قیام سے تھوڑا پہلے دیکھی جائے گی۔

https://downloadshiabooks.com/

(حدیث:۳۸)

ابو طفیل سے مروی ہے کہ ابن الکواء نے امیر المومنینؑ سے غضب کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: انہیں ابھی اس کا وقت نہیں آیا۔ وہ بہت دور ہے۔ اس سے پہلے اموات در اموات ہوں گی اور ایک شخص انتہائی برق رفتار اونٹنی پر سوار ہوگا۔ تم کیا جانو کہ وہ تیز رو ناقہ سوار کیا ہے؟؟ جس کا پیٹ ایک تھیلی میں بند ہوگا۔ وہ لوگوں کو ایک خبر سنائے گا تو وہ اسے مار دیں گے۔ اس وقت غضب کا آغاز ہوگا۔

(حدیث:۳۹)

اسلم مکی سے مروی ہے۔ انہوں نے ابو طفیل سے روایت کیا ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے ارشاد فرمایا: خلیفہ کو مار دیا جائے گا۔ اس وقت اس کا آسمان میں کوئی عذر پیش کرنے والا ہوگا نہ زمین پر کوئی مدد کرنے والا۔ خلیفہ کی خلافت ضبط کرلی جائے گی حتی کہ وہ اس طرح زمین پر چلے گا کہ اس کا کسی دوسرے سے کوئی سروکار نہ ہوگا۔ اور اس کے بعد ایک کنیز کا بیٹا خلافت کی مسند پر بیٹھے گا۔

اسلم کہتے ہیں کہ اس وقت ابو طفیلؓ نے کہا: اے بھانجے! کاش میں اور آپؓ اس زمانے میں موجود ہوں؟

میں نے کہا: ماموں جان! آپؓ اس کی تمنا کیوں کرتے ہیں؟

انہوں نے کہا: کیونکہ حذیفہؓ نے مجھے بتایا ہے کہ اس وقت حکومت دوبارہ آلِ محمدؐ میں پلٹ آئے گی۔

(حدیث:۴۰)

جناب ابو بصیرؒ سے مروی ہے کہ امام محمد باقرؑ سے اس فرمانِ الٰہی: سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۔ کی تفسیر معلوم کی گئی

تو انہوں نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کی جانوں اور کائنات میں اپنی نشانیاں دکھائے گا حتی کہ ان کے لیے واضح ہو جائے گا کہ قائم آلِ محمدؐ کا خروج کرنا حق ہے۔ یہ خدا کی طرف سے ہے اور ایک دن مخلوق اسے ضرور دیکھے گی۔

(حدیث:۴۱)

جناب ابو بصیر سے ہی نقل ہوا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ اس فرمان الٰہی: عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ میں دنیا میں رسوائی کا عذاب کون سا ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا: اے ابو بصیر! اس سے بڑھ کر رسوائی کیا ہوگی کہ انسان اپنے گھر میں، اپنے کمرے کے اندر، اپنے بھائی اور گھر والوں کے ساتھ موجود ہو، پھر ایک دم اس کے اہل خانہ اپنے گریبان چاک کر لیں گے۔ جب لوگ پوچھیں کہ یہ شور واویلا کس لیے تو؟ انہیں بتایا جائے کہ فلاں شخص ابھی ہمارے پاس موجود تھا لیکن اچانک اس کی شکل مسخ ہوگئی۔

میں نے پوچھا: یہ قائمؑ کے قیام سے پہلے ہوگا یا بعد میں؟

تو فرمایا: نہیں، ان کے قیام سے پہلے۔

(اثبات الہداۃ: ۳/ ۷۳۰ ح ۵۳، بحار الانوار: ۵۲/ ۲۲۱)

(حدیث:۴۲)

یعقوب بن سراج کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ آپؑ کے شیعوں کے حالات کب بدلیں گے؟

تو انہوں نے جواب دیا کہ جب بنی عباس اپنی حکومت کے زمانے میں اختلاف کریں گے اور ان میں ایسی طمع پیدا ہو جائے گی جیسی پہلے نہ ہوگی۔ عرب شتر بے مہار کی طرح جو چاہیں گے کرتے جائیں گے۔ ہر کوئی اپنا دفاع کرنے کے لیے اسلحہ اٹھائے گا۔ اس

https://downloadshiabooks.com/

وقت سفیانی خروج کرے گا، یمانی اپنا علم بلند کرے گا، سید حسنی حرکت کریں گے اور اس امر کے مالک، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مواریث اپنے ساتھ لے کر مدینہ سے مکہ کی طرف نکلیں گے۔

میں نے پوچھا: وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متروکہ چیزوں میں سے کون کون سی چیزیں ہوں گی؟

امامؑ نے فرمایا:

اُن میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار، آپ کی زرہ، عمامہ، چادر، پرچم، عصا، گھوڑا، سامان جنگ (جیسے تیر اور نیزہ وغیرہ) اور آپ کے گھوڑے کی زین شامل ہوگی۔

(الکافی :۸/ ۲۲۴؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ : ۳/ ۳۹۷؛ بحار الانوار: ۵۲/ ۲۲۲؛ بشارۃ الاسلام: ۱۳۳)

﴿حدیث: ۴۳﴾

یعقوب بن سراج سے مروی ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آپ کے شیعوں کے لیے کشائش و آسودہ کے دن کب آئیں گے؟ تو امامؑ نے ان کے جواب میں فرمایا: جس وقت بنی عباس اپنی حکومت کے زمانے میں ایک دوسرے سے اختلاف کریں گے۔۔۔ (اس کے بعد حدیث بالکل ویسے ہے جس طرح اوپر گزری ہے۔) البتہ اس میں یہ بیان اضافی ہے: وہ مکہ پہنچ کر ایک اونچی سی جگہ پر ٹھہریں گے۔ پھر تلوار کو میان سے باہر نکالیں گے زرہ پہنیں گے، اپنا پرچم اور چادر ہوا میں لہرائیں گے، سر پہ عمامہ باندھیں گے اور اپنا عصا ہاتھ میں لے کر خدا سے ظہور کی دعا کریں گے۔ آپ کے ایک ماننے والے کو اس کا علم ہوگا تو وہ جا کر سید حسنی کو اس خبر سے آگاہ کرے گا۔ یہ خبر سن کر سید حسنی لوگوں کو خروج کی دعوت دیں گے۔ مگر اہل مکہ ان کے خلاف کھڑے ہو جائیں گے اور انہیں شہید کر کے ان کا سر شام بھیج دیں گے۔ اس وقت صاحب الامر ظہور کریں گے اور لوگ ان کی بیعت کریں گے اور ان

کے حکم کی تعمیل کریں گے۔ امام زمانہ اس شامی کی سرکوبی کے لیے مدینہ کی جانب ایک لشکر روانہ کریں گے جن کے ذریعے خدا اس شامی کے لشکر کو نیست و نابود کر دے گا۔ چنانچہ اس روز مدینہ میں اولادِ علیؑ میں سے جو بھی موجود ہوگا وہ مکہ کی طرف بھاگ جائے گا اور جا کر صاحب الامر کے لشکر میں شامل ہو جائے گا۔ پھر صاحب الامر عراق کی سمت حرکت کریں گے اور مدینہ کی طرف ایک لشکر روانہ کریں گے اور اپنے خاندان کے افراد کو بھی حکم دیں گے کہ واپس مدینہ لوٹ جائیں۔ (مصادر مذکورہ)

﴿حدیث: ۴۴﴾

احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا آپؑ نے فرمایا: "اس امر (یعنی ظہور قائمؑ) سے پہلے بیوح ہوگا۔"

اس وقت میں نہ سمجھ سکا کہ امامؑ نے کیا کہا ہے۔ پھر اتفاق سے میں حج پر گیا اور ایک اعرابی کی زبان سے سنا، وہ کہہ رہا تھا کہ یہ دن بیوح ہے۔ میں نے اس سے پوچھا: یہ بیوح کا کیا مطلب ہے؟

اس نے کہا: شدید گرمی والا۔ (اس طرح امام علی رضا علیہ السلام کے فرمان کا مطلب یہ ہوا کہ قائمؑ کے ظہور سے پہلے سخت گرمی ہوگی۔)

﴿حدیث: ۴۵﴾

بدر بن خلیل اسدی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے ہمراہ تھا، انہوں نے قائمؑ کے ظہور سے پہلے دو نشانیوں کے ظاہر ہونے کا ذکر کیا کہ جو حضرت آدمؑ کے زمین پر آنے سے اب تک کبھی ظاہر نہیں ہوئیں۔ اور وہ یہ کہ ماہِ رمضان کے نصف میں سورج کو گہن لگے گا اور اس کی آخری تاریخ کو چاند کو گہن لگے گا۔

یہ سن کر محفل میں سے ایک شخص اٹھا اور بولا: فرزند رسولؐ! نہیں بلکہ سورج گرہن

https://downloadshiabooks.com/

ماہِ مبارک کے آخر میں اور چاند گرہن اس کے نصف میں ہوگا۔ [1]

اس پر امامؑ نے فرمایا: میں جو کہہ رہا ہوں، مجھے اس کا پورا پورا علم ہے۔ یہ دو ایسی نشانیاں ہیں جو حضرت آدمؑ کے دنیا میں تشریف لانے سے اب تک ظاہر نہیں ہوئیں۔

(الکافی: ۸/ ۲۱۲؛ الارشاد: کشف الغمہ: ۳/ ۲۵۰؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/ ۲۵۱)

﴿حدیث: ۴۶﴾

کمیت کے بھائی ورد سے روایت نقل ہوئی ہے، انہوں نے امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

"اس امر سے پہلے مہینے کی پچیس تاریخ کو چاند گرہن اور پندرہ تاریخ کو سورج گرہن لگے گا۔ یہ رمضان مبارک کے مہینے میں ہوگا اور اس وقت نجومیوں کے حساب و پیش گوئیاں ختم ہو جائیں گی۔" (الکافی: ۸/ ۲۱۲؛ الارشاد: ۳۵۹؛ اعلام الوریٰ: ۴۲۹؛ الخرائج والجرائح: ۳/ ۱۱۵۸؛ کشف الغمہ: ۳/ ۲۵۰؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/ ۲۵۱)

﴿حدیث: ۴۷﴾

جناب ابوبصیر سے مروی ہے، انہوں نے امام جعفر صادقؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کی نشانی ماہِ رمضان کی تیرہ اور چودہ کی درمیانی رات سورج گرہن لگتا ہے۔

[1] اس کی وجہ یہ ہے علم نجوم کے ماہرین کے حساب کے مطابق چاند گرہن مہینوں کے وسط میں اور سورج گرہن مہینوں کے آخر میں ہوتا ہے۔ خواہ جزوی ہو یا مکمل۔

﴿حدیث: ۴۸﴾

صالح بن سہل سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے اس فرمانِ الٰہی سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۝ کی تفسیر میں ارشاد فرمایا:

"اس کی تاویل (آگ کے) اس عذاب میں ظاہر ہوگی جو ثویہ میں واقع ہوگا۔ حتی کہ وہ چلتے چلتے کناسہ بنی اسد تک پہنچ جائے۔ پھر قبیلہ ثقیف سے گزرے گی اور تمام دشمنانِ آلِ محمدؐ کو جلا ڈالے گی۔ یہ قائمؑ کے خروج سے پہلے ہوگا۔" (المحجہ: ۲۳۳؛ تفسیر البرہان؛ بحار الانوار: ۵۲/ ۲۴۳؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۵/ ۳۵۹)

﴿حدیث: ۴۹﴾

جناب جابر سے روایت ہے، کہ ایک دن سرکار باقر العلومؑ نے ارشاد فرمایا: تم اس سورۃ کو کس طرح پڑھتے ہو؟ میں نے پوچھا: کون سی سورت؟

تو فرمایا: یہ سورت: سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۝

اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایک مانگنے والے نے عذاب مانگا، بلکہ اس کی تفسیر یہ ہے کہ ایک بہنے والی سیل رواں ہوئی۔ [1] اور یہ وہ آگ ہے جو ثویہ میں روشن ہوگی۔ پھر

[1] عربی لغت سے دلچسپی رکھنے والوں یہاں ایک قابل غور نکتہ ہے۔ اور وہ یہ کہ امام باقر علیہ السلام کے فرمان کے مطابق یہاں سائل (یعنی درمیان والا حرف ہمزہ) نہیں، جس کا معنی سوال کرنا بنتا ہے، بلکہ یہاں سال (درمیان والا حرف "الف" ہے جو 'ی' سے منقلب ہے)۔ اور اس کا معنی ہے کسی چیز کا بہنا اور جاری ہونا۔ اب اگر یہ کہا جائے کہ امام نے اسے ماضی کے صیغہ کے ساتھ کیوں تعبیر کیا ہے جبکہ یہ واقع مستقبل میں رونما ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ جس چیز کا واقع ہونا حتمی و ناگزیر ہو اس کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ یہ ہو گیا ہے۔ جیسا کہ کئی ایک آیات میں قیامت کے واقع ہونے کو ماضی کے صیغہ کے بیان کیا گیا ہے۔ حالانکہ وہ ابھی واقع نہیں ہوئی۔ (از مترجم)

https://downloadshiabooks.com/

وہاں سے پھیلتے پھیلتے کناسہ بنی اسد تک آجائے گی، اور اس کے بعد قبیلہ ثقیف سے گزرے گی اور آل محمدؐ کے جس دشمن کو پائے گی اسے جلا ڈالے گی۔

(حدیث:۵۰)

ابو خالد کابلی سے منقول ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: میں لگتا ہے کہ میں کچھ لوگوں کو دیکھ رہا ہوں جنھوں نے حق کا مطالبہ کرنے کے لیے مشرق سے خروج کیا مگر انھیں حق نہیں دیا گیا۔ چنانچہ وہ اس مقصد کے لیے دوبارہ نکلے اور دوسری بار بھی اسی طرح محروم رہے۔ یہ دیکھ کر انھوں نے تلواریں اپنے کندھوں پر رکھ لیں اور اس کے بعد حق کا مطالبہ کیا تو ان کا مطالبہ مان لیا گیا۔ مگر وہ اس پر راضی نہیں ہوتے اور قیام کرتے ہیں۔ وہ اس حق کو تمہارے آقا (ولی امرؑ) کے علاوہ کسی کو نہ دیں گے۔ اس جنگ میں ان کے جو افراد مارے جائیں گے وہ شہید ہوں گے۔ البتہ اگر میں اس زمانے میں موجود ہوتا تو اپنی جان صاحب الامرؑ کے لیے باقی رکھتا۔ (بحار الانوار: ۵۲ر ۲۴۳؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳ر ۲۹۹)

(حدیث:۵۱)

جناب معروف بن خربوذؒ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم جب بھی سرکار باقر علیہ السلام کی خدمت میں گئے تو انھوں نے یہی کہا: خراسان، خراسان، سجستان، سجستان۔ (گویا وہ ہمیں قیام کی بشارت دے رہے تھے۔)

(حدیث:۵۲)

ابو الجارودؒ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا، آپؑ نے ارشاد فرمایا: جس وقت بچے کی بیعت ظاہر ہوگی تو ہر تلوار رکھنے والا اپنی تلوار اٹھا کر قیام کرے گا۔

(حدیث:۵۳)

جناب ہشام بن سالم سے روایت ہے، انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: یہ امر اس وقت تک ظاہر نہ ہوگا جب تک لوگوں کی تمام اصناف و اقوام مسند اقتدار پر براجمان نہ ہوں۔ تاکہ کسی کو یہ کہنے کی جرات نہ ہو کہ اگر ہمیں حکومت ملتی تو ہم عدل سے کام لیتے۔ اس سب کے بعد قائم آل محمدؐ حق و عدالت کے ساتھ قیام کریں گے۔

(حدیث:۵۴)

جناب زرارہؒ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا آسمان سے ندا کا سنائی دینا حق ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: جی ہاں خدا کی قسم! وہ ہوگی۔ حتی کہ سب لوگ اسے اپنی اپنی زبان میں سنیں گے۔ مزید فرمایا: یہ امر اس وقت تک نہ ہوگا جب تک دس میں نو حصے لوگ مر نہ جائیں۔

(حدیث:۵۵)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل ہوئی ہے کہ امیر المومنینؑ نے ان نشانیوں کے بارے میں بھی ارشاد فرمایا ہے جو قائمؑ کے قیام کے بعد ہوں گی۔ جیسا کہ امام حسین علیہ السلام نے ان سے پوچھا کہ اے امیر المومنینؑ! خدا اس زمین کو ظالموں کے وجود سے کب پاک کرے گا؟ تو انھوں نے ارشاد فرمایا: یہ اس وقت تک نہیں ہوگا جب زمین پر ناحق خون ریزی نہ کی جائے ۔۔۔۔۔ (اس کے بعد امامؑ نے ایک طویل حدیث ارشاد فرمائی جس میں بنی امیہ اور بنی عباس کی حکومت کا ذکر کیا۔) پھر فرمایا: جب تک ایک قیام کرنے والا خراسان میں قیام کر کے پرچم بلند کرے گا اور کوفہ اور ملتان پر اپنا تسلط حاصل کرے گا اس کے بعد بنی کاوان

https://downloadshiabooks.com/

کے جزیرہ سے تجاوز کر جائے گا۔ [1] پھر آل محمدؐ میں سے ایک جیلان میں قیام کرے گا اور آبر اور وطمان اس کی دعوت پر لبیک کہیں گے۔ [2] میرے بیٹے کی نصرت کے لیے ترک کے اطراف وجوانب سے جھنڈے بلند ہوں گے۔ وہ جنگ وجدل میں پھنس جائیں گے۔ جب بصرہ ویران ہو جائے گا تو امیر الامراء مصر میں قیام کریں گے۔

اس کے بعد مولائے متقیان نے ایک طویل حکایت ذکر کی۔ پھر فرمایا:

اذا جهزت الالوف ، و صفت الصفوف و قتل الكبش الخروف ، هناك يقوم الآخر ، و يثور الثائر ، و يهلك الكافر ، ثم يقوم القائم المأمول ، و الامام المجهول ، له الشرف و الفضل ، وهو من ولدك يا حسين عليه السلام ! لا ابن مثله يظهر بين الركنين في دريسين ، باليين ، يظهر على الثقلين ، و لا يترك في الارض دمين ، طوبى لمن ادرك زمانه و لحق اوانه ، و شهد ايامه

"جب ہزاروں افراد کے لشکر تیار ہوں گے، صفیں آراستہ کی جائیں گی اور سب سے بڑے سردار کو مار دیا جائے گا تو ایک اور شخص قیام کے لیے کھڑا ہو جائے گا۔ وہ فتنہ انگیزی کرنے والے کو مار دے گا اور کافر کو واصل جہنم کر دے گا۔ اس کے بعد سب کی امیدوں کا مرکز قائم آل محمدؐ عجل اللہ فرجہ الشریف قیام کریں گے جو ایسے امام ہوں گے کہ لوگ ان کے حق سے بے خبر ہوں گے۔ وہ صاحب شرف وفضیلت ہوں گے۔

اے حسینؑ! وہ آپ کے بیٹوں میں سے ہوں گے۔ اور بے مثال بیٹے ہوں گے۔

---

[1] بنی کاوان، عمان اور بحرین کے درمیانی خلیج میں ایک بہت بڑا جزیرہ ہے۔ وہاں چھوٹی چھوٹی بستیاں اور زرخیز زمینیں ہیں۔

[2] آبر: استر آباد کے قریب ایک گاؤں ہے اور وطمان اصفہان کی ایک بستی کا نام ہے۔

وہ دو بوسیدہ چادروں میں دو رکنوں (رکن یمانی و مقام ابراہیمؑ) کے مابین ظہور کریں گے۔ ان کا ظہور جنات اور انسان دونوں گروہوں کے لیے ہوگا۔ وہ زمین سے شر وفساد کا خاتمہ کر دیں گے۔ مبارک ہو اس شخص کو جو ان کا زمانہ پائے، ان کے لشکر کا حصہ بنے اور ان کے قیام میں شہید ہو جائے۔"

(بحار الانوار: ۵۲/ ۲۳۵؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۵/ ۲۸۳)

(حدیث: ۵۶)

یونس بن ظبیان سے روایت ہے، انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب شب جمعہ آتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر ایک عظیم الشان فرشتے کو نازل کرتا ہے۔ جب فجر طلوع ہوتی ہے تو بیت المعمور کے اوپر عرش (مسند) پہ بیٹھ جاتا ہے۔ اس کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مولائے کائنات علیہ السلام، امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کے منبر نصب کیے جاتے ہیں تو وہ ان پر تشریف فرما ہوتے ہیں اور تمام فرشتے، انبیاء اور مومنین ان کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں۔ جب زوال آفتاب کا وقت ہوتا ہے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارگاہ ایزدی میں عرض کرتے ہیں: اے میرے رب! تیرا وہ وعدہ کب پورا ہوگا جو تو نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ اور وہ اس آیت میں ہے:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَـيْـــًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

"اللہ تعالیٰ نے تم میں ایمان وعمل صالح بجا لانے والوں سے وعدہ کیا کہ وہ انھیں زمین

https://downloadshiabooks.com/

اللہ عطا کرے گا جیسے ان سے پہلے لوگوں کو عطا کیا۔ اور اس نے ان کے لیے جو دین پسند کیا ہے اسے ان کے لیے غالب کرے گا اور خوف کے بعد ان کی حالت کو امن سے بدل دے گا۔ پھر وہ میری ہی عبادت کریں گے اور کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد کافر ہو جائے تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں۔" (سورہ نور)

اس کے بعد ملائکہ اور دوسرے انبیاء بھی اسی دعا کو دہرائیں گے۔ پھر رسول خدا ﷺ، مولا علی علیہ السلام اور حسنین شریفین سجدے میں جا کر دعا کریں گے: اے اللہ! (ظالموں پر) اپنا غضب نازل کر کہ تیری حرمت کو پامال کیا گیا، تیرے برگزیدہ بندوں کو بے دردی سے مار دیا گیا اور تیرے صالح بندوں کی انتہا بے قدری کی گئی۔

پھر خدا جو چاہے گا وہ کرے گا۔ اور یہ وعدہ ایک مقررہ دن میں پورا ہوگا۔

(تفسیر البرہان: ۳ ص ۱۳۶؛ بحار الانوار: ۵۳ ص ۱۰۴؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۵ ص ۲۸۳)

﴿حدیث: ۵۶﴾

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب مسجد کوفہ کی دیوار پیچھے کی طرف سے گر جائے کہ جو جناب ابن مسعودؓ کے گھر کے بالمقابل ہے تو اس وقت بنی عباس کی حکومت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ ہاں جو شخص اس دیوار کو گرائے گا وہ اسے دوبارہ تعمیر نہیں کرے گا۔

(الارشاد: ۳۶۰؛ الخرائج والجرائح: ۳ ص ۱۱۶۳؛ کشف الغمہ: ۳ ص ۲۵۰)

﴿حدیث: ۵۷﴾

امام صادق علیہ السلام سے ہی روایت نقل ہوئی ہے کہ قائم آل محمدؐ اس وقت تک قیام نہ کریں گے جب تک بارہ دیگر افراد قیام نہ کر لیں وہ سب کے سب دعویٰ کریں گے کہ انہوں نے امامؑ کے ساتھ ملاقات کی ہے مگر انہیں جھٹلا دیں گے۔ (روایت غیبت طوسی: امامؑ انہیں جھٹلا دیں گے۔) (اثبات الہداۃ: ۳ ص ۷۳۸؛ بحار الانوار: ۵۲ ص ۲۴۴؛ اعلام الوری: ۴۳۲؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳ ص ۲۸۸)

﴿حدیث: ۵۸﴾

صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا کہ قائم کے قیام سے پہلے قیس کی جنگ شروع ہوگی۔

(مصادر بالا)

﴿حدیث: ۵۹﴾

عبید بن زرارہ سے مروی ہے کہ امام صادق علیہ السلام کے سامنے سفیانی کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: اس نے کہاں خروج کیا ہے؟ جس نے یمن میں شکست و ہزیمت کا سامنا کرنا ہے اس نے ابھی تک خروج نہیں کیا۔ (محولہ بالا مصادر)

﴿حدیث: ۶۰﴾

امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ قائم کے قیام سے پہلے سرخ موت، سفید موت، موسمی اور بے موسمی ٹڈیاں ظاہر ہوں گی۔ وہ خون کی مانند سرخ ہوں گی۔ "سرخ موت" سے مراد تلوار کی کاٹ اور "سفید موت" سے مراد طاعون کا حملہ ہے۔ (مصادر بالا)

﴿حدیث: ۶۱﴾

جناب اصبغ بن نباتہؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مولا علیؑ نے فرمایا:

ان بین یدی القائم سنین خداعة یکذب فیها الصادق و یصدق فیها الکاذب و یقرب فیها الماحل

قائم کے قیام سے پہلے شبہات ڈالنے والے سال آئیں گے۔ ان میں سچے کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا کہا جائے گا اور مکاری و چغلی کرنے والے کو عزت و مرتبہ عطا کیا جائے گا۔ ایک حدیث میں ہے کہ "و ینطق فیها الرویبضة" ان سالوں میں رویبضہ بولے گا۔" (یعنی بڑے بڑے عہدوں پر نااہل لوگوں کو بٹھا دیا جائے گا۔)

راوی کہتا ہے: میں نے پوچھا کہ رویبضہ اور ماحل سے کیا مراد ہے؟

https://downloadshiabooks.com/

تو فرمایا: کیا تم لوگوں نے قرآن میں یہ ارشادِ خدا نہیں پڑھا: وھو شدید المحال (سورہ رعد: ۱۳) اس میں خدا یہ کہنا چاہتا ہے کہ وہ بڑی محکم تدبیر کرنے والا ہے۔

میں نے پوچھا: اور محال کا کیا مطلب ہے؟

فرمایا: تدبیر کرنے والا۔[1]

(حدیث: ۶۲)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ "قرقیسا"[2] میں خدا کا ایک دسترخوان ہے۔ آسمان سے اترنے والا ایک منادی ندا دے گا: اے آسمان کے پرندو! اے زمین کے وحشی درندو! آؤ ظالموں کے گوشت سے اپنے شکم بھرو۔ (اثبات الہداۃ: ج ۳ ص ...؛ بحار الانوار: ج ۵۲ ص ۲۴۶؛ معجم احادیث الامام المہدی: ج ۳ ص ۲۵۳)

(حدیث: ۶۳)

امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ قائم کے نام کی اس طرح ندا دی جائے گی: اے فلاں ابن فلاں! اٹھیے! (مصادر بالا)

---

[1] اس روایت میں مکر اور محال دو الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ جن کا معنی فریب، حیلہ، مکاری سے کام لینا، چالاکی دکھانا اور تدبیر کرنا وغیرہ ہے۔ تمام ذی شعور یقیناً ہماری اس بات سے اتفاق کریں گے کہ لفظ کا عملی استعمال اس کے معنی پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتا ہے۔ جب یہ الفاظ کسی کم ذات پر بولے جائیں تو ان کے معنی میں پستی پائی جائے گی اور اگر ان کا استعمال کسی عالی مرتبت شخصیت کے لیے کیا جاتا ہے تو ان کے معنی میں بلندی پائی جائے گی۔ بہت سے لوگوں نے اسی وجہ سے غلط کمائی اور قرآن کے تحت ہے میں خدا کو مکر کرنے والا لکھا۔ (معاذ اللہ) (از مترجم)

[2] یہ خابور اور فرات کے درمیان ایک علاقہ ہے۔ (از مترجم)

(حدیث: ۶۴)

جابر جعفیؓ سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اے جابر! قائم اس وقت تک قیام نہیں کریں گے جب تک کہ شام میں ایسا فتنہ نمودار نہ ہو جو سب لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لے۔ وہ اس سے نکلنے کی راہیں ڈھونڈیں گے مگر نہ پا سکیں گے۔

(حدیث: ۶۵)

جناب محمد بن مسلمؓ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: دمشق کی طرف سے اچانک سنائی دینے والی آواز کے منتظر رہو، اس میں تمہارے لیے بہت بڑی بشارت ہوگی۔

(حدیث: ۶۶)

جابر جعفیؓ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

اے جابرؓ! زمین کے ساتھ چمٹ کر رہو اور اپنے ہاتھ پاؤں کو حرکت نہ دو، یہاں تک کہ تم یہ نشانیاں نہ دیکھ لو جو میں تم سے بیان کرنے لگا ہوں۔ وہ نشانیاں یہ ہیں:

سب سے پہلے تو بنی عباس اختلاف کریں گے، میرا نہیں خیال کہ تم اس زمانے کو پا لو البتہ یہ کہ میرے بعد اس حدیث کی میری طرف نسبت دے کر آگے نقل کرو۔ پھر ایک منادی آسمان سے ندا دے گا۔ دمشق کی جانب سے تمہیں فتح کی آواز سنائی دے گی۔ (اس کی) بستیوں میں سے جابیہ نامی ایک بستی زمین میں دھنس جائے گی، پھر لوگ مسجد دمشق کا دایاں حصہ گرا دیں گے۔ ترک کے اطراف سے ایک جماعت خروج کرے گی۔ ان کے پیچھے پیچھے اہل روم بھی جنگ کی آگ بھڑکا دیں گے۔ اہل ترک آگے بڑھ کر جزیرہ میں پڑاؤ ڈالیں گے اور روم سے خروج کرنے والے رملہ میں قیام کریں گے۔ اے جابر! اس سال پوری زمین میں مغرب کی طرف شدید اختلاف سامنے آئے گا۔ سب سے پہلے

https://downloadshiabooks.com/

سرزمین شام کو تاراج کیا جائے گا اس کے بعد وہ تین جھنڈوں میں بٹ جائیں گے: اصہب کا جھنڈا، ابقع کا جھنڈا اور سفیانی کا جھنڈا۔ پھر سفیانی اور اس کے ساتھ ابقع (کی فوج) کے ساتھ جنگ کرکے اس کا خاتمہ کر دیں گے۔ اس کے بعد وہ اصہب کے درپے ہوگا اور اسے بھی مار دے گا۔ پھر وہ عراق کی طرف سبقت کرنے کا عزم کرے گا۔

جب اس کا لشکر قرقیسا سے گزرے گا تو وہاں ان کی لڑائی ہوگی اور وہ ایک لاکھ ظالموں کو تہ تیغ کر دیں گے۔ پھر وہ ستر ہزار افراد کا ایک لشکر کوفہ کی طرف روانہ کرے گا تو اہل کوفہ ان میں سے بعض کو مار ڈالیں گے، بعض کو سولی پر لٹکائیں گے اور بعض کو اسیر کر لیں گے۔ اسی اثنا میں خراسان کی جانب سے جھنڈے نمودار ہوں گے اور وہ بڑی سرعت کے ساتھ منازل کو طے کریں گے۔ ان کے ہمراہ قائم آل محمدؑ کے اصحاب کی ایک جماعت بھی ہوگی۔ پھر اہل کوفہ کا حاکم چند ضعیف و ناتواں افراد کو اپنے ہمراہ لے کر باہر آئے گا تو سفیانی کے لشکر کا امیر اسے کوفہ و حیرہ کے درمیان قتل کر دے گا۔

اسکے بعد سفیانی ایک بھاری لشکر مدینہ روانہ کرے گا۔ تو امام مہدی وہاں سے مکہ تشریف لے جائیں گے۔ چنانچہ جب سفیانی لشکر کے کمانڈر کو اس بات کی اطلاع ہوگی تو وہ آپ کے تعاقب میں ایک لشکر بھیجے گا، مگر وہ اپنے مقصد میں ناکام رہے گا اور امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف جناب موسیٰ بن عمران کی سنت کے مطابق عمل کرتے ہوئے خائف اور حالات پر نظر رکھتے ہوئے مکہ مکرمہ میں داخل ہو جائیں گے۔

سفیانی کا لشکر بیداء کے مقام پر قیام کرے گا تو آسمان سے ایک منادی ندا دے گا کہ اے بیداء! ان لوگوں کو نابود کر دے تو وہ بیداء سفیانی کے لشکر سمیت نیچے دھنس جائے گی۔ ان میں سے صرف تین افراد باقی بچیں گے، جن کے چہروں کو خداوند عالم ان کی پشت کی طرف موڑ دے گا۔ وہ تینوں بنی کلب سے تعلق رکھتے ہوں گے اور ان کے بارے

میں یہ آیت نازل ہوئی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَىٰ أَدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ۝

"اے وہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی ہے ہمارے نازل کیے ہوئے قرآن پر ایمان لے آؤ جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے قبل اس کے کہ ہم تمہارے چہروں کو بگاڑ کر پشت کی طرف پھیر دیں یا ان پر اس طرح لعنت کریں جس طرح ہم نے اصحاب سبت پر لعنت کی ہے اور اللہ کا حکم بہر حال نافذ ہے۔"

مزید فرمایا: قائم اس روز مکہ میں ہوں گے اور انہوں حرم الہی کی پناہ لینے کے لیے اس کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائی ہوگی۔ اس کے بعد وہ اس طرح منادی کریں گے:

يا ايها الناس! انا نستنصر الله، فمن اجابنا من الناس فانا اهل بيت نبيكم محمد صلی الله عليه وآله وسلم، ونحن اولی الناس بالله وبمحمد صلی الله عليه وآله وسلم. فمن حاجني في آدم ؑ فانا اولی الناس بآدم ؑ، ومن حاجني في نوح ؑ فانا اولی الناس بنوح ؑ، ومن حاجني في ابراهيم ؑ فانا اولی الناس بابراهيم ؑ، ومن حاجني في محمد صلی الله عليه وآله وسلم فانا اولی الناس بمحمد صلی الله عليه وآله وسلم، ومن حاجني في النبيين فانا اولی الناس بالنبيين (عليهم السلام) اليس الله يقول في محكم كتابه: إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ

https://downloadshiabooks.com/

عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ فانا بقية آدم ؑ، و ذخيرة نوح ؑ، و مصطفى من ابراهيم ؑ، و صفوة من محمد صلى الله عليهم اجمعين الا فمن حاجني في كتاب الله فانا اولى الناس بكتاب الله. الا ومن حاجني في سنة رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم فانا اولى الناس بسنة رسول الله صلى الله عليه وآله و سلم. فانشد الله من سمع كلامي اليوم لما ابلغ الشاهد منكم الغائب. و اسألكم بحق الله. و بحق رسوله و بحقي. فان لي عليكم حق القربى من رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم الا اعنتمونا و منعتمونا. ممن يظلمنا فقد اخفنا وظلمنا وطردنا من ديارنا و ابنائنا وبغي علينا و دفعنا عن حقنا و افترى اهل الباطل علينا فالله الله فينا لا تخذلونا وانصرونا ينصركم الله تعالى.

"اے لوگو! ہم خدا سے مدد چاہتے ہیں۔ تو لوگوں میں سے کون ہے جو ہماری دعوت پر لبیک کہے گا، ہم تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت۔ ہم تمام لوگوں سے زیادہ خدا اور رسولؐ کے مقرب ہیں۔ جو حضرت آدم ؑ کے بارے میں میرے ساتھ منازعہ کرے گا تو (سن لے کہ) میں سب سے زیادہ ان سے قرابت رکھتا ہوں، جو میرے سامنے حضرت نوح ؑ کے ساتھ اپنا تعلق ظاہر کرے تو سن لے میں حضرت نوح ؑ سے اپنا تعلق بیان کرنے کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔ جو حضرت ابراہیم ؑ سے اپنی نسبت کو ظاہر کرے تو میں سب سے زیادہ ان سے

نسبت رکھتا ہوں۔ جو میرے سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرابت کی بات کرے تو سب سے زیادہ آنحضرت کا رشتۂ قرابت رکھتا ہوں۔ جو مجھ سے ان مذکورہ انبیاء کے علاوہ نبیوں سے اپنے زیادہ حق دار ہونے کی بات کرے تو میں سب سے زیادہ ان کا حق دار ہوں۔ جیسا کہ خداوند سبحان اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے: "بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ، حضرت نوح ؑ، آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام جہانوں پر منتخب کرلیا ہے۔ یہ ایک نسل ہے جس میں ایک کا سلسلہ ایک سے ہے اور اللہ سب کی سننے والا اور جاننے والا ہے" (سورہ آل عمران)

سن لو کہ اگر کوئی شخص کتاب خدا کے بارے میں میرے ساتھ منازعہ کرے تو میں سب سے بڑھ کر اس کا وارث ہوں اور آگاہ رہو کہ اگر کوئی شخص میرے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو زیادہ سمجھنے کا دعویٰ کرے تو میں سب سے زیادہ اس کا حق رکھتا ہوں۔ تم میں سے جو جو آج میرا یہ کلام سن رہے ہیں، میں اس پر خدا کو شاہد بناتا ہوں کہ وہ اسے کلام ہر اس تک پہنچا دے جو یہاں موجود نہیں ہے۔ میں تم لوگوں سے خدا اور رسولؐ اور اپنے حق کا مطالبہ کرتا ہوں۔ بلاشبہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قریبی عزیز ہونے کی وجہ سے تم پر حق رکھتا ہوں کہ تم ہماری اعانت کرو، ہم پر ظلم کرنے والوں کے خلاف ہماری نصرت کرو۔ بلاشبہ ہمیں خائف و ہراساں کیا گیا، ہم پر ظلم کیا گیا، ہمیں ہمارے گھروں سے نکالا گیا اور اپنی اولاد سے جدا کیا گیا۔ ہمارے خلاف بغاوت کی گئی، ہمارا حق چھینا گیا اور اہل باطل نے ہم پر افترا کیا گیا۔ لہذا تم ہمارے متعلق خدا سے ڈرنا، ہمارے ساتھ بے وفائی نہ کرنا اور ہماری مدد کرنا، پھر اللہ بھی تمہاری مدد کرے گا۔"

پھر خداوند عالم ان کے تین سو تیرہ اصحاب کو جمع کرے گا اور وہ بادل کے ٹکڑوں کی

https://downloadshiabooks.com/

مانند جمع ہو جائیں گے اور اس پر کوئی وقت بھی نہ لگے گا۔ اے جابرؓ! خداوند کریم نے اس کا ذکر بھی اپنی کتاب میں کیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے: ''تم جہاں بھی ہو گے، خدا تم سب کو جمع کرے گا۔ بلاشبہ وہ ہر چیز پر قدرت کاملہ رکھتا ہے۔'' (سورۂ بقرہ: ۱۴۸) چنانچہ وہ رکن و مقام کے مابین آپ کے دست مبارک پر بیعت کریں گے۔ ان کے پاس رسول خدا ﷺ کا عہد نامہ بھی ہوگا جو آباؤ اجداد سے اولاد کے ورثے میں چلا آ رہا ہوگا۔ اے جابرؓ! قائم آل محمدؑ امام حسین علیہ السلام کی اولاد سے ہیں، خدا ان کا معاملہ ایک رات میں درست کر دے گا مگر نہ جانے کتنے لوگ ایسے ہوں گے جن کے لیے ان کی ولادت کو تسلیم کرنا مشکل ہوگا۔ بایں ہمہ اس میں کسی کو کوئی شبہ نہ ہوگا کہ وہ رسول خدا ﷺ کی نسل سے ہیں اور انہوں نے یکے بعد دیگرے علماء کا علم میراث میں حاصل کیا ہے۔ لیکن اگر وہ اس سب کو بھی مشکل سمجھنے لگ جائیں تو آسمان سے سنائی دینے والی ندا ان کے لیے کوئی مشکل و پیچیدگی باقی نہ چھوڑے گی جو آپ اور آپ کے والد گرامی کے نام کے ساتھ ہوگی۔

(الارشاد: ۳۵۹؛ اعلام الوری: ۴۲۷؛ الخرائج والجرائح: ۳/ ۱۱۵۶؛ بحار: ۵۲/ ۲۰۵)

(حدیث: ۶۷)

جناب ابوبصیرؓ سے مروی ہے کہ سرکار صادق آل محمدؑ نے ارشاد فرمایا: قائم روز عاشورہ والے دن قیام کریں گے۔ (روضۃ الواعظین: ۲۶۳؛ اعلام الوری: ۴۳۰)

یہ ہیں وہ علامات جو ائمہ طاہرینؑ کی زبانی نقل ہوئی ہیں اور انہیں بالتواتر روایت کیا گیا ہے۔ لہٰذا قائم آل محمدؑ کے قیام سے پہلے ان کا ظاہر ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ جن ذوات مقدسہؑ نے ان کی خبر دی ہے ان کی کوئی بات بھی خلاف حق نہیں ہوتی۔ حتیٰ کہ جب ان سے کہا گیا کہ ہم امید رکھتے ہیں کہ ممکن ہے کہ قائم آل محمدؑ سفیانی کے خروج سے پہلے قیام کریں۔ تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ''نہیں، بے شک وہ حتمی ہے اور ہو کر رہے گا۔''

مزید انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ان میں پانچ علامات سب سے بڑی ہوں گی، جن کے ظاہر ہونے کے بعد حتماً قائم آل محمدؑ کا ظہور ہوگا۔ ان علامات کا معاملہ بہت ہی ناگزیر ہے۔ یہی وجہ ہے انہوں نے ظہور کا وقت مقرر کرنے کو باطل قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ جو شخص ہماری طرف نسبت دے کر ظہور کا وقت معین کرے تو اسے جھوٹا کہنے سے بالکل بھی نہ جھجکنا، خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ ہم اس کا وقت مقرر کسی کو نہیں بتاتے۔ یہ سب سے بڑا شاہد ہے ہر اس شخص کے خلاف کہ جو خود قائم ہونے کا دعویٰ کرے یا اسے قائم کہا جائے، جبکہ یہ علامات پوری نہ ہوئی ہوں۔ خدا سے دعا ہے کہ ہمیں سچے دین پر قائم رکھے اور دنیا کی رنگینیوں سے دھوکہ کھانے والوں میں سے نہ قرار دے۔ (آمین!)

https://downloadshiabooks.com/

باب نمبر 15

ظہور سے قبل سخت حالات

(حدیث: ۱)

صفوان بن یحییٰ سے روایت ہے، انہوں نے بشیر بن اراکہ تیر ساز سے نقل کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ آیا اور جب امام محمد باقر علیہ السلام کے بیت الشرف کے پاس پہنچا تو وہاں دروازے کے پاس اندر کی طرف ایک خچر موجود تھی جس پر زین کسی ہوئی تھی۔ چنانچہ میں دروازے کے سامنے بیٹھ گیا۔ جب امام اپنے دولت سرا سے باہر آئے اور میں نے انہیں سلام کیا تو وہ اپنی سواری سے اتر کر میرے پاس آئے اور فرمایا: بندۂ خدا! کہاں سے آئے ہو؟

میں نے کہا: عراق سے۔ انہوں نے کہا: عراق کے کس شہر سے تعلق رکھتے ہو؟

میں نے عرض کی: کوفہ سے۔

انہوں نے استفسار کیا: اس سفر میں تمہارے ساتھ کون تھا؟

میں نے کہا: محدثہ کی ایک جماعت میرے ہمراہ تھی۔

انہوں نے پوچھا: محدثہ سے تمہاری مراد ؟

میں نے بتایا: مُرْجِئَہ[1]

[1] یہ ایک گمراہ فرقہ ہے اس کا عقیدہ یہ ہے کہ انسان کی دنیا میں جو مرضی ہو کرے اس کا معاملہ موخر ہے، دنیا میں اس پر کچھ وزر و بال نہیں۔ آگے خدا کی مرضی اسے عذاب دے یا معاف کر دے۔ اس کی مزید تفصیل عقائد کی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔ از مترجم

یہ سن کر انہوں نے کہا: خدا انہیں غارت کرے اکل جب ہمارا قائم قیام کرے گا تو وہ کہاں پناہ لیں گے؟!

میں نے کہا: اُن کا کہنا ہے کہ اگر ایسا ہوا تو ہم اور تم عدل میں برابر ہوں گے۔

اس پر امام نے فرمایا :

جس نے توبہ کی، خدا اس کی توبہ قبول کرے گا، جس نے اپنے اندر منافقت چھپائے رکھی خدا اس کے دشمن کو دور نہیں کرے گا اور جس نے خدا حق سے عداوت ظاہر کی خدا اسے جہنم واصل کر دے گا۔ اس کے بعد امام نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، وہ انہیں اس طرح ذبح کرے گا جیسے قصاب بکری کو ذبح کرتا ہے۔

میں نے کہا: وہ کہتے ہیں کہ جب ان کے لیے تمام امور استوار ہو جائیں گے تو حجامہ کے لیے بھی کسی کا خون نہ بہے گا۔

تو امام نے اپنی پیشانی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: نہیں ہرگز نہیں۔ ایسا اس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ ہم اور تم یہاں سے پسینہ اور خون صاف نہ کریں۔ (اثبات الہداۃ: ۳؍ ۵۴۳؛ بحار الانوار: ۵۲؍ ۳۵۶؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳؍ ۳۰۵)

(حدیث: ۲)

موسیٰ بن بکر واسطی نے بھی بشیر نبال سے یہی حدیث روایت کی ہے، البتہ اس میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں:

بشیر کہتا ہے کہ میں مدینہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس گیا اور ان سے عرض کی: مُرْجِئَہ کہتے ہیں کہ جب امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف قیام کریں گے تو ان کے تمام امور آسانی کے ساتھ منظم ہو جائیں گے اور حجامہ کے لیے بھی کسی کا خون نہ بہے گا۔

https://downloadshiabooks.com/

تو امامؑ نے فرمایا: نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اگر مشکلات سے بغیر تمام امور اپنی گنج پر آنے والے ہوتے تو رسول خدا ﷺ کے لیے آجاتے۔ جبکہ آپؐ کے بھی دانت زخمی ہوئے اور چہرے پر زخم آئے (پھر جا کر کہیں سکون کا سانس لینا نصیب ہوا)

ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری سانسوں کی ڈور ہے، یہ اس وقت تک نہ ہوگا جب تک ہم اور تم اپنے پسینے اور خون صاف نہ کرلیں یہ کہہ کر آپؑ نے اپنی پیشانی پر ہاتھ پھیر دیا۔ (بحار الانوار: ۵۲/ ۳۵۸)

(حدیث: ۳)

جناب مفضل بن عمرؒ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ امام صادق علیہ السلام کی محفل میں سرکار قائمؑ کا ذکر ہوا تو میں نے کہا: امید کرتا ہوں کہ ان کا ظہور آسانی کے ساتھ ہی ہو جائے گا۔ تو امامؑ نے فرمایا: نہیں، یہ اس وقت تک نہ ہوگا جب تک تم خون اور پسینہ صاف نہ کرلو۔

(اثبات الہداۃ: ۳/ ۵۴۳؛ بحار: ۵۲/ ۳۵۸؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/ ۳۶۰)

(حدیث: ۴)

ہمیں خبر دی عبدالواحد بن عبداللہ بن یونس نے وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر القرشی نے، وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا محمد بن حسین بن ابو خطاب نے، انہوں نے محمد بن سنان سے اور انہوں نے یونس بن رباط سے نقل کیا وہ کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا، آپؑ نے فرمایا: اہل حق جب سے ہیں سختیوں سے دوچار ہیں۔ جان لو کہ یہ عرصہ ختم ہونے کے قریب ہے۔ اور اس کے بعد عافیت کا ایک لمبا ترین عرصہ ہے۔ (اثبات الہداۃ: ۳/ ۵۴۳؛ بحار: ۵۲/ ۳۵۸)

ہمیں خبر دی ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید ابن عقدہ نے، انہوں نے اسے ایک

شخص سے نقل کیا ہے وہ کہتا ہے: مجھ سے بیان کیا علی بن اسحاق الکندی نے وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا محمد بن سنان نے، انہوں نے نقل کیا یونس بن رباط سے وہ کہتے ہیں: میں نے امام صادق علیہ السلام کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: (آگے روایت وہی ہے جو اوپر گزر چکی ہے)

(حدیث: ۵)

معمر بن خلاد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب امام علی رضا علیہ السلام کے سامنے امام قائمؑ کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا: آج تمہاری حالت اس سے بہتر ہے جو اس وقت تمہاری ہوگی۔

اس پر حاضرین محفل نے کہا: وہ کیسے؟

تو امامؑ نے فرمایا: جب ہمارا قائمؑ خروج کرے گا تو خون پسینہ ایک ہو جائے گا اور زین بھی گھوڑوں کی زین پر پکی جائے گی۔ ان کا لباس موٹا کھردرا اور ان کا کھانا بے ذائقہ ہوگا۔

(اثبات الہداۃ: ۳/ ۵۴۳؛ منتخب الاثر: ۳۰۷؛ بحار الانوار: ۵۲/ ۳۵۸)

(حدیث: ۶)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے خدا سے دعا کی کہ ان کی قوم پر عذاب نازل کرے۔ تو خدا نے ان کی طرف وحی کی کہ کھجور کی ایک گٹھلی کو زمین میں بو دیں۔ جب وہ ایک تناور اور پھل دار درخت بن جائے اور اس کا پھل کھایا جانے لگے تو ان کی قوم کو ہلاک کیا جائے گا اور ان پر عذاب نازل ہوگا۔

چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے حکم خدا کی تعمیل کرتے ہوئے کھجور کی گٹھلی زمین میں بو دی اور اپنے اصحاب کو اس کے بارے میں بتایا۔ جب اس گٹھلی سے ایک درخت تیار ہوا اور اس پر پھل لگا تو انہوں نے اسے توڑ کر خود بھی کھایا اور اپنے اصحاب کو بھی دیا۔ اس پر انہوں نے کہا: یا نبی اللہ! وہ وعدہ کب پورا ہوگا جس کی آپ نے ہمیں خوشخبری دی ہے؟ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے اصحاب کی باتیں [illegible]

https://downloadshiabooks.com/

اور اس وعدے کی تکمیل کا سوال کیا۔

تو خدا نے وحی کی کہ دوبارہ کھجور کی گٹھلی زمین میں گاڑیں۔ جب وہ ایک ثمر آور درخت کی صورت اختیار کرے اور اس کا پھل کھانے کے قابل ہو جائے تو اس وقت عذاب نازل ہوگا۔

انہوں نے اپنے اصحاب کو اس کے بارے میں بتایا تو وہ تین گروہوں میں تقسیم ہو گئے: ایک گروہ مرتد ہو گیا، ایک گروہ منافق بن گیا اور ایک گروہ ان کے ساتھ ثابت قدم رہا۔ بہر کیف انہوں نے کھجور کی گٹھلی دوبارہ زمین میں بو دی۔ اس کا درخت بھی تیار ہوا اور اس پر پھل پیدا ہوئے تو انہوں نے خود بھی کھائے اور اپنے اصحاب کو بھی کھلائے۔ اصحاب نے کہا: یا نبی اللہ! وہ آپ کا وعدہ کب پورا ہوگا؟ تو انہوں نے خدا سے دعا کی۔

اس کے جواب میں خدا نے وحی کی کہ ایک بار پھر گٹھلی زمین میں دبائیں، جب وہ ایک پر ثمر درخت بن جائے گی تو عذاب نازل ہوگا۔ انہوں نے اپنے اصحاب کو وحی الٰہی سے آگاہ کیا تو جو پہلے ہی تھوڑے رہ گئے تھے، مزید تین حصوں میں بٹ گئے: ایک حصہ مرتد، ایک حصہ منافق اور ایک حصہ ان کے ساتھ حق پر قائم رہا۔ حتی کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اس عمل کو بحکم دس بار انجام دیا اور خدا نے ہر بار ان کے اصحاب کو تین تین فرقوں میں تقسیم کیا۔

دسویں بار ان کے خاص اصحاب میں سے چند افراد ان کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے نبی! آپ نے ہم سے جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کریں یا نہ، ہماری نگاہ میں آپ سچے اور خدا کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔ مگر کیا ہی اچھا ہوتا، اگر وہ وعدہ پورا ہو جاتا؟!

اس وقت خدا نے حضرت نوح علیہ السلام کے کہنے پر ان کی قوم والوں کو ہلاک کیا۔ ان میں جو خاص اہل ایمان تھے، حضرت نے انہیں اپنے ساتھ کشتی میں بٹھا لیا۔ یوں خدا نے انہیں اور آنجنابؑ کو عذاب سے نجات دی۔ بعد اس کے کہ ان کا تزکیہ و تصفیہ ہو چکا اور

ان میں سے جو کثیف تھے وہ الگ ہو گئے۔ (بحار الانوار: ۱۱/۳۳۹)

(حدیث: ۷)

جناب مفضل بن عمرؓ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہمراہ طواف میں مشغول تھا تو امامؑ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا: اے مفضل! کیوں اداس دکھائی دے رہے ہو، یہ تمہارے چہرے کا رنگ کیوں متغیر ہے؟

میں نے عرض کی: قربان جاؤں! میں یہ سوچ رہا ہوں کہ بنی عباس کے پاس کس قدر حکومت اقتدار موجود ہے۔ کاش یہ حکومت آپ کے پاس ہوتی اور اس میں ہم آپ کے ساتھ ہوتے؟!

یہ سن کر امامؑ نے فرمایا: اگر ایسا ہو جائے تو راتیں رعایہ کے امور میں تدبیر اور دن ان کے کاموں کی انجام دہی میں گزریں گے، اور میرا کھانا بے مزہ اور لباس انتہائی سادہ اور معمولی قسم کا ہوگا، بالکل اسی طرح جیسے امیر المومنینؑ کی حکومت میں ہوتا تھا۔ بصورت دیگر جہنم کی سزا تیار ہے۔ خدا نے ہم سے دور رکھا ہے اس لیے ہم کھاتے پیتے ہیں۔ بتاؤ! کیا تم نے اس کی مانند بھی کوئی مظلومیت دیکھی ہے، جسے خدا نے نعمت قرار دیا ہو؟!

(بحار الانوار: ۵۲/۳۵۸)

(حدیث: ۸)

عمرو بن شمر سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس ان کے خانۂ اقدس میں موجود تھا۔ گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ وہ باری باری آپؑ سے سوال کرتے اور آپؑ ان کے سوالات کے جوابات دے رہے تھے۔ یہ دیکھ کر میں گھر کے ایک کونے میں بیٹھ کر رونے لگا۔ جب امامؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھے گریہ وزاری کرتے دیکھا تو کہا: اے عمرو! تم کیوں رو رہے ہو؟

میں نے عرض کی: قربان جاؤں! میں کیوں نہ روؤں، جبکہ اس امت میں آپ کی

https://downloadshiabooks.com/

مثل کوئی نہیں۔ اس وقت دروازہ بند تھا اور اس کے آگے پردہ لٹکا ہوا تھا۔

اس پر امام نے فرمایا: اے عمرو اروحت۔ آپ تو ہم بہترین کھانا کھاتے ہیں اور نرم لباس پہنتے ہیں۔ جو تم کہہ رہے ہو اگر وہ ہو جائے تو اس صورت میں مثل امیر المومنینؑ ہمارا کھانا بے ذائقہ اور لباس معمولی قسم کا ہو جائے گا۔ بصورت دیگر آتش جہنم میں بیڑیوں میں جکڑ کر سزا ہوگی۔ (بحار الانوار: ۵۲/ ۳۶۰)

باب نمبر 16

ظہور کا وقت مقرر کرنے اور نام لینے کی ممانعت

(حدیث:۱)

حضرت ابو بصیرؓ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا اس امر کی کوئی مدت مقرر نہیں کی گئی تا کہ وہ ختم ہو اور ہمارے بدنوں کو سکون میسر ہو؟

امام نے فرمایا: کیوں نہیں۔ مگر تم لوگوں نے اس کے بارے میں ہر کسی کو بتایا لہٰذا خدا نے اسے موخر کر دیا۔ (بحار الانوار: ۵۲/ ۱۱۷)

(حدیث:۲)

ابو خالد کابلی سے مروی ہے کہ جب امام علی زین العابدینؑ کی شہادت ہوئی تو میں سرکار باقر العلومؑ کی خدمت میں گیا اور عرض کی: قربان جاؤں! آپؑ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ میرا آپؑ کے بابا کے ساتھ کس حد تک لگاؤ تھا، میں ان سے مانوس ہوتا اور باقی لوگوں سے مجھے سخت وحشت ہوتی تھی۔ مگر افسوس کہ اب وہ ہمارے درمیان نہیں رہے۔

امام نے فرمایا: اے ابو خالد! تم نے سچ کہا۔ تو اب کیا چاہتے ہو؟

میں نے کہا: قربان جاؤں! آپؑ کے بابا نے اس امر کے مالک کی مجھ سے ایک ایسی صفت بیان کی تھی کہ اگر انہیں کہیں راستے میں دیکھ لوں تو ان سے لپٹ جاؤں گا۔

امام نے فرمایا: تم کیا کہنا چاہتے ہو، کھل کر کہو؟

میں نے کہا: آپؑ مجھے ان کا نام بتادیں تا کہ انہیں نام سے پہچان لوں۔

https://downloadshiabooks.com/

امام نے فرمایا: با خدا! اے ابو خالد تم نے بہت بڑا سوال کیا ہے۔ تم نے مجھ سے وہ پوچھا جو میں کسی کو بھی نہیں بتانا چاہتا تھا، اگر بتانا ہوتا تو تمہیں ہی بتا دیتا۔ تم نے مجھ سے ایک ایسے امر کے بارے میں سوال کیا ہے کہ اگر اولادِ فاطمہؑ انہیں پہچان لیں تو حسد میں آ کر انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ (اثبات الہداۃ: ۳/۵۰۹؛ بحار الانوار: ۵۱/۳۱؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/۲۲۹)

﴿حدیث: ۳﴾

جناب محمد بن مسلمؒ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو شخص تمہیں خبر دے کہ ہم نے (قائم آلِ محمدؑ کے ظہور کا) کوئی مقررہ وقت بتایا ہے تو اس کو جھوٹا کہنے سے بالکل شرم محسوس نہ کرنا۔ ہم اس کا وقت مقرر کسی کو بھی نہ بتائیں گے۔

(بحار الانوار: ۵۱/۱۰۳؛ بشارۃ الاسلام: ۲۸۲؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/۷۷)

﴿حدیث: ۴﴾

جناب عبداللہ بن سنانؒ روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خدا کا یہ حکم ارادہ ہے کہ وہ (ظہور کا) وقت مقرر کرنے والوں کی پیش گوئی کی مخالفت کرے۔

(الکافی: ۱/۳۶۸؛ بحار الانوار: ۵۲/۳۶۰)

﴿حدیث: ۵﴾

ابو بکر حضرمی سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا، آپؑ نے فرمایا: ہم کسی کو بھی اس امر کا وقت نہیں بتاتے۔

(بحار الانوار: ۵۲/۱۱۸)

﴿حدیث: ۶﴾

جناب ابو بصیرؒ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے صادق آلِ محمد علیہ السلام سے

پوچھا: قربان جاؤں! قائم کا خروج کب ہوگا؟

تو انہوں نے جواب دیا: اے ابو محمدؒ! ہم آلِ محمدؑ اس امر کا وقت مقرر نہیں کرتے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا تھا کہ (قائم کے ظہور) کا وقت مقرر کرنے والے جھوٹے ہیں۔ اس امر سے پہلے پانچ علامتیں ظاہر ہوں گی۔ ان میں پہلی ماہِ رمضان میں ایک ندا کا سنائی دینا ہے، اس کے بعد سفیانی اور خراسانی کا خروج ہوگا، نفسِ ذکیہ کو قتل کیا جائے گا اور بیداء میں زمین نیچے دھنس جائے گی۔

پھر فرمایا: اے ابو محمدؒ! اس امر سے پہلے دو قسم کا طاعون ظاہر ہوگا: سفید طاعون اور سرخ طاعون۔

میں نے پوچھا: قربان جاؤں! یہ کیا ہیں؟

فرمایا: سفید طاعون سے مراد طبعی موت جبکہ سرخ طاعون تلوار کی موت ہے۔ قائم آلِ محمدؑ اس وقت تک خروج نہیں کریں گے جب تک کہ تیئیس ماہِ رمضان شبِ جمعہ آسمان سے ان کے نام کی ندا دی جائے گی۔

میں نے کہا: کس طرح ندا دی جائے گی؟ فرمایا: ان کے نام اور ان کے والد کے نام کے ساتھ، کہ سن لو! فلاں بن فلاں قائم آلِ محمدؑ ہیں۔ ان کا فرمان سنو اور ان کی اطاعت کرو۔ اس وقت کوئی بھی ذی روح چیز باقی نہ رہے گی مگر یہ کہ وہ اس آواز کو سنے گی۔ اس آواز کو سن کر سویا ہوا شخص جاگ جائے اور (اپنی آرام گاہ سے) اٹھ کر اپنے گھر کے صحن میں آ جائے گا، پردہ نشین عورت اپنے پردے سے نکل آئے گی، اور قائمؑ بھی اس ندا کو سن کر باہر آ جائیں گے، کیونکہ وہ ندا حضرت جبرائیلؑ کی ہوگی۔

(بحار الانوار: ۵۲/۱۱۹؛ بشارۃ الاسلام: ۱۵۰؛ منتخب الاثر: ۵۲/۴؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/۲۷۴)

﴿حدیث: ۷﴾

https://downloadshiabooks.com/

محمد بن بشر سے روایت ہے کہ اس نے جناب محمد بن حنفیہ علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا:
تمہارے پرچم سے پہلے دو جھنڈے سامنے آئیں گے۔ ایک آل جعفر اور ایک آل مرداس (یعنی بنی عباس) کا۔ آل جعفر کے پرچم کا تو ذکر ہی کیا ہے، وہ ذلت و حقارت ہوگا۔

محمد کہتا ہے: یہ سن کر میرے چہرے پر خون اتر آیا اور میں نے کہا: قربان جاؤں! کیا آپ کے پرچم سے پہلے بھی کوئی پرچم بلند ہوں گے؟

جناب سیدؑ نے فرمایا: ہاں، خدا کی قسم! بنی مرداس کی بڑی مضبوط حکومت ہوگی مگر وہ اپنی سلطنت میں کوئی اچھائی نہ دیکھ پائیں گے۔ ان کی حکومت میں مشکلات ہی مشکلات ہوں گی اور آسانی کا امکان بھی نظر نہ آئے گا۔ وہ دور کو نزدیک اور نزدیک کو دور کر دیں گے حتیٰ کہ جب وہ خدا کے عذاب و تدبیر سے بالکل بے فکر ہو جائیں گے تو انہیں ایک ایسی آواز سنائی دے گی جسے سنتے ہی ان کا کوئی حاکم و نگہبان باقی رہے گا جو انہیں جمع کر سکے، نہ کوئی داعی کہ جس کی وہ آواز سن سکیں اور نہ ہی کوئی جماعت کہ جس کے ساتھ وہ شامل ہو سکیں۔ خدا نے اپنی کتاب میں اس کی مثال اس طرح بیان کی ہے:

حَتّٰىٓ اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا

"یہاں تک کہ جب زمین نے سبزہ زار سے اپنے کو آراستہ کر لیا اور مالکوں نے خیال کرنا شروع کر دیا کہ اب ہم اس زمین کے صاحب اختیار ہیں تو اچانک ہمارا حکم رات یا دن کے وقت آ گیا۔" (سورہ یونس: ۲۴)

اس کے بعد جناب محمد بن حنفیہؒ نے حلف اٹھایا کہ یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

میں نے عرض کی: قربان جاؤں! آپ نے مجھے ان لوگوں کے بارے میں بہت

بڑی خبر دی ہے، بتایئے ان کی ہلاکت کب ہوگی؟

سرکار ابن حنفیہؒ نے فرمایا: اے محمد! خدا تجھ پر رحم کرے، خداوند عالم وقت مقرر کرنے والوں کی مخالفت کرتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے تیس دنوں کا وعدہ کیا تھا جبکہ خدا کے علم میں اس سے اوپر دس دن مقرر تھے اور خدا نے حضرت موسیٰ کو اس کے بارے میں خبر نہیں دی۔ جب قوم کی مقررہ مدت پوری ہوئی تو انہوں نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی۔ اسی طرح حضرت یونسؑ نے اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کیا تھا لیکن خدا کے علم میں تھا کہ وہ انہیں معاف کر دے گا۔ اور بات فرق ہو کر ختم ہو جاتی ہے۔

البتہ میں اس کی نشانی بتاتا ہوں۔ دیکھو کہ جب تنگی کی حالت ظاہر ہو اور ایک شخص تم سے کہے کہ آج رات میں بھوکا سویا ہوں۔ حالات اس حد تک بگڑ جائیں گے کہ کوئی شخص ایک وقت میں تمہیں ایک صورت میں دکھائی دے گا اور پھر کسی دوسری صورت میں۔

میں نے کہا: وہ حاجت والی بات تو میں نے سمجھ لی مگر اس دوسری بات کی مجھے سمجھ نہیں آئی کہ یہ کیا ہے؟

فرمایا: وہ اس طرح کہ ایک شخص تمہارے ساتھ بڑی بے تکلفانہ باتیں کرے گا، لیکن جب تم اس سے کوئی قرض مانگنے جاؤ گے تو اس کا رویہ بدل جائے گا۔ اس وقت آسمان سے چیخ سنائی دے گی اور بڑی نشانی کا وقت بہت قریب ہو جائے گا۔ (بحار الانوار، ج۵۲، ص۲۳۹)

(حدیث: ۸)

اسحاق بن عمار صیرفی سے روایت ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اس امر (یعنی قیام آل محمدؑ کے ظہور) کا وقت مقرر تھا اور وہ ۱۴۰ ہجری میں ظاہر ہونا تھا۔ لیکن تم نے اس کی تشہیر کی اور بے صبری کی تو خدا نے عز و جل

https://downloadshiabooks.com/

نے اسے موخر کر دیا۔(بحار الانوار:۵۲/۱۱۷)

﴿حدیث:۹﴾

اسحاق بن عمار سے ہی مروی ہے،ان کا بیان ہے کہ صادق آل محمدؑ نے مجھ سے فرمایا:اے ابو اسحاق! یہ امر (یعنی ظہور قائمؑ) دو مرتبہ موخر ہوا ہے۔(بحار الانوار:۵۲/۱۱۷)

﴿حدیث:۱۰﴾

جناب ابو حمزہ ثمالیؒ سے روایت ہے،یہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا،امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:اے ثابتؒ! خدا نے اس امر کا ظہور ۷۰ ہجری میں مقرر کیا تھا،مگر امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا گیا تو خدا کے غضب میں اضافہ ہو گیا۔لہٰذا اس نے اس امر کا ظہور ۱۴۰ ہجری تک موخر کر دیا۔مگر ہم نے تمہیں اس کے بارے میں بتایا تو تم نے اسے مخفی نہ رکھا اور اس کے راز سے پردہ ہٹا دیا۔اس کے بعد خدا نے ہمیں اس کا کوئی مقرر وقت نہیں بتایا۔اور خدا جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جسے چاہتا ہے اپنی سابقہ حالت پہ برقرار رکھتا ہے۔اور اس کے پاس ام الکتاب ہے۔

ابو حمزہؒ کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ حدیث امام صادق علیہ السلام کو سنائی تو انہوں نے فرمایا:ہاں! ایسا ہوا ہے۔(الکافی:۱/۳۶۸؛تفسیر عیاشی:۲/۲۱۸؛اثبات الوصیہ:۱۳۱؛الخرائج والجرائح:۱/۱۷۸؛معجم احادیث الامام المہدیؑ:۳/۲۶۱)

﴿حدیث:۱۱﴾

عبد الرحمن بن کثیر سے روایت نقل ہوئی ہے،وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا تو وہاں مہزم آئے اور عرض کرنے لگے:قربان جاؤں! مجھے بتائیے کہ وہ امر کب ہو گا جس کے ہم منتظر ہیں؟

تو امامؑ نے فرمایا:اے مہزم! اس کا وقت مقرر کرنے والوں نے جھوٹ کہا،اس میں جلدی چاہنے والے ہلاک ہوئے اور جنہوں نے اسے بلا چوں و چرا مان لیا وہ نجات پا گئے۔(معجم احادیث الامام المہدیؑ:۳/۳۷۹)

﴿حدیث:۱۲﴾

جناب ابو بصیرؒ سے مروی ہے،وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے قائم آل محمدؑ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:اس کا وقت مقرر بتانے والوں نے جھوٹ کہا،ہم اہل بیتؑ اس کا وقت معین نہیں کرتے۔پھر فرمایا:خدا کا یہ حکم ارادہ ہے کہ وہ وقت معین کرنے والوں کے برخلاف اپنی حکمت ظاہر کرے۔(سابقہ حوالہ)

﴿حدیث:۱۳﴾

جناب فضیل بن یسارؒ سے نقل ہوا ہے،وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا:کیا اس امر کا کوئی وقت مقرر ہے؟

تو انہوں نے جواب دیا:وقت مقرر کرنے والوں نے جھوٹ کہا،وقت مقرر کرنے والوں نے جھوٹ کہا۔حضرت موسیٰؑ نے اپنے رب سے ملاقات کی طرف جاتے ہوئے اپنی قوم سے تیس دنوں کا وعدہ کیا۔مگر جب خدا نے اس پر دس دنوں کا اضافہ کیا تو ان کی قوم کے افراد کہنے لگے:حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہمارے ساتھ وعدہ خلافی کی ہے،پھر انہوں نے وہ کیا جو کیا۔لہٰذا اگر ہم تم سے کوئی حدیث بیان کریں اور خدا وہی تمہارے سامنے ظاہر کرے جو ہم نے بیان کیا تھا تو کہنا کہ خدا نے سچ فرمایا۔لیکن اگر ہم تم حدیث میں کچھ بیان کریں اور تمہارے سامنے کچھ اور آ جائے تو بھی کہنا کہ خدا نے سچ فرمایا۔اس پر تمہیں دو گنا اجر ملے گا۔
(بحار الانوار:۵۲/۱۰۳؛الکافی:۱/۳۶۸؛معجم احادیث الامام المہدیؑ:۳/۲۶۰)

﴿حدیث:۱۴﴾

علی بن یقطینؒ سے مروی ہے،وہ کہتے ہیں کہ والی مشہد سرکار رضا علیہ السلام نے مجھ سے

https://downloadshiabooks.com/

فرمایا: اے علیؑ! شیعہ دو سو سال سے امیدوں کے سہارے جی رہے ہیں۔

اس پر راوی کے والد یقطین نے اپنے بیٹے سے پوچھا: اس کی کیا وجہ ہے کہ جو بات ہمارے متعلق کی جاتی ہے وہ تو پوری ہو جاتی ہے، لیکن جو تم سے (یعنی بنی عباس کی حکومت کے زوال کے بارے میں) کی جاتی ہے وہ پوری نہیں ہوتی؟[1]

علیؑ نے کہا: جو بات ہم سے یا تم سے کی جاتی ہے اس کا مصدر ایک ہی ہے۔ مگر چونکہ تمہارے امر کا وقت پورا ہو چکا ہے اس لیے وہ تمہارے سامنے ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور جو ہم سے کہا جاتا ہے وہ ویسا ہی ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے امر کا وقت ابھی نہیں آیا۔ اس لیے ہم امیدوں کے سہارے پر قائم رہتے ہیں۔ لہٰذا اگر ہمیں بتا دیا جائے کہ یہ امر دو سو سال اور تین سو سال تک ظہور پذیر نہ ہوگا تو لوگوں کے دل سخت ہو جائیں گے اور بہت سے لوگ دین اسلام سے پھر جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ ائمہ طاہرین فرماتے ہیں کہ وہ بہت جلد ہوگا، اس کا ظہور بہت قریب ہے۔ یہ اس لیے تاکہ وہ لوگوں کے دلوں کے جوڑنے کا سامان ہو سکے اور انہیں آزمائش سے جلد نکل جانے کا احساس دلایا جائے۔

(الکافی: ۱/ ۳۶۹ ح ۳، بحار الانوار: ۵۲/ ۱۰۲)

(حدیث: ۱۵)

معمر سے نقل ہوا ہے کہ امام صادق علیہ السلام کے سامنے بنی عباس کی حکومت و اقتدار کی بات چھڑی تو آپؑ نے فرمایا: بلاشبہ لوگ اس امر میں جلد بازی کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے ہیں۔ خدا بندوں کے جلدی چاہنے کے سبب کسی امر میں جلدی نہیں کرتا۔ بے شک اس امر کی انتہا ہے جس تک اسے پہنچنا ہے۔ اور جب یہ اس انتہا کو پہنچ جائے گا تو ذرا آگے پیچھے نہ ہوگا۔ (الکافی: ۱/ ۳۶۹ ح ۲، بحار الانوار: ۵۲/ ۱۱۸، معجم احادیث الامام المہدی: ۳/ ۳۱۸)

[1] علی بن یقطین ہمدان اہل بیتؑ میں سے تھے، جبکہ ان کے والد بنی عباس کے چاہنے والے تھے۔

باب نمبر 17

امام اور لوگوں کی جاہلیت، امام اور بنی ہاشم کا طرزِ عمل

(حدیث: ۱)

فضیل بن یسارؒ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے صادق آل محمدؑ کی زبان مبارک سے سنا، انہوں نے فرمایا: جب ہمارے قائم قیام کریں گے تو انہیں لوگوں کی جہالت کا سامنا اس سے سخت کرنا پڑے گا جیسے رسول خدا ﷺ کو سامنا کرنا پڑا تھا۔

میں نے عرض کی: وہ کس طرح؟

فرمایا: وہ ایسے کہ جب رسول خدا ﷺ لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے تو وہ پتھروں، چٹانوں، تراشی ہوئی لکڑیوں اور لکڑیوں کے بنے ہوئے مجسموں کی پرستش کیا کرتے تھے۔ مگر جس وقت ہمارے قائم عجل اللہ فرجہ الشریف لوگوں کے پاس جائیں گے تو وہ لوگ کتاب خدا سے تاویلیں گھڑیں گے اور اس کی مدد سے ان کے خلاف حجت بازیاں کریں گے۔

پھر فرمایا: اللہ کی قسم! (اس سب کے باوجود بھی) قائم کا عدل انؑ کے گھروں میں ایسے چلا جائے گا جیسے گرمی و سردی گھروں میں داخل ہو جاتی ہے۔

(اثبات الہداۃ: ۳/ ۵۴۳، حلیۃ الابرار: ۲/ ۶۳۰، بحار الانوار: ۵۲/ ۳۶۲)

(حدیث: ۲)

جناب ابو حمزہ ثمالیؒ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا امام محمد باقرؑ

https://downloadshiabooks.com/

نے ارشاد فرمایا: جب صاحب الامر ظاہر ہوں گے تو انہیں اس سے زیادہ سخت حالات کا سامنا کرنا پڑے جن کا رسول خدا ﷺ نے کیا تھا۔ (مصادر بالا)

﴿حدیث:۳﴾

ایک صحابی نے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا قائم آل محمدؐ کو ایسی جنگوں کا سامنا ہوگا جن کا رسول خدا ﷺ کو نہیں ہوا تھا۔ کیونکہ رسول خدا ﷺ جس وقت لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے تو وہ پتھروں، تراشی ہوئی چوبوں اور لکڑی کے بنے بتوں کی پرستش کرتے تھے۔ مگر جب قائم لوگوں کے سامنے جائیں گے تو وہ کتاب خدا سے ان کے مقابل تاویلیں ایجاد کریں گے اور اسی کو بنیاد بنا کر ان کے ساتھ جنگ لڑیں گے۔ (مصادر بالا)

﴿حدیث:۴﴾

جناب ابان بن تغلبؓ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کی زبان سے مبارک سے سنا، آپؑ نے ارشاد فرمایا: جب پرچم حق بلند ہوگا تو اہل مشرق و مغرب اس پر لعنت کریں گے۔ جانتے ہو کیوں؟

میں نے کہا: نہیں۔

اس کی وجہ وہ مشکلات ہوں گی جو ان کے ظہور سے پہلے وہ ان کے خاندان والوں کے ہاتھوں دیکھ چکے ہوں گے۔ (سابقہ مصادر)

﴿حدیث:۵﴾

منصور بن حازم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جس وقت حق کا پرچم بلند ہوگا تو اہل مشرق و مغرب اس پر لعنت کریں گے۔

میں نے عرض کی: آخر وہ کس لیے؟

فرمایا: اس کا سبب وہ پریشانیاں ہوگی جو انہیں بنی ہاشم کی طرف سے لاحق ہوں گی۔

(سابقہ مصادر)

﴿حدیث:۶﴾

یعقوب سراج سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا کہ قائم آل محمدؐ مدینہ اور طائف کے تیرہ قبیلوں کے ساتھ جنگ کریں گے اور وہ بھی ان کے مقابل میں برسر پیکار ہوں گے۔ اور وہ یہ ہیں:

اہل مکہ، اہل مدینہ، اہل شام، بنی اُمیہ، اہل بصرہ، اہل دست میسان، کردی، اعراب، ضبہ، غنی، باہلہ، ازد اور اہل ری۔

https://downloadshiabooks.com/

باب نمبر 18

سفیانی کا خروج حتمی ہے

(حدیث:۱)

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ سفیانی کا خروج حتمی ہے اور یہ رجب کے مہینے میں ہوگا۔ اس کے خروج کا اول تا آخر تمام عرصہ پندرہ ماہ ہوگا۔ ان میں سے چھ مہینے وہ جنگ کرے گا، جب وہ پانچ علاقوں پر اپنا تسلط جمالے گا تو نو ماہ ان پر حکومت کرے گا۔ اس پر ایک دن بھی زیادہ نہ ہوگا۔ (اثبات الہداۃ: ۳/۷۳۹: بحار الانوار: ۵۲/۲۴۸)

(حدیث:۲)

جناب معلی بن خنیس سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سنا، امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اس امر کی کچھ علامات حتمی ہیں اور کچھ غیر حتمی۔ حتمی علامات میں سے ایک سفیانی کا رجب کے مہینے میں خروج کرنا ہے۔

(کمال الدین: ۶۴: جامع الاخبار: ۱۴۲: اثبات الہداۃ: ۳/۷۲۱: بحار الانوار: ۵۲/۲۰۴: معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/۴۴۳)

(حدیث:۳)

جناب محمد بن مسلمؒ سے روایت کی گئی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سنا امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

خدا سے ڈرو اور اپنے معاملات میں تقویٰ اور خدا کی اطاعت میں جد و جہد سے مدد

حاصل کرو۔ تم میں سب سے زیادہ قابل رشک وہ ہے جو دین میں آخری حد کو پہنچ چکا ہو اور دنیا اس سے مکمل طور پر منہ موڑ چکی ہو۔ لہٰذا جب کوئی اس منزل پر پہنچ جائے تو اس حوالے سے یہ بات مشہور ہو جاتی ہے کہ اس نے خدا کی نعمتوں اور اس کی کرامت اور جنت کی بشارت کو پالیا ہے۔ وہ اس چیز سے امان میں رہتا ہے جس کا دوسروں کو خوف ہونا چاہیے۔ اور اسے یقین ہو جاتا ہے کہ جس عقیدے پر وہ قائم ہے، وہی حق ہے۔ لہٰذا جو شخص اس کے عقیدے کے خلاف اعتقاد رکھتا ہے وہ باطل ہے اور ہلاک ہونے والا ہے۔

تمہیں بشارت ہو، بشارت ہو اس چیز کی جس کی تمہیں خواہش ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ تمہارے دشمن خدا کی نافرمانیاں کرتے ہوئے ایک دوسرے سے لڑتے ہیں اور ان میں سے بعض، بعض کو دنیائے دوں کی خاطر قتل کر دیتے ہیں۔ جبکہ تمہیں اس سے کچھ سروکار نہیں۔ تم ان سے لاتعلق ہو کر اپنے گھروں میں آرام کے ساتھ موجود ہو۔ تمہارے لیے دشمنوں میں سے سفیانی کی آزمائش ہی کافی ہے۔ وہ تمہاری کشائش کی علامات میں سے ایک ہے۔ جب وہ فاسق خروج کرے گا تو اسکے خروج کے بعد تم ایک یا دو مہینے یونہی رہو گے اور تمہیں کسی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے گا۔ حتی کہ تمہیں چھوڑ کر بہت سے لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔

اس پر کسی ایک صحابی نے عرض کی: یہ سفیانی کا فتنہ ظاہر ہوا تو ہم اپنے اہل و عیال کے بارے کیا تدبیر اختیار کریں گے؟

فرمایا: تمہارے مردوں کو چاہیے کہ وہ کہیں روپوش ہو جائیں۔ کیونکہ اس کا غصہ اور مارنے کا جنون صرف ہمارے شیعوں کے لیے ہوگا۔ رہا مسئلہ عورتوں کا تو انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ!

کہا گیا: پھر مرد اس وقت کہاں جائیں اس کدھر بھاگیں؟

فرمایا: جو شخص سفیانی کے شر سے بچنا چاہے اسے چاہیے کہ وہ مدینہ، یا مکہ، یا کسی اور

https://downloadshiabooks.com/

علاقے کی طرف نکل جائے۔

پھر فرمایا: تم مدینہ میں رہ کر کیا کرو گے۔ سفیانی کا لشکر تو ادھر ہی جائے گا۔ لہٰذا تم پر لازم ہے کہ (جہاں بھی ہو) مکہ چلے جاؤ۔ وہ تمہارے جمع ہونے کی جگہ ہے۔ اس کا خروج عورت کے حمل کی مدت کے برابر نو ماہ تک رہے گا۔ اگر خدا نے چاہا تو وہ اس سے زیادہ نہ ہوگا۔

(بحار الانوار: ۵۲ر ۳۰۱؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳ر ۲۷۱)

(حدیث:۴)

عبد الملک بن اعین سے روایت نقل ہوئی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے قائم آل محمدؑ کا ذکر ہوا تو میں نے کہا: مجھے تو امید ہے کہ اس کا ظہور جلدی ہو جائے گا۔ اور سفیانی کا خروج نہ ہوگا؟

اس پر امام نے فرمایا: نہیں! خدا کی قسم! وہ حتمی ہے اور ہو کر رہے گا۔

(بحار الانوار: ۵۲ر ۲۴۹)

(حدیث:۵)

حمران بن اعین نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس فرمان الٰہی: کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: یہ دو مدتیں ہیں: ایک حتمی اور ایک موقوف۔

راوی نے کہا: حتمی کیا ہے؟ فرمایا: جس میں خدا کی مشیت جاری ہوگی۔

اس پر راوی نے کہا: میں امید کرتا ہوں کہ سفیانی کا عرصہ موقوف (یعنی حتمی نہ) ہوگا۔

تو امام نے فرمایا: نہیں! خدا کی قسم وہ حتمی ہے۔

(تفسیر البرہان: ۱ر ۵۱۷؛ بحار الانوار: ۵۲ر ۲۴۹؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۵ر ۹۲)

(حدیث:۶)

فضیل بن یسارؒ سے مروی ہے۔ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا

ہے کہ آپ نے فرمایا: بعض امور موقوف ہیں اور بعض حتمی۔ سفیانی کا امر حتمی ہے اور وہ ہو کر رہے گا۔ (اثبات الہداۃ: ۳ر ۷۳۹)

(حدیث:۷)

خلاد صائغ نے بیان کیا ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: سفیانی ضروری نشانی ہے اور وہ رجب کے مہینے میں ہی خروج کرے گا۔

کسی نے کہا: اے مولا! جب اس کا خروج ہوگا تو ہماری حالت کیا ہوگی؟

فرمایا: جب اس کا خروج ہو تو تم ہماری طرف آ جاؤ۔ (مصادر سابق)

(حدیث:۸)

جناب جابر جعفیؒ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سفیانی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: تم سفیانی کے بارے میں باتیں کیوں کرتے ہو، اس سے پہلے شیصبانی خروج کرے گا۔ وہ کوفہ سے خروج کرے گا۔ وہ ایسے سر اٹھائے گا جیسے زمین سے پانی نکل آتا ہے۔ وہ تمہاری ایک جماعت کو قتل کرے گا۔ اس کے بعد تم سفیانی اور قائم آل محمدؑ کے خروج کی توقع رکھنا۔

(بحار الانوار: ۵۲ر ۲۵۰؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳ر ۲۹۸)

(حدیث:۹)

علی بن ابی حمزہ سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ساتھ مکہ و مدینہ کے درمیان تھا، کچھ دن گزرے تو ایک دن انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے علی! اگر تمام آسمانوں اور زمین کی مخلوقات بنی عباس کی حکومت کے مقابلے میں قیام کریں تو زمین ان کے خون سے سیراب ہو جائے گی، یہاں تک کہ سفیانی خروج کرے۔

میں نے عرض کی: میرے مولا! کیا اس کا امر حتمی ہے؟

https://downloadshiabooks.com/

تو فرمایا: جی ہاں۔ پھر آپؑ نے کچھ دیر کے لیے اپنا سر مبارک نیچے کیا، پھر فرمایا: بنی عباس مکر و فریب کاری کے ساتھ حکومت کریں گے۔ ان کی حکومت اس حد تک زوال پذیر ہوگی کہ کہا جائے گا کہ اب ان کی حکومت بالکل ختم ہوگئی ہے۔ پھر دوبارہ سے استوار ہو جائے گی حتیٰ کہ کہا جائے گا کہ یہ تو اپنی حالت پہ باقی ہے۔ (اثبات الہداۃ: ۳ر۷۴۰؛ بحار الانوار: ۵۲ر۲۵۰؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳ر۲۴۳)

﴿حدیث:۱۰﴾

ابو ہاشم داؤد بن قاسم جعفریؒ بیان کرتے ہیں کہ ہم امام تقی جواد علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھے، وہاں سفیانی اور روایت میں اس کے امر کے حتمی ہونے کا ذکر ہوا۔ تو میں نے امامؑ سے سوال کیا کہ کیا حتمی امور میں خدا کو بدا ہوتا ہے؟ (یعنی خاص مصالح کے تحت اس کا فیصلہ تبدیل ہوتا ہے۔)

تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

اس پر ہم نے کہا: ہمیں اندیشہ ہے کہ کہیں قائم آل محمدؑ کے بارے میں خدا کا فیصلہ تبدیل نہ ہو۔

تو امامؑ نے فرمایا: قائم کا معاملہ خدا کے وعدے کے تحت ہے اور خدا اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ (اثبات الہداۃ: ۳ر۵۴۴؛ بحار: ۵۲ر۲۵۰؛ بشارۃ الاسلام: ۱۶۰)

﴿حدیث:۱۱﴾

حسن بن جہم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا: خدا آپؑ پر رحمت نازل کرے! لوگ کہتے ہیں کہ سفیانی قیام کرے گا، اس وقت بنی عباس کی حکومت ختم ہو چکی ہوگی۔

امامؑ نے فرمایا: وہ جھوٹ کہتے ہیں۔ جس وقت وہ قیام کرے گا، اس وقت ان کی

حکومت بھی قائم ہوگی۔ (مصادر بالا)

﴿حدیث:۱۲﴾

عبداللہ بن ابی یعفورؒ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: بنی عباس اور آل مروان کے مابین قرقیسا میں اتنی سخت و خون ریز جنگ ہوگی کہ اس میں ایک قوی ہیکل جوان (خوف کے مارے) بوڑھا ہو جائے گا۔ خدا ان سے اپنی مدد اٹھا لے گا اور آسمان کے پرندوں اور زمین کے درندوں کو وحی کرے گا کہ ان ظالموں اور جابروں کے گوشت سے اپنے پیٹ بھرو۔ اس کے بعد سفیانی خروج کرے گا۔

﴿حدیث:۱۳﴾

ہشام بن سالمؒ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جس وقت سفیانی پانچ علاقوں پر تسلط حاصل کرلے تو اس کی حکومت کے نو ماہ گننا۔

اس حدیث کے راوی ہشام کے مطابق وہ پانچ علاقے یہ ہیں: دمشق، فلسطین، اردن، حمص اور حلب۔ (مصادر بالا)

﴿حدیث:۱۴﴾

جناب حارث ہمدانی سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مہدیؑ کی آنکھوں کی سیاہی ناک تک پھیلی ہوئی ہوگی، ان کا چہرہ نورانی اور رخسار پر تل ہوگا۔ وہ مشرق کی طرف سے آئیں گے۔ جب ایسا ہوگا تو اس وقت سفیانی خروج کرے گا۔ وہ عورت کے حمل کی مدت کے برابر یعنی نو ماہ حکومت کرے گا۔ وہ شام میں خروج کرے گا اور تمام اہل شام پر اپنا تسلط جمالے گا سوائے چند ایک قبائل کے جو حق پر قائم رہیں گے۔ خدا انہیں اس کے ساتھ خروج کرنے کی آفت سے بچالے گا۔ وہ ایک لشکر جرار کے ساتھ مدینہ روانہ ہوگا۔ جب بیداء نامی شہر کے پاس پہنچے گا تو اس کا لشکر زمین

https://downloadshiabooks.com/

میں دھنس جائے گا۔ یہی اس فرمان الٰہی کی تاویل ہے :

وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝

"اور کاش آپ دیکھتے کہ یہ گھبرائے ہوئے ہوں گے اور بچ نہ سکیں گے اور بہت قریب سے پکڑ لئے جائیں گے۔" (سورۂ سبا)

﴿حدیث:۱۵﴾

جناب ہشام بن سالمؒ سے مروی ہے، انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ یمانی اور سفیانی دونوں ایک ساتھ خروج کریں گے۔

(امالی شیخ طوسی: ۲/ ۲۷۵؛ بحارالانوار: ۵۲/ ۲۵۳؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/ ۲۷۸)

﴿حدیث:۱۶﴾

امام محمد باقر علیہ السلام نے نقل کیا ہے کہ امیر المومنینؑ نے ارشاد فرمایا: جب شام میں نیزے ٹکرائیں گے تو ان کا سلسلہ ایک نشانی کے ذریعے تھمے گا۔

پوچھا گیا: اے امیر المومنینؑ وہ نشانی بھلا کون سی ہوگی؟

فرمایا: وہ زلزلہ ہوگا جو شام میں آئے گا۔ اس میں ایک لاکھ سے زائد جانیں ضائع ہو جائیں گی۔ خدا اسے اہل ایمان کے لیے سبب رحمت اور کافروں کے عذاب کی صورت قرار دے گا۔ جب یہ نشانی ظاہر ہوگی تو دیکھنا کچھ لوگ سامنے آئیں گے جو سیاہی مائل سفید بالوں والے گھوڑوں پر سوار ہوں گے، جن کے کان اور دم کٹے ہوئے ہوں گے۔ اس کے ساتھ مغرب کی طرف سے زرد رنگ کے جھنڈے نمودار ہوں گے، یہاں تک کہ شام کے اندر داخل ہو جائیں گے۔ یہ ایک بہت بڑی مصیبت اور سرخ موت کے وقت ہوگا

اسی اثنا میں تم دیکھو گے کہ دمشق میں حرستا نامی گاؤں زمین کے اندر دھنس جائے گا۔ عین اسی وقت ہند جگر خوارہ (سفیانی) وادی یابس سے نمودار ہوگا حتیٰ کہ دمشق کے

منبر پر جا بیٹھے گا۔ جب تمام نشانیاں ظاہر ہو جائیں تو اس وقت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے خروج کا انتظار کرنا۔

(الخرائج والجرائح: ۳/ ۱۱۵۱؛ العدد القویہ: ۷۷؛ [illegible]؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/ ۲۶۸)

﴿حدیث:۱۷﴾

یونس بن ابی یعفور سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا، آپؑ نے ارشاد فرمایا: جس وقت سفیانی خروج کرے گا تو وہ ایک لشکر ہماری طرف اور ایک لشکر تمہاری طرف بھیجے گا۔ جب ایسا ہو تو تم ہمارے پاس چلے آنا خواہ تمہاری سواری سخت اور اکھڑ مزاج ہو یا سکھلائی ہوئی اور نرم طبیعت۔

﴿حدیث:۱۸﴾

جناب محمد بن مسلمؒ سے روایت منقول ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: سفیانی زردی مائل سرخ رنگ کا ہوگا اور اس کی آنکھیں نیلی ہوں گی۔ اس نے خدا کی کبھی عبادت نہیں کی اور نہ ہی مکہ و مدینہ کو دیکھا ہے۔ وہ یہی دعا کرے گا: اے میرے رب! مجھے اپنا انتقام چاہیے، خواہ اس کے لیے مجھے جہنم میں ہی جانا پڑے۔ اے میرے رب! میں اپنا انتقام لینا چاہتا ہوں، خواہ اس کی وجہ سے مجھے جہنم میں جانا پڑے۔

(بحارالانوار: ۵۲/ ۲۵۳؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/ ۲۷۳)

https://downloadshiabooks.com/

باب نمبر 19

علمِ رسولؐ قائمؑ کے ہاتھ میں

﴿حدیث:۱﴾

جناب ابو بصیرؒ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جب امیر المومنینؑ اور اہل بصرہ کی آپس میں جنگ ہوئی تو آپؑ نے رسول خدا ﷺ کا علم بلند کیا۔ یہ دیکھ کر مخالفین کے قدم لڑکھڑانے لگے۔ ابھی سورج کا رنگ زرد نہیں ہوا تھا کہ وہ کہنے لگے: اے ابو طالب کے بیٹے! ہمیں امان دیجیے۔ تو امیر المومنینؑ نے اپنے لشکر والوں کو حکم دیا: ان کے قیدیوں کو قتل نہ کرو، زخمیوں کو جان سے نہ مارو اور بھاگنے والے کا پیچھا نہ کرو۔ جو شخص ہتھیار ڈال دے اسے امان ہے اور جو اپنا دروازہ بند کرلے اسے بھی امان ہے۔ پھر جنگ صفین والے دن لوگوں نے آپؑ سے رسول خدا ﷺ کے پرچم کو بلند کرنے کا کہا تو آپؑ نے اس سے انکار کردیا۔

جب انہوں نے امام حسنؑ، امام حسینؑ اور جناب عمارؓ کے واسطے سے امیر المومنینؑ سے اس خواہش کا دوبارہ اظہار کیا تو آپؑ نے امام حسینؑ سے فرمایا: بیٹے! اے نور نظر! اس امت کا ایک وقت مقرر ہے اور یہ اسے ضرور پورا کرے گی۔ اور یہ جو پرچم ہے اسے میرے بعد قائم آل محمدؑ کے سوا کوئی دوسرا بلند نہ کرے گا۔ (حلیۃ الابرار: ۲/ ۳۲۲؛ بحار الانوار: ۵۲/ ۳۶۷)

﴿حدیث:۲﴾

انہی جنابؒ سے روایت نقل ہے کہ صادق آل محمدؑ نے ارشاد فرمایا: قائمؑ اس وقت تک خروج نہیں کریں گے، جب تک ان کا حلقہ مکمل نہ ہو جائے۔

میں نے عرض کی: ان کا حلقہ کتنے افراد سے مکمل ہوگا؟

فرمایا: دس ہزار۔ اس وقت جناب جبرائیلؑ ان کے دائیں طرف اور جناب میکائیلؑ ان کے بائیں ہوں گے۔ پھر وہ پرچم لہرائیں گے اور اسے اٹھا کر چلیں گے تو مشرق و مغرب میں ہر فرد اس پر لعنت کرے گا۔ یہ رسول خدا ﷺ کا وہ پرچم ہے جسے حضرت جبرائیل علیہ السلام لے کر جنگ بدر میں نازل ہوئے تھے۔

پھر فرمایا: اے ابو محمدؒ! خدا کی قسم، وہ پرچم نہ سوت کا ہوگا، نہ ہی کتان کا، نہ ریشم کا اور نہ ہی ابریشم کا۔

میں نے عرض کی: تو وہ کس چیز کا بنا ہوا ہے؟

فرمایا: وہ جنت کے پتوں کا بنا ہوا ہے۔ اسے بدر کے روز رسول خدا ﷺ نے لہرایا تھا، پھر لپیٹ کر امیر المومنینؑ کے حوالے کر دیا۔ اس کے بعد انہی کے پاس رہا۔ جنگ جمل میں انہوں نے اسے بلند کیا تو خدا نے انہیں فتح دی۔ پھر انہوں نے اس کو تہہ کر کے رکھ دیا اور اب وہ ہمارے پاس ہے۔ اس کو قائمؑ کے قیام سے پہلے کوئی نہ لہرائے گا۔ چنانچہ وہ اپنے قیام کے وقت اسے فضا میں بلند کریں گے تو اہل مشرق و مغرب اس پر لعنت کریں گے (نعوذ باللہ)۔ اس کے آگے پیچھے، دائیں اور بائیں ایک مہینے کی مسافت تک رعب پھیلا رہے گا۔

پھر فرمایا: اے ابو محمدؒ! وہ خدا کے مخلوق پر غضب ناک ہونے کی وجہ سے انتقام لینے کے لیے شدید غم و غصے کے ساتھ خروج کریں گے۔ وہ رسول خدا ﷺ کی وہ قمیص زیب تن کیے ہوں گے جسے آپؐ نے جنگ احد میں پہنا ہوا تھا۔ مزید وہ آپؐ کا عمامہ سر پر رکھیں گے، ان کی زرہ مکمل رسول خدا ﷺ کی زرہ ہوگی اور ان کی تلوار بھی وہی آپؐ کی ذوالفقار نامی تلوار ہوگی۔ وہ اپنی تلوار کو میان سے نکال کر آٹھ ماہ تک اپنے کندھے پر رکھیں گے اور دشمنان خدا کے خون کی ندیاں بہا دیں گے۔ وہ سب سے پہلے بنی شیبہ کی [illegible]

https://downloadshiabooks.com/

لیں گے اور ان کے ہاتھ کاٹ کر خانہ کعبہ کے ساتھ لٹکا دیں گے۔ پھر ایک منادی ندا دے گا کہ یہ خدا کے چور ہیں۔ اس کے بعد وہ قریش کی طرف متوجہ ہوں گے اور ان سے صرف تلوار کی زبان میں بات کریں گے۔ قائم آل محمد اُس وقت تک خروج نہیں کریں گے جب تک امیر المومنینؑ سے بیزاری اور لاتعلقی کے دو عہد نامے نہ پڑھ کر سنائے جائیں: ایک بصرہ میں اور ایک کوفہ میں۔

(بحار الانوار: ۵۲/ ۳۶۷؛ حلیۃ الابرار: ۲/ ۶۳۳؛ اثبات الہداۃ: ۳/ ۵۴۵)

﴿حدیث: ۳﴾

جناب ابوحمزہ ثمالیؒ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے کوفہ کی جانب اشارہ کر کے فرمایا: اے ثابت! یوں معلوم ہوتا ہے کہ میں اہل بیتؑ کے قائمؑ کے ساتھ ہوں، وہ تمہارے اس شہر نجف میں تشریف لا رہے ہیں۔ پھر وہ یہاں پرچم لہراتے ہیں اور اسی اثنا میں جنگ بدر والے فرشتے نیچے آجاتے ہیں۔

میں نے عرض کی: رسول خدا ﷺ کا پرچم کیسا ہے؟

فرمایا: اس کا ستون عرش الٰہی کے ستونوں اور اس کی رحمت سے بنا ہوا ہے۔ اسے اٹھا کر چلنے والے کی از جانب خدا مدد ہوگی اور وہ اسے لے کر جس کے مقابلے میں بھی جائے گا خدا اسے نابود کر دے گا۔

میں نے کہا: اچھا! تو آپ قائمؑ کے قیام تک وہ مخفی رہے گا۔ یہ بتایئے کہ جب وہ قیام کریں گے تو اسے پالیں گے، یا اسے ان کی خدمت میں پیش کیا جائے گا؟

فرمایا: نہیں، وہ ان کی خدمت میں لایا جائے گا۔

میں نے کہا: اس کا لانے والا کون ہوگا؟

تو فرمایا: جبرائیلؑ۔ (حوالہ جات سابق)

﴿حدیث: ۴﴾

ابان بن تغلبؒ سے روایت نقل ہوئی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں قائمؑ کو دیکھ رہا ہوں وہ نجف کوفہ میں موجود ہیں، انہوں نے باریک اور دبیز ریشم کا سبز رنگ کا پیراہن زیب تن کیا ہوا ہے۔ پھر وہ رسول خدا ﷺ کی زرہ پہنیں گے تو وہ کھلی ہو کر آپؑ کے جسم کے برابر ہو جائے گی۔ اس کے بعد وہ ایک سیاہی مائل سفید رنگ کے گھوڑے پر سوار ہوں گے جس کی دونوں آنکھوں کے درمیان والی جگہ کی سفیدی بالکل آشکار ہوگی۔ ان کے پاس رسول خدا ﷺ کا پرچم بھی ہوگا۔

میں نے کہا: کیا وہ فی الوقت انہی کے پاس مخفی ہے یا اس وقت ان کی خدمت میں پیش کیا جائے گا؟

تو فرمایا: نہیں، اسے جبرائیل لا کر ان کی خدمت میں پیش کریں گے۔ اس کا پایہ عرش الٰہی کے پایوں میں سے ہوگا۔ اس کے اٹھانے والے کو خدا کی جانب سے نصرت حاصل ہوگی۔ وہ اسے لے کر جس لشکر کے مقابلے میں جائے گا خدا اس کا وجود خاک میں ملا دے گا۔ اس پر نو ہزار فرشتے اور تین سو تیرہ مزید نازل ہوں گے۔

میں نے سوال کیا: قربان جاؤں! کہ وہ سب ان کے ہمراہ ہوں گے؟

فرمایا: جی ہاں! وہ سب ان کے ہمراہ ہوں گے۔ یہ وہی فرشتے ہیں جو حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ ان کی کشتی میں موجود تھے، یہ وہی ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تھے کہ جب انہیں آگ میں ڈالا گیا۔ وہی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے کہ جس وقت انہوں نے سمندر میں شگاف ڈالا۔ وہی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے کہ جب انہیں خدا نے اوپر اپنی طرف اٹھایا۔

https://downloadshiabooks.com/

ان کے علاوہ وہ چار ہزار نشان زدہ فرشتے کہ جو رسول خدا ﷺ کے ساتھ تھے، وہ تین سو تیرہ کہ جو جنگ بدر میں ان کے ساتھ تھے۔ ان فرشتوں کے ہمراہ وہ چار ہزار فرشتے بھی ہوں گے جنھوں نے امام حسین علیہ السلام کی رکاب میں جنگ کرنے کی خدا سے اجازت مانگی مگر جب پہنچے تو امام عالی مقام کو شہید کر دیا گیا تھا۔ سو اب وہ قیامت تک امام کی قبر مطہر کے پاس بکھرے ہوئے اور گرد آلود بالوں کے ساتھ گریہ کرتے رہیں گے۔ وہ قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف کے خروج کے منتظر ہیں۔

(کامل الزیارات: ۱۱۹؛ کمال الدین: ۱/۶۷۱؛ العدد القویہ: ۳۷؛ بحار الانوار: ۵۲/۳۲۵؛ معجم احادیث الامام المہدی: ۳/۱۹۶)

(حدیث: ۵)

انہی سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ جس وقت قائم علیہ السلام نجف میں ٹھہریں گے تو رسول خدا ﷺ کی سفید زرہ زیب تن کریں گے۔ وہ ان کے بدن اطہر سے کچھ بڑی ہوگی تو وہ اسے مضبوطی سے کس لیں گے اور بدن پر گول کرلیں گے۔ اس کے بعد اس کے اوپر اطلس کی ایک چادر اوڑھ کر اسے ڈھانپ دیں گے۔

پھر ایک سیاہی مائل سفید گھوڑے پر سوار ہوں گے جس کی دونوں آنکھوں کے درمیان والی جگہ کشادہ ہوگی۔ وہ اسے ایک زوردار جھٹکے سے بلند کریں گے تو تمام اہل شہر دیکھ لیں گے کہ وہ گھوڑا ان کے ساتھ ان کے شہر میں موجود ہے۔ اس کے بعد وہ رسول خدا ﷺ کا پرچم لہرائیں گے۔ جس کا پایہ عرش کے پایوں میں سے ہے اور جسے اٹھانے والے کو خدا کی طرف سے مدد حاصل ہوتی ہے۔ وہ اسے لے کر جس کے مقابلے میں جائے گا خدا اسے مغلوب و نابود کر دے گا۔

میں نے پوچھا: کیا یہ انہی کے پاس مخفی ہے یا اسے ان کی خدمت میں پیش کیا جائے گا؟

فرمایا: نہیں، اسے جبرائیل امین ان کے پاس لے کر آئیں گے۔ جیسے ہی وہ اسے

لہرائیں گے تو ہر مومن کا دل آہنی سلوں کی مانند مضبوط ہو جائے گا اور اسے چالیس مردوں کے برابر قوت عطا کی جائے گی۔ اسی طرح جو اہل ایمان دنیا سے جا چکے ہوں گے اس کی خوشی ان کی قبروں میں بھی داخل ہو جائے گی۔ وہ ایسے کہ وہ اپنی قبروں کے اندر ہی ایک دوسرے کے ساتھ ملاقات کریں گے اور قائم کے قیام کی مبارک باد دیں گے۔

ادھر قائم آل محمد علیہ السلام پر تیرہ ہزار، تین سو تیرہ فرشتے نازل ہوں گے۔

میں نے کہا: کیا یہ سب فرشتے سابقہ انبیاءؑ میں سے کسی نبی کے ساتھ بھی تھے؟

فرمایا: جی ہاں! یہ وہی فرشتے ہیں جو حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ ان کی کشتی میں موجود تھے، یہ وہی ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تھے کہ جب انہیں آگ میں ڈالا گیا۔ وہی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے کہ جس وقت انہوں نے سمندر میں شگاف ڈالا۔ وہی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے کہ جب انہیں خدا نے اوپر اپنی طرف اٹھایا۔

ان کے علاوہ وہ چار ہزار ملائکہ مردفین کہ جو رسول خدا ﷺ کے ساتھ تھے، وہ تین سو تیرہ بھی کہ جو جنگ بدر میں ان کے ساتھ تھے۔ ان فرشتوں کے ہمراہ وہ چار ہزار فرشتے بھی ہوں گے جنھوں نے امام حسین علیہ السلام کی رکاب میں جنگ کرنے کی خدا سے اجازت مانگی مگر انہیں اجازت نہ دی گئی۔ چنانچہ انہوں نے دوبارہ اذن جہاد طلب کیا تو اس وقت امام عالی مقام کو شہید کر دیا گیا تھا۔

سو اب وہ قیامت تک امام کی قبر مطہر کے پاس بکھرے ہوئے اور گرد آلود بالوں کے ساتھ گریہ کرتے رہیں گے۔ ان کا سردار منصور نامی ایک فرشتہ ہے۔ جو بھی زائر امام کی زیارت کو جاتا ہے وہ اس کا استقبال کرتے ہیں، جب کوئی زائر وہاں سے واپس آنے لگتا ہے تو وہ پیچھے تک آتے ہیں، اگر مریض ہو جائے تو وہ اس کی احوال پرسی کرتے ہیں اور دنیا سے چلا جائے تو اس کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں اور اس کی موت کے بعد اس کے

https://downloadshiabooks.com/

لیے طلب مغفرت کرتے ہیں۔ وہ قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف کے قیام کے منتظر ہیں۔

(دلائل الامامۃ: ۲۳۳؛ کامل الزیارات: ۱۱۹؛ کمال الدین: ۱/ ۶۷۱؛ العدد القویہ: ۷۳؛ بحار الانوار: ۵۲/ ۳۲۵؛ معجم احادیث الامام المہدی: ۳/ ۱۹)

خدا کا درود ہو اس امام پر جسے خدا کی طرف سے یہ مقام و مرتبہ عطا ہوا۔ ہلاکت ہو اس کے لیے جو اس منصب پر فائز نہ ہو اور اس کا دعویٰ کرے۔ خدا ہمیں اور آپ تمام احباب کو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے شیعوں اور انصار میں سے قرار دے۔ (آمین!)

باب نمبر 20

جیش غضب کی تعداد، صفات اور جنگ کے احوال

(حدیث: ۱)

جناب مسیب بن نجبہ سے مروی ہے کہ ایک شخص مولا امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کے ساتھ ایک اور شخص بھی تھا جسے ابن سوداء کہا جاتا تھا۔ اس نے کہا: اے امیر المومنینؑ! یہ (ابن سوداء) خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہتان بازی کرتا ہے۔ یہ آپؑ کو شہید کرے گا۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: یہ بڑی لمبی چوڑی باتیں کرتا ہے، کیا کہتا ہے؟

اس نے کہا: یہ جیش غضب کی بات کر رہا ہے۔

اس پر مولا امیر المومنینؑ نے فرمایا:

"اس کا راستہ خالی کردو۔ (تاکہ جدھر اس کی مرضی ہو چلا جائے) وہ لوگ (جیش الغضب) آخری زمانے میں آئیں گے۔ وہ بادل کے ٹکڑوں کی مانند جمع ہو جائیں گے۔ وہ ہر قبیلے سے ایک ایک، دو دو اور تین تین ..... نو نو افراد کی صورت میں جمع ہوں گے۔ اللہ کی قسم! میں ان کے امیر کو اس کے نام سے جانتا ہوں اور ان کی سواریوں کے بیٹھنے کی جگہ کا بھی مجھے علم ہے۔ اس کے بعد امیر المومنینؑ یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے: باقرا، باقرا، باقرا۔ اس کے بعد فرمایا: یہ ایک شخص ہے جو میری ذریت سے ہوگا اور حدیث کا علم وسیع پیمانے پر عام کرے

https://downloadshiabooks.com/

گا۔"(بحارالانوار:۵۲/۲۴۷)

﴿حدیث:۲﴾

احنف بن قیس سے روایت نقل ہوئی ہے، وہ کہتا ہے کہ میں کسی کام کی غرض سے امیر المومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ابن کوا اور شبث بن ربعی وہاں آئے اور اندر داخل ہونے کی اجازت چاہی۔

اس پر امیر المومنینؑ نے فرمایا: تمہاری مرضی، چاہو تو انہیں اجازت دے دو، کیونکہ پہلے تم اپنا کام لے کر آئے ہو۔

میں نے عرض کی: اے امیر المومنینؑ! آپ کو اختیار ہے، انہیں اجازت دے دیجیے۔

جب وہ اندر آئے تو مولا امیر المومنینؑ نے فرمایا: تم یہاں میرے پیچھے حروراء میں کیوں آ گئے؟

انہوں نے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا شمار بھی جیش غضب میں ہو؟

ان کی بات سن کر مولاؑ نے فرمایا: خدا تم پر رحم کرے، کیا میری حکومت میں بھی کوئی غضب ہے؟! کیا ان ان آزمائشوں کے ظاہر ہونے سے پہلے غضب کا سامنے آنا ممکن ہے؟ ! جب مذکورہ نشانیاں پوری ہوں گی تو وہ بادل کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی مانند مختلف قبائل سے جمع ہوں گے۔ وہ ایک ایک، دو دو، تین تین، چار چار، پانچ پانچ، چھے چھے، سات سات، آٹھ آٹھ، نو نو اور دس دس ہو کر آئیں گے۔(بحارالانوار:۵۲/۲۴۸)

﴿حدیث:۳﴾

جناب مفضل بن عمرؓ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جب امامؑ کو اذن مل جائے گا تو وہ خدا کے عبرانی نام سے اس سے دعا کریں گے۔ اس پر ان کے تین سو تیرہ اصحاب بادل کے ٹکڑوں کی مانند جمع ہو جائیں گے۔ وہ جھنڈا

بردار افراد ہوں گے۔ ان میں سے بعض اپنے بستروں سے غائب ہو جائیں گے اور صبح بیدار ہوں گے تو مکہ میں ہوں گے۔ بعض دن کے وقت بادل کے دوش پر پرواز کرتے ہوئے دیکھے جائیں گے۔ ان کا نام بمع ولدیت، حلیہ اور نسب معروف ہوں گے۔

میں نے سوال کیا کہ ان میں ایمان کے حوالے سے زیادہ عظمت والا کون ہے؟

فرمایا: وہ جو دن کے اجالے میں بادل کی سواری کریں گے۔ وہی اپنے بستروں سے اٹھا لیے جائیں گے۔ اور انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے:

اين ما تكونوا يات بكم الله جميعا،

﴿حدیث:۴﴾

ابو خالد کابلی نے امام علی زین العابدین علیہ السلام یا امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: غائب ہو جانے والے وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے بستروں سے اٹھا لیا جائے گا اور ان کی صبح مکہ میں ہوگی۔ یہی اس فرمان الٰہی (این ما تکونوا یات بکم الله جمیعا) کی تفسیر ہے۔ اور وہ قائم آل محمد علیہ السلام کے اصحاب ہیں۔

﴿حدیث:۵﴾

ابان بن تغلب سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ

میں مکہ مکرمہ میں مسجد میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ تھا، انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ انہوں نے فرمایا: خدا تمہاری اس مسجد میں تین سو تیرہ افراد کو لائے گا۔ اہل مکہ جانتے ہیں کہ ابھی تک ان کے آباؤ اجداد بھی پیدا نہیں ہوئے۔ ان کے پاس تلواریں ہوں گی اور ہر تلوار پر اس کے مالک کا نام بمع ولدیت، حلیہ اور نسب لکھا ہوگا۔ اس کے بعد خدا ایک منادی کو حکم دے گا تو ندا دے گا کہ یہ مہدی ہیں جو حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کی طرح فیصلہ صادر کریں گے اور اس کے لیے کسی سے دلیل کا

https://downloadshiabooks.com/

کا خاتمہ کریں گے۔ (اثبات الہداۃ: جلد ۷ صفحہ ۹۰، منتخب الاحادیث الامام المہدی: صفحہ ۱۱۱)

﴿حدیث:۶﴾

جناب محمد بن مسلمؒ سے روایت نقل ہوئی ہے۔ انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس فرمانِ الٰہی (امن یجیب المضطر اذا دعاہ) کی بابت نقل کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

"یہ آیت قائم آلِ محمد علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اس کے نزول کے وقت جبرائیل امینؑ میزابِ رحمت کے پاس سفید پرندے کی صورت میں موجود تھے۔ پس حضرت جبرائیلؑ ہی سب سے پہلے ان کی بیعت کریں گے۔ اس کے بعد تین سو تیرہ افراد بیعت کریں گے۔ تو اس وقت جو بھی ان کی طرف سفر میں ہوگا وہ ان کے حضور میں پہنچ جائے گا اور جو ان کی جانب سفر میں نہ ہوگا اسے بستر سے اٹھا لیا جائے گا۔ جیسا کہ امیر المومنینؑ نے بھی یہی فرمایا ہے کہ قائم کے انصار کو ان کی استراحت گاہوں سے اٹھا لیا جائے گا۔ اسی کا ذکر کرتے ہوئے پروردگارِ عالم نے ارشاد فرمایا:

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا ۚ

"تو تم خیرات کی جانب سبقت کرو تم جہاں بھی ہوگے خدا تم سب کو ایک جگہ اکٹھا کرے گا۔" (سورہ بقرہ: ۱۴۸)

خیرات سے مراد ائمہ اہل بیتؑ کی ولایت ہے۔ (مصادر بالا)

﴿حدیث:۷﴾

ابان بن تغلب سے مروی ہے۔ انہوں نے صادق آلِ محمدؑ سے نقل کیا ہے کہ عن قریب خداوند عالم تین سو تیرہ افراد کو مکہ میں مسجد الحرام کے پاس بھیجے گا۔ اہل مکہ جانتے

ہیں کہ ابھی تک ان کے آباؤ اجداد بھی پیدا نہیں ہوئے۔ جن کے کندھوں پر تلواریں ہوں گی اور ان پر ہزار ایسے کلمے تحریر ہوں جو ایک ایک ہزار مزید کلمات کی کلید ہوں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ خداوند عالم ہر وادی سے ہوا کو بھیجے جو یہ اعلان کرے گی:

هذا المهدي يحكم بحكم داود ولا يريد بينة

"یہ مہدی ہیں جو جناب داؤد علیہ السلام کی مثل قضاوت کرتے ہیں۔ انہیں کسی دلیل کی ضرورت پیش نہیں آتی۔" (سابقہ حوالہ جات)

﴿حدیث:۸﴾

ابو الجارودؒ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ قائم کے اصحاب کی تعداد تین سو تیرہ ہے۔ اور وہ عجم ہیں۔ ان میں سے بعض کو دن کے اجالے میں بادلوں پر سوار کیا جائے گا اور ان کے نام، ولدیت، نسب اور حسب کی شناخت کرا دی جائے گی۔ جبکہ ان میں سے بعض اپنے بستروں پر سوئے ہوں گے۔ مگر وہ کسی وقت کے فاصلے کے بغیر مکہ میں اپنے امام کی خدمت میں پہنچ جائیں گے۔ (سابقہ حوالہ جات)

﴿حدیث:۹﴾

علی ابن حمزہؒ نے جناب ابو بصیرؒ کے واسطے سے امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ قائم اہل بدر کی تعداد کے برابر (تین سو تیرہ) اصحاب کے ساتھ ذی طوی کی پہاڑی سے نیچے آئیں گے اور حجر اسود کے ساتھ ٹیک لگائیں گے۔ اور اپنا فتح والا علم لہرائیں گے۔

علیؒ کہتے ہیں کہ جب میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے سامنے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: وہ کتاب منشور "واضح اعلامیہ" ہوگا۔

https://downloadshiabooks.com/

(حدیث: ۱۰)

ابو علی حکیم بن سعد سے روایت کی گئی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امیر المومنین علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا، آپ نے ارشاد فرمایا: قائم آل محمدؑ کے تمام اصحاب جوان ہوں گے سوائے چند ایک جیسے آنکھ میں سرمہ یا زاد راہ میں نمک۔ اور زاد سفر میں نمک ہی وہ چیز ہے جو سب سے کم ہوتی ہے۔

(ملاحم ابن طاووس: ۱۴۳؛ اثبات الہداۃ: ۳ ر ۵۱۷؛ بحار الانوار: ۵۲ ر ۳۳۳؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳ ر ۱۰۲)

(حدیث: ۱۱)

علی بن ابی حمزہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: شیعہ اپنے مکانات کی چھتوں پر سوئے ہوں گے کہ وہ بغیر کسی وقت کے فاصلے کے اپنے امام کی خدمت میں پہنچ جائیں گے۔ اور ان کی صبح مکہ میں ہوگی۔

(بحار الانوار: ۵۲ ر ۳۷۰؛ بشارۃ الاسلام: ۱۹۷؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳ ر ۱۰۲)

(حدیث: ۱۲)

سلیمان بن ہارون عجلی سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سرکار صادق علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا، آپ نے ارشاد فرمایا: اس امر کے مالک کے اصحاب محفوظ ہیں۔ اگر تمام لوگ چلے بھی گئے تو خدا ان کے اصحاب کو سامنے لے آئے گا۔ اسی کا ذکر کرتے ہوئے وہ ارشاد فرماتا ہے:

فَإِنْ يَكْفُرْ بِهَا هَٰؤُلَاءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ

"اب اگر یہ لوگ اس کا بھی انکار کرتے ہیں تو ہم نے اس کا ساتھ ایک ایسی قوم کو

بنایا ہے جو انکار کرنے والی نہیں ہے۔" (الانعام)

اس فرمان خدا میں بھی انہی کا ذکر ہوا ہے:

فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ

"تو عنقریب خدا ایک قوم کو لے آئے گا جسے وہ پسند کرتا ہوگا اور وہ بھی اس سے محبت کرتی ہوگی۔ وہ قوم مومنین کے لیے نرم مہربان جبکہ کافروں پر بڑی سخت اور غالب آنے والی ہوگی۔" (سورۃ مائدہ: ۵۴)

(حدیث: ۱۳)

جناب ابو بصیر رضوان اللہ علیہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

طالوت کے ساتھیوں کو خدا نے ایک نہر کے ذریعے آزمایا جیسا کہ قرآن میں ہے: مُبْتَلِيكُمْ بِنَهَرٍ "بے شک اللہ تمہیں ایک نہر سے آزمانے والا ہے۔" (سورۃ بقرہ: ۲۴۹) قائم کے اصحاب کو بھی وہ اسی طریقے سے آزمائے گا۔

(اثبات الہداۃ: ۳ ر ۵۲۹؛ بحار الانوار: ۵۲ ر ۳۳۲؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳ ر ۲۸)

○○○○

https://downloadshiabooks.com/

باب نمبر 21

خروجِ قائم سے پہلے اور بعد

(حدیث:۱)

ابراہیم بن عبد الحمید سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے مجھے خبر دی جس نے امام صادق علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا آپ نے فرمایا کہ جس وقت قائم خروج کریں گے تو اس امر سے وہ لوگ نکل جائیں گے جو خود کو اس کا اہل سمجھتے ہوں گے۔ ان میں سورج و چاند کی پرستش کرنے والوں جیسی حالت داخل ہو جائے گی۔

(بحار الانوار: ۵۲ ر ۳۶۳؛ بشارۃ الاسلام: ۲۲۳؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳ ر ۱۰۵)

(حدیث:۲)

حریز سے مروی ہے انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام اور آپ نے اپنے آبا علیہم السلام کے واسطے سے مولا علی زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ

اذا قام القائم اذهب الله عن كل مؤمن العاهة ورد اليه قوته

"جس وقت قائم قیام کریں گے تو خدا ہر مومن کی بیماری و تکلیف کو ختم کرے گا اور اس کی ضائع شدہ قوت واپس آ جائے گی۔"

(الخصال: ۵۴۱؛ روضۃ الواعظین: ۲ ر ۲۹۵؛ الصراط المستقیم: ۲ ر ۲۶۱؛ اثبات الہداۃ: ۳ ر ۴۹۶؛ بحار الانوار: ۵۲ ر ۳۶۴؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳ ر ۱۹۴)

(حدیث:۳)

حبہ عرنی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

"یوں لگتا ہے کہ ہمارے شیعہ مسجد کوفہ میں موجود ہیں۔ ان کے خیمے لگے ہوئے ہیں اور وہ لوگوں کو قرآن اس طرح تعلیم دے رہے ہیں جیسے وہ نازل ہوا تھا۔ ہاں لیکن جس وقت ہمارا قائم قیام کرے گا تو اس کے لمبے ہوئے حصے کو تغییر کرے گا اور اس کا قبلہ درست کرے گا۔" (بحار الانوار: ۵۲ ر ۳۶۴؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳ ر ۳۰۹)

(حدیث:۴)

علی بن عقبہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

"ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں امیر المومنین علیہ السلام کے شیعوں کے ساتھ ہوں۔ انہوں نے اپنے ہاتھوں میں قرآن اٹھائے ہوئے ہیں اور وہ لوگوں کو اس کی تعلیم دے رہے ہیں۔" (بحار الانوار: ۵۲ ر ۳۶۴)

(حدیث:۵)

جناب اصبغ بن نباتہؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے مولا علی علیہ السلام کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ایسا لگتا ہے کہ میں چند عجمیوں کو دیکھ رہا ہوں۔ ان کے خیمے مسجد کوفہ میں لگے ہوئے ہیں۔ اور وہ لوگوں کو قرآن کی اس طرح تعلیم دے رہے ہیں جیسے وہ نازل ہوا تھا۔

میں نے عرض کی:

"یا امیر المومنینؑ! کیا یہ اب اس صورت میں نہیں جیسے نازل ہوا تھا؟ فرمایا: نہیں، بلکہ اس میں سے قریش کے ستر افراد اور ان کی ولدیت کو مٹا دیا گیا ہے۔ لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ادب کی خاطر ابولہب کا نام حذف نہیں کیا گیا کہ وہ آپ کا چچا تھا۔" (بحار الانوار: ۵۲ ر ۳۶۴)

https://downloadshiabooks.com/

(حدیث:۹)

حلبی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں: اس وقت تمہاری کیا حالت کیا ہوگی کہ جب قائمؑ کے اصحابؑ کے مسجد کوفہ میں خیمے لگ جائیں گے۔ اس کے بعد وہ ایک نیا نوشتہ اور نیا حکم لے کر ان کی جانب نکلیں گے۔ ان کا مقابلہ عرب کے ساتھ بڑا سخت ہوگا۔ (بحار الانوار: ۵۲، ر ۳۶۳)

(حدیث:۱۰)

ابو صباح کنانی سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک شخص وہاں آیا اور عرض کرنے لگا: میری اولاد نے مجھے چھوڑ دیا ہے اور میرے بھائیوں نے میرے ساتھ ظلم و جفا کی ہے۔

اس کی شکایت سن کر امامؑ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ایک حق کی حکومت ہے اور ایک باطل کی۔ یہ دونوں ایک دوسرے کی حکومت میں ذلیل و کمتر رہیں گے۔ پس جس کو بھی باطل کی حکومت میں آسائش ملے گی، حق کی حکومت میں اس سے قصاص لیا جائے گا۔
(بحار الانوار: ۵۲، ر ۳۶۴)

(حدیث:۱۱)

جناب محمد بن جعفرؒ نے اپنے بابا سرکار صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ جس وقت قائمؑ قیام کریں گے تو زمین کے ہر اقلیم و ریاست میں اپنا ایک نمائندہ مقرر کریں گے اور اس سے کہیں گے کہ تمہارا ہدایت نامہ تمہاری ہتھیلی میں موجود ہے۔ لہٰذا جب تمہیں کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہو جسے تم نہ سمجھ سکو اور اس کے بارے میں تم سے فیصلہ نہ ہو پائے تو اپنی ہتھیلی میں دیکھنا اور اس میں لکھی ہوئی ہدایت پر عمل کرنا۔

اس کے بعد فرمایا: پھر وہ ایک لشکر قسطنطنیہ کی طرف روانہ کریں گے۔ جب وہ خلیج

میں پہنچیں گے تو اپنے پاؤں کے نیچے کوئی چیز لکھیں گے اور اس کے سبب پانی پر چلنے لگیں گے۔ جب اہل روم انہیں پانی پر چلتا دیکھیں گے تو کہیں گے: جب ان کے اصحابؑ پانی پر چل رہے ہیں تو خود ان کے اختیارات کی حد کیا ہوگی؟!! اس کے بعد وہ ان کے لیے شہر کے دروازے کھول دیں گے۔ چنانچہ وہ شہر میں داخل ہو جائیں گے اور اپنی مرضی کے مطابق حکومت قائم کریں گے۔

(دلائل الامامہ: ۲۴۹، اثبات الہداۃ: ۳، ر ۔۔۔، بحار الانوار: ۵۲، ر ۳۶۵)

(حدیث:۱۲)

ابان بن تغلب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ ارشاد فرما رہے تھے کہ دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ آسمان سے ایک منادی یہ ندا بلند نہ کرے: "اے اہل حق! جمع ہو جاؤ۔" اس ندا کو سن کر وہ سب ایک میدان میں جمع ہو جائیں گے۔

اس کے بعد ایک اور ندا سنائی دے گی: "اے اہل باطل! جمع ہو جاؤ" یہ سن کر تمام اہل باطل ایک میدان میں اکٹھے ہو جائیں گے۔

میں نے پوچھا: کیا اہل باطل کے لیے یہ ممکن ہوگا وہ اہل حق کی جماعت میں شامل ہو جائیں؟

امامؑ نے فرمایا: نہیں، خدا کی قسم! اسی لئے کہ اس فرمان الٰہی میں ہے:
مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ
"خدا ایسا نہیں کرے گا کہ جس حالت پر تم ہو اہل ایمان کو بھی اسی حالت پر چھوڑ دے جب تک ان میں سے ناپاک کو پاک سے الگ نہ کر دے۔" (آل عمران: ۱۷۹)

https://downloadshiabooks.com/

﴿حدیث:۱۰﴾

جناب ابو بصیر رضوان اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

لیعدن احدکم لخروج القائم ولو سهما، فان الله تعالیٰ اذا علم ذلك من نيته رجوت لان ينسئ في عمره حتی یدرکه فیکون من اعوانه وانصاره

"تم میں ہر شخص کو قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف کے قیام کے لیے ضرور تیاری کرنی چاہیے، خواہ ایک تیر ہی بنا کر اپنے پاس رکھ لو۔ کیونکہ جب خدا اس کی نیت دیکھے گا تو مجھے امید ہے کہ اس کی زندگی اتنی بڑھا دے گا کہ وہ انہیں پا کر ان کے اعوان وانصار میں شامل ہو جائے۔"

(بحار الانوار: ۵۲ / ۳۶۶، معجم احادیث الامام المہدی: ۳ / ۶)

○○○○

باب نمبر 22

ایک حکم کی دعوت، اور اسلام کا پھر سے اپنے ابتدائی دور میں چلے جانا

﴿حدیث:۱﴾

کامل سے روایت منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

ان قائمنا اذا قام دعا الناس الی امر جدید کما دعا الیه رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، وان الاسلام بدأ غریبا وسیعود غریبا کما بدأ فطوبی للغرباء۔

"بے شک جس وقت ہمارے قائم قیام کریں گے تو لوگوں کو ایک نئے معلوم ہونے والے حکم کی دعوت دیں گے جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنے حکم کی دعوت دی (جو اس معاشرے میں نیا نظر آتا تھا)۔ اور اسلام جس طرح شروع میں اجنبی اور غیر مانوس تھا اسی طرح عنقریب اس کی دوبارہ وہی حالت ہو جائے گی۔ تو جو (اس پر قائم رہتے ہوئے لوگوں کی نظر میں) اجنبی ہو جائیں انہیں مبارک ہو۔"

(بحار الانوار: ۵۲ / ۳۶۶، معجم احادیث الامام المہدی: ۳ / ۴۱۹)

﴿حدیث:۲﴾

ہمیں خبر دی عبد الواحد بن عبد اللہ بن یونس نے وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر قرشی نے وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا محمد بن حسین بن ابو الخطاب نے وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا محمد بن سنان نے انہوں نے نقل کیا مسکان سے انہوں نے جناب

https://downloadshiabooks.com/

ابو بصیرؒ سے اور انہوں نے صادق آل محمدؐ سے کہ

"اسلام جس طرح ابتدائے زمانہ میں اجنبی تھا، کچھ عرصے کے بعد دوبارہ اس کی وہی حالت ہو جائے گی۔ تو مبارک انہیں جو اجنبی و انجان بنا دیے جائیں گے۔"

میں نے عرض کی: خدا آپؑ پر رحمت نازل کرے ذرا اس کی وضاحت فرمایئے۔

تو امامؑ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ جو ہم اہل بیت رسولؐ میں سے داعی ہوگا وہ ایک نئے حکم کی طرف بلائے گا۔ جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی یہی کیا تھا۔

ہمیں خبر دی عبدالواحد بن عبداللہ نے اسی اسناد کے ساتھ، اس (محمد بن حسین) نے محمد بن سنان سے، اس نے حسین بن مختار سے، اس نے ابو بصیرؒ سے اور انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے۔ باقی روایت کا متن وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔ (بحار الانوار: ۵۲/ ۳۶۶)

(حدیث: ۳)

مالک جہنی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا: کیا وجہ ہے کہ صاحب الامر ایسی صفات بیان کرتے ہیں جو کسی اور میں نظر نہیں آتیں؟ (یعنی یہ مافوق العادت ہیں؟)

تو امامؑ نے فرمایا: نہیں، خدا کی قسم ایسا ہرگز نہ ہوگا یہاں تک کہ وہ خود آکر انہی صفات کے ذریعے تم پر حجت قائم کریں گے اور تمہیں اپنی طرف دعوت دیں گے۔

(حدیث: ۴)

سعد بن ابی عمر الجلاب سے مروی ہے انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ اسلام اپنے آغاز میں اجنبی و بے مانوس تھا، عنقریب اس کی دوبارہ وہی حالت ہو جائے گی جیسی شروع میں تھی، تو مبارک ہو اجنبی و غریب الوطن ہو جانے والوں کو۔ (بحار الانوار: ۵۲/ ۳۶۶)

(حدیث: ۵)

جناب ابو بصیرؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ مجھے امیر المومنینؑ کے اس فرمان کا مطلب کچھ نہیں آیا: "اسلام ابتداء میں اجنبی و مسافر کی طرح تھا، اور عنقریب دوبارہ اس کی وہی حالت ہو جائے گی۔ مبارک ہو غریب الدیار ہو جانے والوں کے لیے۔"

یہ سن کر امامؑ نے فرمایا: اے ابو محمدؒ! جب قائمؑ قیام کریں گے تو ایک نئے امر کی دعوت دیں گے جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

امامؑ کا جواب سن کر میں اٹھا اور آپؑ کے سر کا بوسہ لیا۔ اس کے بعد میں نے اپنے ایمانی جذبات کا یوں اظہار کیا:

اشهد انك امامي في الدنيا و الآخرة. اوالي وليك و اعادي عدوك. و انك ولي الله

"میں شہادت دیتا ہوں کہ آپؑ دنیا و آخرت میں میرے امام ہیں۔ میں آپؑ کے دوست کو دوست اور آپؑ کے دشمن کو دشمن رکھوں گا۔ بیشک آپؑ اللہ کے ولی ہیں۔"

اس پر امامؑ نے مجھے دعا دی اور فرمایا: خدا تم پر بھی اپنی رحمت نازل کرے۔

(بحار الانوار: ۵۲/ ۳۶۷، معجم احادیث الامام المہدیؑ: ج ۵)

https://downloadshiabooks.com/

باب نمبر 23

تاجِ اِمامت بر سرِ اِمامِ زمانہؑ

﴿حدیث:۱﴾

علی بن احمد نے نقل کیا عبید اللہ بن موسیٰ سے، وہ کہتے ہیں: مجھ سے بیان کیا محمد بن حسین نے، انہوں نے نقل کیا ابن ابوخطاب سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے ابو الجارودؒ سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپؑ نے فرمایا:

الامر فی اصغرنا سنا و اخملنا ذکرا

امر اس شخص میں ہوگا جو سن کے لحاظ سے ہم سب سے چھوٹا اور جس کا ذکر ہم سب سے زیادہ مخفی ہے۔

ہمیں خبر دی علی بن حسین نے، وہ کہتے ہیں: ہمیں خبر دی محمد بن یحییٰ عطار نے، وہ کہتے ہیں: ہم سے بیان کیا محمد بن حسان رازی نے، انہوں نے نقل کیا محمد بن علی صیرفی سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے ابو الجارود سے اور انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے۔ (بحار الانوار: ۵۱، ۳۲)

﴿حدیث:۲﴾

جناب ابو بصیرؒ سے مروی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے صادقین علیہم السلام میں سے کسی سے سوال کیا کہ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ امر امامت اس تک پہنچے جس تک ابھی نہیں پہنچا؟

تو جواب ملا: عنقریب ایسا ہوگا۔

میں نے عرض کی: تو وہ کیا کریں گے؟

فرمایا:

یورثہ علما و کتبا و لا یکلہ الی نفسہ

وہ اسے علمی اور کتابی طور پر میراث میں پائیں گے۔ اس کے بعد اس منصب کی حیثیت کسی کو نذر کریں گے۔ (بحار الانوار: ۵۱، ۳۳)

﴿حدیث:۳﴾

ابو الجارودؒ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا:

لا یکون ھذا الامر الا فی اخملنا ذکرا و احدثنا سنا

بالآخر یہ امر امامت ہم اہل بیت میں سے اس ہستی تک پہنچے جس کا ذکر ہم میں سب سے زیادہ مخفی اور جس کا سن ہم میں سب سے چھوٹا ہے۔ (مصدر سابق)

﴿حدیث:۴﴾

اسحاق بن صباح سے روایت نقل ہوئی ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

یہ امر بالآخر اس ہستی تک پہنچ جائے گا جو اٹھائے جانے کی عمر میں ہوگا یا اتنی عمر، جس کا ذکر مخفی ہوگا۔ (مصدر سابق)

اے میرے اہل ایمان بھائیو! خدا تم پر رحم کرے، صادقین علیہم السلام کی ان روایات میں خوب غور و فکر کرو جن میں قائم زمانہ کی عمر کا تذکرہ ہے۔ اسی طرح ان کا یہ فرمان بھی کہ یہ وقت امر امامت کے اس ہستی کی طرف منتقل ہونے کا ہے جو سن میں تمام آئمہ سے چھوٹے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان سے پہلے کسی امام کو اتنی کم سنی میں امامت کا منصب نہیں ملا۔ ذکر کے مخفی ہونے کا اشارہ امام علیہ السلام کی غیبت کی طرف ہے۔ اب جبکہ ان امور کے بارے میں ایک طرف متصل و متواتر روایات موجود ہیں اور دوسری طرف ان کی حقیقت بھی سب کے سامنے ہے۔ تو صاحب عقل کے لیے انہیں تسلیم کرنے میں کوئی حجت باقی نہیں رہتی۔

https://downloadshiabooks.com/

باب نمبر 24

جناب اسماعیل بن جعفر علیہ السلام اور امامت سرکار موسیٰ کاظم علیہ السلام

(حدیث:۱)

اسحاق بن عمار صیرفی سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میرے بھائی اسماعیل بن عمار نے امام صادق علیہ السلام کے سامنے اپنا دین و اعتقاد بیان کرتے ہوئے کہا: میں گواہی دیتا ہوں خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور آپ میرے امام ہیں۔ پھر اس نے ایک ایک کرکے ترتیب کے ساتھ تمام آئمہ کے نام لیے۔ جب وہ آپ کے نام تک پہنچا تو کہا: کیا آپ کے بعد جناب اسماعیل امام ہوں گے؟

تو امام نے فرمایا: نہیں، اسماعیل امام نہیں ہوں گے۔ (بحار الانوار: ۴۸ ص ۲۶۱)

(حدیث:۲)

جناب فیض بن المختار رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: قربان جاؤں اس زمین کے بارے میں آپ کیا حکم دیتے ہیں جسے میں ایک حاکم سے لے کر اس پر اپنے اجارہ داروں کو چھوڑ دوں۔ تا کہ خدا اس میں سے مجھے جو نفع دے تو اس کا آدھا یا تہائی یا اس سے کم یا اس سے زیادہ میں رکھ لوں۔ کیا یہ درست ہے؟

امام نے فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

یہ سن کر ان کا بیٹا اسماعیل کہنے لگا: بابا جان! لگتا ہے، آپ کچھ بھول رہے ہیں؟

امام نے فرمایا: کیا میں اپنے مزدوروں کے ساتھ بھی یہی نہیں کرتا؟ اے میرے لعل! اسی لیے تو میں اکثر و بیشتر تمہیں کہتا ہوں کہ میرے ساتھ رہا کرو مگر تم یہ نہیں کرتے۔

یہ سننا تھا کہ جناب اسماعیل اٹھے اور گھر سے باہر چلے گئے۔

اس پر میں نے عرض کی قربان جاؤں اگر جناب اسماعیل آپ کے ساتھ نہیں بھی ہوتے تو اس میں کیا حرج ہے؟ کیونکہ آپ کے بعد تو تمام ذمہ داریاں انہی کے کندھوں پر ہوگی۔ جیسے آپ کو اپنے بابا علیہ السلام کی طرف سے منتقل ہوئی ہیں۔

امام نے فرمایا: اے فیض! اسماعیل کا مجھ سے وہ تعلق نہیں جو میرا اپنے بابا علیہ السلام سے تھا۔

میں نے کہا: قربان جاؤں! مجھے تو اس امر کا پورا یقین تھا کہ آپ تمام ذمہ داریاں اور فرائض ان کے حوالے کریں گے۔ ہم آپ کے بارے میں خدا سے عافیت کا سوال کرتے ہیں، لیکن اگر وہ ہو گیا جس کا ہمیں خدشہ ہے تو ہم کس کی طرف رجوع کریں؟

امام نے مجھے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔

چنانچہ میں نے آپ کے زانوئے اقدس پر بوسہ دیا اور عرض کی: مولا! میرے بڑھاپے پر ترس کیجیے! کہیں آپ کے بعد ہونے والے امام کی معرفت کے بغیر میں جہنم میں نہ چلا جاؤں؟ قسم بخدا! اگر آپ سے پہلے میں دنیا چھوڑ جاؤں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ لیکن مجھے ڈر ہے کہ کہیں آپ مجھ سے پہلے دنیا سے رخصت نہ ہو جائیں؟

اس وقت انہوں نے مجھ سے کہا: یہیں بیٹھو! پھر وہ اٹھے اور گھر میں ایک پردے کے پاس گئے اور اسے اٹھا کر اندر تشریف لے گئے۔ کچھ دیر کے بعد انہوں نے مجھے آواز دی: اے فیض! اندر آجاؤ۔ تو جب میں اندر گیا تو دیکھا کہ وہ اپنے مصلائے عبادت پر نوافل ادا کرنے کے بعد قبلہ کی سمت سے تھوڑا رخ پھیر کر بیٹھے ہیں۔ سو میں ان کے سامنے

https://downloadshiabooks.com/

چلا گیا۔ کچھ دنوں کے بعد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام وہاں تشریف لائے۔ وہ اس وقت نو عمر لڑکے تھے اور ان کے ہاتھ میں ایک تازیانہ تھا، امام صادق علیہ السلام نے انہیں اپنی آغوش میں بٹھا لیا اور کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ نے تازیانہ کیوں اٹھایا ہوا ہے؟

انھوں نے فرمایا: میں اپنے بھائی علی کے پاس سے گزرا تو یہ تازیانہ ان کے ہاتھ میں تھا اور وہ اس سے ایک حیوان کو مار رہے تھے۔ میں نے اسے ان کے ہاتھ سے چھین لیا۔ اس پر امام صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے فیض! جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحیفے دیے گئے تو انھوں نے امیر المومنین کو ان پر امین مقرر کیا۔ بعد ازاں امیر المومنین نے امام حسن علیہ السلام کو ان پر امین بنایا۔ انھوں نے اپنے بعد اپنے بھائی امام حسین کو ان کی حفاظت کی ذمہ داری سونپی۔ انھوں نے امام علی بن الحسین کو ان کا امین بنایا۔ انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو ان کا امین بنایا اور میرے بابا علیہ السلام نے انہیں میرے سپرد کیا۔ اب تک یہ میرے پاس تھیں۔ میں اپنے بعد اس نو عمر لڑکے کو ان کا امین مقرر کرتا ہوں۔

اس سے میں سمجھ گیا کہ امام کیا کہنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا: قربان جاؤں! مزید ارشاد فرمایئے۔

تو کہا: اے فیض! جب میرے بابا علیہ السلام یہ چاہتے کہ ان کی کوئی دعا رد نہ ہو تو وہ مجھے اپنی دائیں طرف بٹھا کر دعا کرتے اور میں آمین کہتا تو ان کی دعا رد نہ ہوتی۔ اور اب میں بھی اپنے اس فرزند کے ساتھ دعا کرتا ہوں، کل مجھے تمہاری یاد آئی تو میں نے تمہارا ذکر خیر کیا۔

فیض کہتے ہیں: یہ سن کر خوشی سے میرے آنسو نکل آئے۔ پھر میں نے درخواست کی: میرے آقا! [illegible] مزید ارشاد فرمائیں۔

فرمایا: جب میرے بابا علیہ السلام کسی سفر پر جاتے تو میں بھی ان کے ساتھ ہوتا۔ ایک سفر میں وہ اپنی سواری پر سوار تھے اور میں اپنی سواری پر ان کے قریب تھا۔ [illegible] میل کے فاصلے تک ان کے ہمراہیوں کے [illegible] تنہا ہوتے [illegible] اور اب یہ میرا بیٹا بھی میرے ساتھ یہی کرتا ہے۔

فیض کہتے ہیں: میں نے کہا: قربان جاؤں! اپنے بعد کے امام کے بارے میں کچھ بتائیے۔ فرمایا: میں اپنے اس بیٹے سے ویسی ہی محبت کرتا ہوں جیسے حضرت یعقوب حضرت یوسف کی خوشبو محسوس کرتے تھے۔ میں نے کہا: میرے سردار! مزید فرمائیں۔ فرمایا: تم نے جس ہستی کے بارے میں سوال کیا ہے یہ وہی ہیں [illegible] ایک حد تک [illegible] کے ہاتھوں [illegible]۔

اس کے بعد امام صادق علیہ السلام نے [illegible] مجھ سے [illegible] سوال کیا [illegible] بتانے کی اجازت دی۔ میں نے عرض کی: قربان جاؤں! کیا میں اسے آگے کسی سے بیان کر سکتا ہوں؟

فرمایا: ہاں! اپنے اہل خانہ [illegible] ساتھیوں سے۔

اس وقت میرے ساتھ اہل و عیال [illegible] میں سے [illegible] یونس بن ظبیان میرے ہمراہ تھے۔ جب میں نے انہیں اس کی اطلاع دی انھوں نے [illegible] کہنے لگے: [illegible] خود امام کی زبان سے [illegible] مجھے تسلی نہ ہوگی۔ [illegible] قدس کی جانب [illegible] ان کے پیچھے [illegible] وہ دروازے کے پاس پہنچا تو امام صادق علیہ السلام [illegible]

https://downloadshiabooks.com/

نے وہی حکم صادر کیا ہے جو فیض بن مختارؒ کی وساطت سے تم تک پہنچا۔ خاموشی کے ساتھ قبول کرلو۔ تو انہوں نے کہا: میں نے سنا اور اطاعت کی۔ اسی اثنا میں میں اندر داخل ہوا تو امام نے مجھ سے فرمایا: اے فیضؒ! اسے اپنے پاس محفوظ رکھو، اسے اپنے پاس محفوظ رکھو۔

تو میں نے کہا: آپؑ کے حکم کی تعمیل ہوگی۔

(بحارالانوار: ۴۷ر ۲۵۹؛ حلیۃ الابرار: ۳ر ۲۹۰)

﴿حدیث: ۳﴾

ولید بن صبیح سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میرے اور عبدالجلیل نامی ایک شخص کے درمیان کافی عرصے سے یہ بحث چل رہی تھی۔ اس نے مجھ سے کہا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خود جناب اسماعیلؒ کو اپنا وصی مقرر کیا ہے۔ چنانچہ میں امام عالی مقام کی خدمت میں گیا اور عرض کیا: عبدالجلیل نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ آپؑ نے جناب اسماعیلؒ کو ان کی وفات سے تین سال قبل اپنا وصی مقرر کیا تھا۔

تو امام نے فرمایا: نہیں! اے ولید، خدا کی قسم! اگر میں نے وصی بنایا تو فلاں (یعنی امام موسیٰ کاظمؑ) کو اپنا وصی بناؤں گا۔ اس کے بعد امام نے ان کا نام بھی بتایا۔

(بحارالانوار: ۴۸ر ۱۱۲؛ عوالم العلوم: ۲۱ر ۳۳)

﴿حدیث: ۴﴾

حماد الصائغ سے مروی ہے کہ انہوں نے جناب مفضل بن عمرؒ سے سنا، وہ امام صادق علیہ السلام سے پوچھ رہے تھے: کیا یہ بھی ہوتا ہے کہ خدا اپنے کسی بندے کی اطاعت فرض کرے اور پھر آسمان کی خبر اس سے مخفی رکھے؟

تو امام نے انہیں جواب دیا: خدا کی شان اس سے کہیں بلند و بالا ہے اور وہ اپنے

بندوں پر بے حد مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ وہ ایسا نہیں کرتا کہ اپنے کسی بندے کی اطاعت فرض کرے اور پھر اس سے صبح و شام آسمان کی خبریں پوشیدہ رکھے۔

اسی دوران امام موسیٰ کاظم علیہ السلام وارد محفل ہوئے تو امام نے جناب مفضلؒ سے فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ اس ہستی کی زیارت کرو کہ جو کتاب علیؑ کی وارث ہے؟

مفضلؒ نے کہا: اس سے بڑھ کر مجھے اور کس بات پہ خوشی ہوگی؟

تو امام نے فرمایا: یہی وہ ہستی ہیں جن کے پاس مولا علی امیرالمومنینؑ کی پوشیدہ کی ہوئی کتاب ہے۔ جس کے بارے میں خدا فرماتا ہے: اسے صرف وہی لوگ چھو سکتے ہیں جنہیں پاک کیا گیا ہے۔ (بحارالانوار: ۴۸ر ۲۲)

﴿حدیث: ۵﴾

محمد بن اسحاق سے روایت ہے، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ ان کے بعد اس امر کا وارث کون ہوگا؟ تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: وہ جس کے پاس ایک بکری کا بچہ ہے۔ اس وقت سرکار موسیٰ کاظم علیہ السلام گھر کے ایک کونے میں تھے اور ان کے پاس مکی نسل کی ایک بکری کا بچہ تھا۔ وہ اس سے کہہ رہے تھے: اُسْجُدْ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَكَ "اس خدا کو سجدہ کرو جس نے تجھے پیدا کیا ہے۔" (بحارالانوار: ۴۸ر ۲۳)

﴿حدیث: ۶﴾

معاویہ بن وہب سے روایت نقل ہوئی ہے وہ کہتے ہیں: میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس گیا تو وہاں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا۔ وہ اس وقت تین سال تھے۔ ان کے پاس مکی نسل کی بکری کا ایک بچہ تھا۔ وہ اس کی رسی پکڑ کر اس سے کہہ رہے تھے: اُسْجُدْ لِلّٰهِ

https://downloadshiabooks.com/

الَّذِی خَلَقَكَ "اس خدا کو سجدہ کر جس نے تجھے پیدا کیا ہے۔" انہوں نے تین مرتبہ ایسا کیا تو ان کے ایک چھوٹے سے غلام نے کہا: میرے آقا! اس سے کہیے کہ مر جائے۔

اس پر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: تف ہے تجھ پر! کیا زندگی اور موت میرے اختیار میں ہے، بلکہ یہ تو سب خدا کے اختیار میں ہے۔ (بحار الانوار: ۸ ۴ ر ۱۱۷)

﴿حدیث: ۷﴾

یہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے اس مشہور کلام کا حصہ ہے جو انہوں نے جناب اسماعیلؑ کی قبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: میرا تیرے لیے افسوس تجھ پر افسوس کرنے پہ غالب آ گیا ہے۔ اے خدایا! میں نے اسماعیلؑ کو اپنے تمام حقوق کی معافی دی (جو تو میرے بارے میں اس پر فرض کیے تھے) مگر اس نے ان کی ادائیگی میں کوتاہی برتی۔ تو اے خدا! تو بھی اسے معاف کر دے جو اس نے تیرے فرض کردہ حقوق کی ادائیگی میں غفلت کی۔ (بحار الانوار: ۸ ۴ ر ۲۳)

﴿حدیث: ۸﴾

جناب زرارہ بن اعینؒ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے حضیرۂ قدس پہ حاضر ہوا تو ان کے دائیں طرف ان کی اولاد کے سردار امام موسیٰ کاظم علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے سامنے ایک چارپائی تھی جس کے اوپر ایک کپڑا دیا ہوا تھا۔ مجھے دیکھ کر امامؑ نے فرمایا: اے زرارہؒ! جاؤ اور داؤد بن کثیر رقیؒ، حمرانؒ اور ابو بصیرؒ کو بلا کر میرے پاس لے آؤ۔ اس دوران جناب مفضلؒ بھی امامؑ کے پاس آ گئے۔ چنانچہ میں گیا اور متعلقہ افراد کو بلا کر لے آیا۔ اس کے بعد فرداً فرداً بہت سے لوگ آتے گئے، یہاں تک کہ ہم تیس افراد ہو گئے۔ جب امامؑ کے پاس کافی لوگ جمع ہو گئے تو انہوں نے فرمایا: اے داؤدؒ! ذرا اسماعیلؑ کے چہرے سے پردہ ہٹانا۔ جب انہوں نے پردہ ہٹایا تو امامؑ نے پوچھا: بتاؤ کیا

اسماعیل زندہ ہے یا دنیا سے جا چکا ہے؟

داؤد نے کہا: میرے مولا! یہ دنیا چھوڑ چکے ہیں۔ پھر امامؑ نے ایک ایک کر کے سب کو جناب اسماعیلؑ کا چہرہ دکھایا اور ان سے پوچھا کہ بتاؤ زندہ ہے یا دنیا سے رخصت ہو چکا ہے تو حاضرین مجلس کے آخری فرد تک سب نے یہی کہا: میرے مولاؑ! وہ اب دنیا میں نہیں رہے۔ اس کے بعد امامؑ نے فرمایا: اے خدا گواہ رہنا۔ پھر آپؑ نے ان کے غسل و حنوط اور کفن پہنانے کا حکم دیا۔

چنانچہ جس وقت ان کی تجہیز و تکفین کے تمام امور کی تکمیل ہو گئی تو امامؑ نے جناب مفضلؒ سے فرمایا: اے مفضلؒ! ذرا اسماعیلؑ کے چہرے سے پردہ ہٹاؤ۔ جب انہوں نے پردہ ہٹا دیا تو امامؑ نے پوچھا: کیا وہ زندہ ہے یا نہیں۔ انہوں نے جواب دیا: جی، وہ زندہ نہیں۔

اس پر امامؑ نے پھر کہا: اے خدا ان لوگوں پر گواہ رہنا۔ اس کے بعد انہیں اٹھا کر قبرستان لے جایا گیا۔ جب انہیں قبر میں اتار دیا گیا تو امامؑ نے جناب مفضلؒ سے فرمایا: اس کے چہرے سے پردہ ہٹاؤ۔ پھر تدفین کے وقت موجود سب لوگوں سے اقرار لیا کہ بتاؤ وہ زندہ ہے یا نہیں۔

تو ہم سب نے کہا: ان کی رُوح پرواز کر چکی ہے۔

اس وقت امامؑ نے فرمایا:

اللھم اشھد، و اشھدوا فانہ سیرتاب المبطلون، یریدون اطفاء نور اللہ بافواھھم، (ثم أو ما الی موسی علیہ السلام) واللہ متم نورہ ولو کرہ المشرکون

"اے خدا! گواہ رہنا، اور اے لوگو! تم بھی گواہ رہو۔ عن قریب اہل باطل اسماعیلؑ کی بابت شک پیدا کریں گے اور خدا کے نور کو پھونکوں سے بجھانے کی

https://downloadshiabooks.com/

کوشش کریں گے۔ پھر امام نے سرکار موسیٰ کاظم علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:
مگر خدا تو اپنے نور کو تمام کر کے ہی رہے گا خواہ مشرک اس پر راضی نہ ہوں۔"

پھر جب ہم نے ان پر مٹی ڈال دی تو امام نے ایک مرتبہ پھر ہم سے اقرار لیا کہ یہ میت جسے حنوط و کفن دے کر اس لحد میں دفنایا گیا کس کی ہے؟ ہم نے کہا: اسماعیل کی۔

اس وقت امام نے فرمایا:

اللهم اشهد. ثم اخذ بيد موسى عليه السلام. وقال: هو حق. والحق منه الى ان يرث الله الارض ومن عليها

"اے خدا گواہ رہنا۔ پھر امام نے سرکار موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یہ حق ہیں اور حق ان سے ہے یہاں تک کہ خدا اس زمین اور اس کے مکینوں کا وارث ہو جائے۔" (بحار الانوار: ۴۸ ص ۲۱ ح ۲؛ عوالم العلوم: ۲۱ ص ۲۴۸)

میں نے اس حدیث کو اپنے کسی اہل ایمان بھائی کے پاس دیکھا۔ اس نوشتے میں ذکر تھا کہ یہ ابو المرجی بن محمد الغمر الثعلبی کا لکھا ہوا ہے۔ اس میں یہ بھی درج تھا کہ اسے ابو علی نے بیان کیا ہے۔ وہ اسے ابو الفرج مظفر بن احمد قمی سے انہوں نے سعد سے انہوں نے محمد بن صدقہ سے اور محمد بن عمرو سے اور ان دونوں نے جناب زرارہؒ سے نقل کیا ہے۔

ابو المرجی نے ذکر کیا ہے کہ اس نے یہ حدیث اپنے کسی مومن بھائی کے سامنے پیش کی تو اس نے کہا: اسے حسن بن منذر نے جناب زرارہؒ سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ البتہ اس نے اس میں ان الفاظ کا بھی ذکر کیا ہے: امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

والله ليظهرن عليكم صاحبكم وليس في عنقه لاحد بيعة. وقال: فلا يظهر صاحبكم حتى يشك فيه اهل

اليقين. قال: هو نبأ عظيم انتم عنه معرضون

"اللہ کی قسم! تمہارے آقا جس وقت ظہور کریں گے تو ان کی گردن میں کسی کی بیعت نہ ہوگی۔ مزید فرمایا: تمہارے حاکم اس وقت تک ظاہر نہ ہوں گے جب تک اہل یقین بھی ان میں شک نہ کرنے لگیں۔ پھر فرمایا: یہ ایک بہت بڑی خبر ہے مگر اس کی طرف متوجہ نہیں ہو۔"

(حدیث: ۹)

صفوان بن جمال ساربان سے روایت ہے کہ منصور بن حازم اور ابو ایوب الخزاز نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا اور میں ان کے ساتھ تھا۔ انہوں نے کہا: ہم آپ پر قربان جائیں! جسموں پر صبح بھی آتی ہے اور شام بھی۔ (یعنی جیتے سانس کی مانند ہیں) لہٰذا یہ بتائیے، آپ کے بعد ہم کس کی طرف رجوع کریں؟

ان کا سوال سن کر امام نے اپنا ہاتھ عبد صالح جناب موسیٰ کاظم پر پھیرا اور فرمایا: ان کی طرف۔ وہ اس وقت پانچ سال کے تھے اور انہوں نے دو سفید چادریں زیب تن کی ہوئی تھیں۔ اس دن عبد اللہ بن جعفر بھی گھر میں موجود تھے۔ (۲/۲۸۹)

https://downloadshiabooks.com/

باب نمبر 25

امامؑ کی معرفت واجب ہے

(حدیث:۱)

جناب زرارہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اپنے امام کی معرفت حاصل کرو، جب تمہیں معرفت ہو جائے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ یہ امر پہلے ہو یا بعد میں۔

(الکافی: ۱/۳۷۱؛ اثبات الہداۃ: ۳/۵۱۵؛ تفسیر البرہان: ۲/۴۲۹؛ بحار الانوار: ۵۲/۱۴۱؛ غایۃ المرام: ۷/۴۳؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۵/۲۳۱)

(حدیث:۲)

جناب فضیل بن یسارؒ سے روایت نقل ہوئی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس فرمان الٰہی: (یَوْمَ نَدْعُوا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِھِمْ) کی تفسیر پوچھی، تو انہوں نے فرمایا:

"اے فضیلؒ! اپنے امام کی معرفت حاصل کرو، جب تم اپنے امام کو پہچان لو گے تو تمہارے لیے اس بات سے کوئی فرق نہ آئے گا کہ ان کا امر پہلے ہو یا بعد میں۔ جو شخص اپنے زمانے کے امامؑ کی معرفت حاصل کرے اور صاحب الامرؑ کے قیام سے پہلے دنیا سے چلا جائے تو وہ ایسا ہے کہ گویا ان کے لشکر میں بیٹھا ہوا ہو، نہیں بلکہ وہ ایسا ہے کہ گویا ان کے پرچم کے نیچے موجود ہو۔ (بعض راویوں نے یہ بھی نقل کیا ہے: وہ ایسا ہے کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگ میں شہید ہوا ہو۔) (مصادر سابق)

(حدیث:۳)

جناب ابو بصیرؒ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: قربان جاؤں! ہماری آسودگی و راحت کا وقت کب آئے گا؟

تو امامؑ نے فرمایا:

"اے ابو بصیرؒ! کہیں تم دنیا کے چاہنے والے تو نہیں بن گئے ہو؟ جس نے اس امر کی معرفت حاصل کر لی اسے اپنے امام کا منتظر رہنے کے سبب آسودگی و راحت نصیب ہو گئی۔" (مصادر بالا)

(حدیث:۴)

اسماعیل بن محمد خزاعی سے روایت منقول ہے کہ جناب ابو بصیرؒ نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا اور اسے میں سن رہا تھا۔ سوال یہ تھا کہ آپ کی نظر میں کیا میں قائم آل محمدؑ کا زمانہ پاؤں گا؟

تو امامؑ نے فرمایا:

"اے ابو بصیرؒ! کیا تمہیں اپنے امام کی معرفت نہیں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، اللہ کی قسم وہ تو آپ ہی ہیں۔ اس پر صادق آل محمدؑ نے فرمایا:

واللہ ما تبالی یا ابا بصیر! ان لا تکون محتبیا بسیفک فی ظل رواق القائم

اے ابو بصیرؒ! جب تو اپنے امام کو پہچانتا ہے تو تیرے لیے کوئی چیز مانع نہیں بن سکتی کہ تو اپنی تلوار لے کر قائم آل محمدؑ کے خیمے کے سامنے جہاد کے لیے آمادہ ہے۔

(سابقہ حوالہ جات)

https://downloadshiabooks.com/

﴿حدیث:۵﴾

فضیل بن یسارؒ نے روایت کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا آپؑ نے ارشاد فرمایا:

من مات و لیس له امام فمیتته میتة جاهلیة، و من مات وهو عارف لامامه لم یضره تقدم هذا الامر او تاخر و من مات و هو عارف لامامه کان کمن هو قائم مع القائم فی فسطاطه

جو شخص مر گیا اور اس نے اپنے زمانے کے امامؑ کی معرفت حاصل نہ کی وہ جہالت کی موت مرا۔ جو شخص اپنے امامؑ کی معرفت حاصل کر کے مر جائے اس بات سے کچھ فرق نہیں پڑے گا کہ یہ امر پہلے ہو یا بعد میں۔ جو شخص اپنے امامؑ کی معرفت کے ساتھ دنیا سے گیا وہ ایسا ہے کہ گویا قائم آل محمدؑ کے ساتھ ان کے خیمے میں موجود ہو۔

(المحاسن:۱۵۵؛الکافی:۱/۳۷۱؛اثبات الہداۃ:۱/۸۶؛بحار الانوار:۲۳/۷۷؛ منتخب الاثر:۵۱۹؛معجم احادیث الامام المہدی:۳/۳۳۳)

﴿حدیث:۶﴾

عمر بن ابان سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو سنا، آپؑ نے ارشاد فرمایا:

اعرف العلامة، فاذا عرفته لم یضرک تقدم هذا الامر أو تاخر، ان الله تبارک و تعالیٰ یقول: ﴿يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ﴾ فمن عرف امامه کان کمن هو فی فسطاط المنتظر علیہ السلام

"علامہ (علم الٰہی کے خازن) کی معرفت حاصل کرو۔ جب تم اسے پہچان لو تو تمہارے لیے اس بات سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ یہ امر پہلے ہو یا بعد میں۔ بے شک خداوند متعال فرماتا ہے: (اس دن ہم سب لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔) جس نے اپنے امامؑ کی معرفت حاصل کر لی وہ ایسا ہے کہ گویا امام منتظر عجل الله فرجه الشریف کے ہمراہ ان کے خیمے میں موجود ہو۔"

(سابقہ حوالہ جات)

﴿حدیث:۷﴾

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: اپنے امامؑ کی معرفت حاصل کرو، جب تم اپنے امامؑ کو پہچان لو گے تو پھر تمہارے لیے کچھ مشکل نہیں کہ یہ امر پہلے واقع ہو یا بعد میں۔ کیونکہ خدائے عز و جل فرماتا ہے: ﴿يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ﴾ تو جس نے اپنے امامؑ کو پہچان لیا وہ ایسا ہے کہ گویا قائمؑ کے خیمے میں موجود ہو۔ (سابقہ حوالہ جات)

✿✿✿✿✿

https://downloadshiabooks.com/

باب نمبر 26

بعد از قیام، قائم آل محمدؑ کی حکمرانی کا عرصہ

﴿حدیث:۱﴾

عبداللہ بن ابی یعفورؒ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

یملک القائم تسع عشرة سنة و اشهرا

قائم آل محمدؑ ۱۹ سال اور کچھ ماہ حکومت کریں گے۔

(اثبات الہداۃ: ۳/ ۵۴۲؛ حلیۃ الابرار: ۲/ ۶۳۰؛ بحار الانوار: ۵۲/ ۲۹۸؛ العدد: ۳۳۱؛ بشارۃ الاسلام: ۱۸۷؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/ ۷۹)

﴿حدیث:۲﴾

عبداللہ بن ابی یعفورؒ سے روایت نقل ہوئی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

ہمارے قائم عجل اللہ فرجہ الشریف ۱۹ سال اور کچھ مہینے حکومت کریں گے۔ (سابقہ حوالہ جات)

﴿حدیث:۳﴾

جابر بن یزید جعفیؒ سے منقول ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا آپؑ فرما رہے تھے:

واللہ لیملکن رجل منا اھل البیت ثلاثمائة سنة و ثلاث

عشرة سنة و یزداد تسعا

اللہ کی قسم! ہمارے اہل بیت کا ایک فرد تین سو تیرہ سال حکومت کرے گا، پھر اس پر نو سال کا مزید اضافہ کیا جائے گا۔ میں نے پوچھا: یہ کب ہوگا؟

امامؑ نے فرمایا: قائم آل محمدؑ کے دنیا سے جانے کے بعد۔

میں نے پوچھا: قائمؑ اس دنیا میں کتنا عرصہ حکومت کریں گے؟

فرمایا:

تسع عشرة سنة من یوم قیامه الی یوم موته

ان کی اپنے قیام سے وفات تک ۱۹ سال حکمرانی ہوگی۔ (تفسیر عیاشی: ۲/ ۳۲۶؛ الاختصاص: ۲۵۷؛ مختصر بصائر: ۲۸۳؛ منتخب الانوار: ۳۰۲؛ الایقاظ من الھجعة: ۳۳۷؛ اثبات الہداۃ: ۳/ ۵۵۷؛ حلیۃ الابرار: ۲/ ۶۳۰؛ تفسیر البرہان: ۲/ ۴۶۵؛ بحار الانوار: ۵۲/ ۲۹۸؛ الرجعة: ۱۷۱؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳/ ۳۲۹)

﴿حدیث:۴﴾

عبداللہ بن ابی یعفورؒ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

ان القائم یملک تسع عشرة سنة و اشهرا

"بلاشبہ قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف انیس سال اور کچھ ماہ حکومت کریں گے۔"

اب جبکہ ہم نے اپنا مقصد پورا کرلیا اور اپنی مراد کو پالیا ہے تو اس انعام عظیم پر خدائے بزرگ و برتر کا اپنے قلب و روح کی گہرائیوں سے شکر ادا کرتے ہیں اور اس کی حمد کرتے ہیں جیسے وہ اس کا لائق ہے۔ ہم اس سے سوال کرتے ہیں کہ وہ محمد و آل محمدؑ پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل کرے، ہمیں دنیا و آخرت میں اس ایمان و یقین پر قائم رکھے، ہمارے

https://downloadshiabooks.com/

ہدایت، علم، بصیرت اور قوت فہم میں اضافہ کرے۔ ہمارے دلوں کو ہدایت یافتہ ہونے کے بعد ان میں کجی و خم پیدا نہ ہونے دے اور ہمیں اپنی رحمت کے بے پایاں خزانوں سے نوازتا رہے۔ بے شک وہ بہت کرم کرنے والا اور عطا گر ہے۔

والحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی محمد و آلہ الطاھرین، وسلم تسلیما کثیرا مبارکا زاکیا نامیا طیبا برحمتک یا ارحم الراحمین۔

✿✿✿✿

حجت خدا ناحیہ مقدس قائم آلِ محمدؑ کی خدمت اقدس میں شکریہ کی ادائیگی منظوم

کلام: سیدہ شہناز عابدی دختر سید عزیز الحسن عابدی
درگاہ سید الساجدینؑ، لالہ زار، واہ کینٹ

مجھ کو میرے امامؑ یہ دے دیا ہے کام
ہر روز صبح و شام کرتی رہوں مدام
شکریہ آپ کا، شکریہ آپ کا

ہر لمحہ ہو سلام ہر روز ہو ادا
ہر ماہ ہو سلام ہر سال ہو سلام
شکریہ آپ کا، شکریہ آپ کا

شکرانہ ادا ہو دوگانہ ادا ہو
نذرانہ ادا ہو پیش میرے امامؑ
شکریہ آپ کا، شکریہ آپ کا

پیمانہ بھر دیا اتنا پلا دیا
مدہوش کر دیا میرا سخی امامؑ
شکریہ آپ کا، شکریہ آپ کا

https://downloadshiabooks.com/

اِک بات کہی تھی   اِک عرضی بھی دی تھی
بس اِک صدا تھی   بلوانا مجھ کو شام
شکریہ آپ کا ، شکریہ آپ کا

رہتا ہے دِل اُداس   اَب آؤ میرے پاس
بلواؤ اپنے پاس   یادیں ہیں پھر مدام
شکریہ آپ کا ، شکریہ آپ کا

تنہائی ہے بڑی   دوری بھی ہے بڑی
اشکوں کی ہے جھڑی   یہ خط ہے تیرے نام
شکریہ آپ کا ، شکریہ آپ کا

پڑھنا ہے ضرور   مجھ کو ہے یہ غرور
آئیں گے وہ ضرور   حاضر میرے امامؑ
شکریہ آپ کا ، شکریہ آپ کا

مشکور ہوں بہت   مجبور ہوں بہت
گھر دُور ہے بہت   ہووے وہیں قیام
شکریہ آپ کا ، شکریہ آپ کا

https://downloadshiabooks.com/

https://downloadshiabooks.com/